بسم اللہ الرحمن الرحیم

يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُم بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَجَنَّاتٍ لَّهُمْ فِيهَا نَعِيمٌ مُّقِيمٌ

(ان کا رب انہیں خوشی سناتا ہے اپنی رحمت اور اپنی رضا کی اور اُن باغوں کی جن میں انہیں دائمی نعمت ہے۔ توبہ:۲۱)

جواہرِ مجددیہ

سوانح عمری امام ربانی حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی
مجددِ الف ثانی قدس سرہٗ

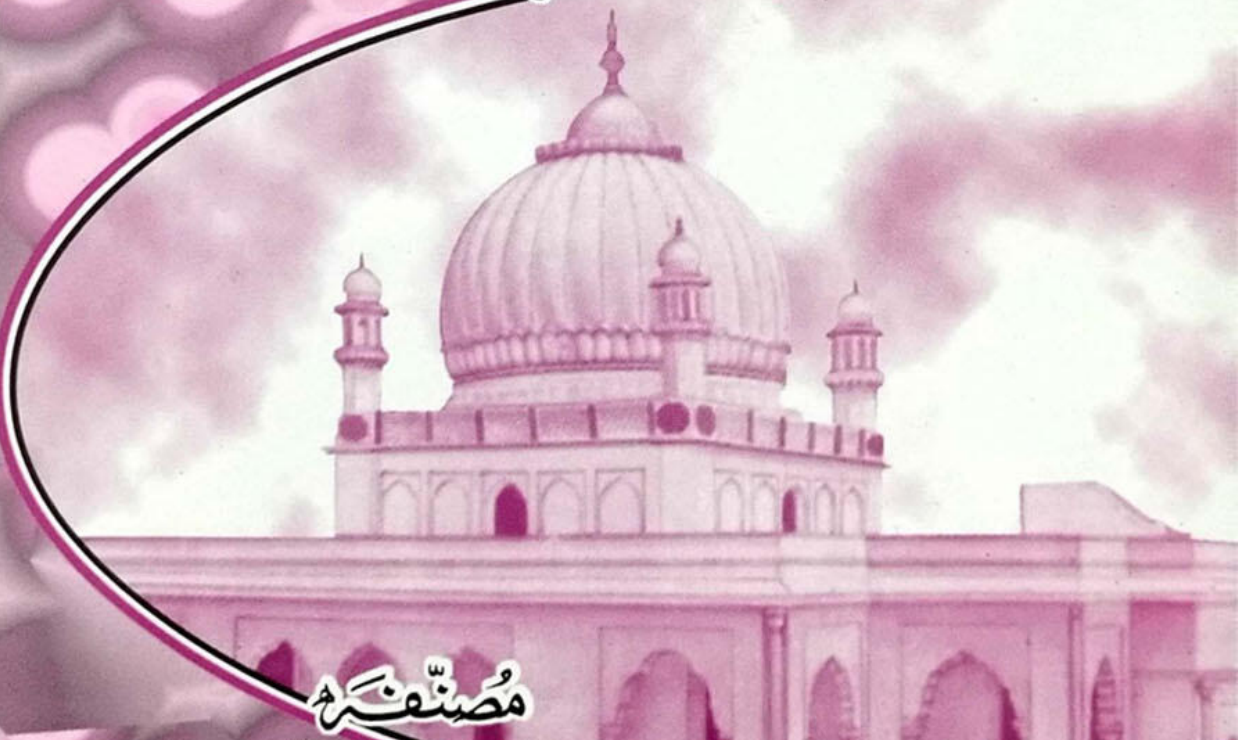

مُصنّفہ

حضرت مولانا خواجہ احمد حُسین خان
قادری نقشبندی مجددی امروہوی علیہ الرحمہ

ادارہ مسعودیہ، ۲/۶، ۵۔ای، ناظم آباد، کراچی
اسلامی جمہوریہ پاکستان ۱۴۲۳ھ / ۲۰۰۲ء

يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُم بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَجَنَّاتٍ لَّهُمْ فِيهَا نَعِيمٌ مُّقِيمٌ

(ان کا رب انہیں خوشی سناتا ہے اپنی رحمت اور اپنی رضا کی اور ان باغوں کی جن میں انہیں دائمی نعمت ہے۔ توبہ:۲۱)

جواہرِ مجدّدیہ

سوانح عمری سلطانِ طریقت، برہانِ حقیقت، کاشفِ اسرار
سبع مثانی، بحرِ موّاج ہمہ دانی، شمع بزمِ عرفانی، مقتدائے ارباب
معانی، ملقب بہ امام ربّانی حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی
مجدّد الف ثانی قدس سرہ الروحانی

مصنّفہ

حضرت مولانا خواجہ احمد حسین خان
قادری نقشبندی مجدّدی امروہوی علیہ الرحمہ

ادارہ مسعودیہ، ۲/۶، ۵۔ای، ناظم آباد، کراچی

اسلامی جمہوریہ پاکستان

۱۴۲۳ھ / ۲۰۰۲ء

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب ——— جواہر مجددیہ

موضوع ——— سیرت حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

مصنف ——— **مولانا خواجہ احمد حسین خاں نقشبندی**

تصحیح ——— **محمد عبد الستار طاہر**

صفحات ——— ۱۲۹

حروف ساز ——— الحجاز کمپوزرز، اسلام پورہ، لاہور

ناشر ——— ادارۂ مسعودیہ، کراچی

اشاعت ——— صفر المظفر ۱۴۲۲ھ / مئی ۲۰۰۱ء

قیمت ———

ملنے کے پتے

1. ادارۂ مسعودیہ، ۲/۶، ۵-ای، ناظم آباد، کراچی، سندھ
2. ضیاء الاسلام پبلی کیشنز، ضیاء منزل (شوگن مینشن) آف محمد بن قاسم روڈ، عیدگاہ، کراچی
3. ادارۂ مظہر اسلام، نئی آبادی مجاہد آباد، مغلپورہ، لاہور
4. مکتبہ قادریہ رضویہ، دربار مارکیٹ، داتا گنج بخش روڈ، لاہور
5. فرید بک سٹال، ۳۸-اردو بازار، لاہور

فہرست مضامین

مضمون	صفحہ
خطبہ کتاب	۷
پہلا جوہر	۹
آپ کا نام ولقب، مذہب اور طریقہ	۱۰
آپ کا نسب	۱۰
آپ کے خاندانی حالات	۱۱
حالات فرخ شاہ کابلی علیہ الرحمہ	۱۲
حالات امام رفیع الدین علیہ الرحمہ	۱۳
تعمیر قلعہ وبنیاد شہر سرہند شریف	۱۳
والد ماجد مخدوم حضرت عبد الاحد کی شیخ حضرت عبد القدوس گنگوہی علیہم الرحمہ سے بیعت	۱۵
حضرت مخدوم کی حضرت صاحبزادہ شیخ رکن الدین علیہ الرحمہ سے خلافت	۱۶
حضرت مخدوم کی حضرت شاہ کمال کیتھلی قادری علیہ الرحمہ سے طریقہ قادریہ میں خلافت	۱۶
حضرت مخدوم کا بعض شیوخ سے استفادہ:	۱۷
☆ حضرت شیخ الہ داد، رہتاس	۱۷
☆ حضرت سید علی قوام نظامی، جونپور	۱۷
حضرت مخدوم کے خوارق وکرامات	۱۷
حضرت مخدوم کی تصانیف	۱۸
حضرت مخدوم کے عقائد اور تعلیم	۱۸
حضرت مخدوم کے مریدین وتلامذہ	۱۹
حضرت مخدوم کی وفات	۱۹
حضرت مخدوم کی اولاد امجاد	۲۰
دوسرا جوہر	۲۱
حضرت مجدد علیہ الرحمہ کے ظہور کے متعلق آیات واحادیث	۲۲
اولیاء سابقین کی بشارتیں	۲۳
☆ حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ	۲۳
☆ حضرت شیخ احمد جام رحمۃ اللہ علیہ	۲۴
☆ حضرت مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ	۲۵
☆ حضرت داؤد قیصری رحمۃ اللہ علیہ	۲۵
☆ حضرت خلیل اللہ بدخشی رحمۃ اللہ علیہ	۲۵
☆ حضرت شیخ عبد القدوس گنگوہی	۲۶
دیگر مشائخ کرام کے الہام	۲۶
ارکانِ سلطنت کے خواب	۲۶
حضرت مخدوم علیہ الرحمہ کا کشف	۲۷

اکبر بادشاہ پر ایک جعلی کتاب کا نزول اور مجدد اسلام کی ضرورت	۲۷
ذکر ولادت باسعادت	۲۸
اثنائے ولادت کے واقعات	۲۹
زمانہ طفولیت	۳۱
آپ اور حضرت شاہ کمال کیتھلی قادری	۳۱
آپ کا علم شریعت	۳۱
اپنے والد ماجد سے استفادہ	۳۱
دیگر اساتذہ اور کبرویہ کی اجازت	۳۲
☆ مولانا کمال کشمیری، سیالکوٹ	۳۲
☆ شیخ یعقوب صرفی، کشمیر	۳۲
☆ قاضی بہلول بدخشانی	۳۲
سند مصافحہ	۳۲
آپ کا علم طریقت	۳۳
والد ماجد سے خلافت	۳۳
دیگر کمالات اور نسبتِ فردیت	۳۳
والد ماجد کی طریقہ نقشبندیہ کی توصیف	۳۳
افضلیت طریقہ نقشبندیہ	۳۴
سفر دہلی اور حضرت خواجہ باقی باللہ	۳۵
علیہ الرحمہ سے نیازمندی	۳۵
طریقہ نقشبندیہ میں آپ کا فیض	۳۵
حاصل کرنا اور قلب کا جاری ہونا	۳۵
حضرت خواجہ علیہ الرحمہ کا آپ پر خاص واقعات ظاہر فرمانا	۳۶
آپ کے محررہ بعض حالات	۳۷
(تزکِ مجددی)	۳۷
تعلیم ذکرِ اسم ذات	۳۸
مدہوشی وفناء	۳۸
مقام ظلال وفناء الفناء	۳۸
مرتبہ علمی	۳۹
مقام حیرت وحضور نقشبندیہ	۳۹
مقام فناء حقیقی وشرح صدر	۴۰
مقام حق الیقین وجمع الجمع	۴۰
مرتبہ فرق بعد الجمع	۴۱
نسبت مرادیت ومحبوبیت	۴۱
حضرت مجدد علیہ الرحمہ حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمہ کی نظر میں	۴۲
حضرت خواجہ علیہ الرحمہ کیلئے آپ کی عقیدت	۴۳
حضرت خواجہ علیہ الرحمہ کی آپ پر عنایت	۴۴
حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمہ سے خلافت	۴۴
دہلی کا دوسرا سفر اور حضرت خواجہ کی مزید عنایات	۴۵
سرہند شریف کو واپسی	۴۶

حضرت مجدد اور حضرت خواجہ علیہ الرحمہ کے آداب	۴۷
خرقہ غوث پاک رضی اللہ عنہ کی عنایت اور سید شاہ سکندر قادری علیہ الرحمہ سے آپ کو خلافت	۴۸
ارواح اولیاء اللہ کی آمد اور آپ کیلئے مسابقت	۴۸
سرہند شریف میں اولیاء اللہ کا ہجوم اور آنحضرت ﷺ کا فیصلہ	۵۰
جملہ سلاسل کی طریقہ مجددیہ میں شمولیت	۵۰
تعلیم نسبت قادریہ	۵۱
دہلی کا تیسرا سفر اور حضرت خواجہ علیہ الرحمہ کے آپ کے متعلق ارشادات	۵۱
آپ کے نام حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمہ کے بعض خطوط	۵۳
سرہند شریف کو واپسی اور سفر لاہور	۵۵
حضرت خواجہ کی خبر وصال اور آپ کی لاہور سے روانگی	۵۵
بعض ناتجربہ کار پیر بھائیوں کی ایک حرکت	۵۶
خطاکاروں کی توبہ اور معذرت	۵۶
خطاکاروں کے قصور کی معافی	۵۷
آپ کے شیوخ اور سلاسل	۵۸
حضرت شیخ یعقوب فرخی علیہ الرحمہ	۵۸
حضرت حاجی عبدالرحمٰن بدخشی کابلی معروف بہ حاجی رمزی علیہ الرحمہ	۵۸
حضرت مخدوم عبدالاحد علیہ الرحمہ	۵۸
(آپ کے والد ماجد)	۵۸
حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمہ	۶۱
حضرت سید شاہ سکندر علیہ الرحمہ	۶۱
تیسرا جوہر	۶۳
حضرت مجدد کے مخصوص کمالات	۶۴
کراماتِ حضرت مجدد	۶۶
حضرت مجدد کے متفرق حالات	۷۴
حلیہ شریف	۸۰
اخلاق و عادات اور وضع	۸۰
حضرت مجدد کے عقائد	۸۱
حضرت مجدد کے شبانہ روز اعمال	۸۲
حضرت مجدد کے آداب بیت الخلاء	۸۳
حضرت مجدد کے آداب وضو	۸۳
حضرت مجدد کی نماز تہجد، وتر اور مراقبہ	۸۵
حضرت مجدد کی نماز فجر	۸۶
حضرت مجدد کا حلقہ ذکر و توجہ	۸۷

حضرت مجدد کی نماز اشراق، نماز استخارہ ونماز اوابین ۸۷
حضرت مجدد کی خلوت وصحبت ۸۹
حضرت مجدد کی نماز چاشت ۹۰
حضرت مجدد کا طعام اور قیلولہ ۹۱
حضرت مجدد کی نماز فی الزوال ۹۱
حضرت مجدد کی نماز ظہر ۹۳
حضرت مجدد کا حلقہ ذکر وتوجہ، تعلیم دین ونماز عصر وختم خواجگان ۹۳
حضرت مجدد کی نماز عشاء ووتر ۹۴
حضرت مجدد کے اوراد ۹۴
عام مسائلِ نماز ۹۴
سونے سے پہلے کی دعائیں ۹۵
حضرت مجدد کی نماز جمعہ وعیدین و تراویح وغیرہ ۹۶

چوتھا جوہر ۹۹

تصانیف ۱۰۰
مکتوبات شریف ۱۰۱
مکتوبات شریف کی تردیدات ۱۰۳
تردیدات کے شافی جوابات ۱۰۵
طریقہ مجددیہ کی تعلیم اور دیگر طریقوں سے فرق ۱۰۶
حضرت مجدد کے سلوک کی سیر ۱۰۷
☆ ولایت صغریٰ یا ولایت اولیاء ۱۰۷
☆ ولایت کبریٰ یا ولایت انبیاء ۱۰۷
مرض الموت ۱۰۷
وصال اور عمر شریف ۱۰۹
مدفن اور اس زمین کی فضیلت ۱۰۹

اولاد امجاد ۱۱۰

صاحبزادگان اور صاحبزادیاں ۱۱۰
☆ خواجہ محمد صادق رحمۃ اللہ علیہ ۱۱۰
☆ خواجہ محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ ۱۱۰
☆ خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ ۱۱۰
☆ خواجہ محمد فرخ رحمۃ اللہ علیہ ۱۱۲
☆ خواجہ محمد عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ ۱۱۲
☆ خواجہ محمد اشرف رحمۃ اللہ علیہ ۱۱۲
☆ خواجہ شیخ محمد یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ ۱۱۲
خلفاء کبار ۱۱۳
قصائدِ منقبت ۱۱۴
ضمیمہ نمبر۱۔ از شیخ نور الحق نقشبندی مجددی دہلوی "تتمہ اخبار الاخیار" ۱۱۸
ضمیمہ نمبر۲۔ از نواب صدیق حسن خان نقشبندی "ابجد العلوم" جلد ثالث ۱۲۶

خطبۂ کتاب

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡم

اَحۡمَدُا لِلّٰهِ الَّذِیۡ زَانَ الۡبَشَرۡ — بِالۡعُلُوۡمِ الۡخَاصِّ كَالدُّرَرِ الۡغُرَرۡ
فَاصۡطَفٰے مِنۡهُمۡ حَبِيۡبًا وَّ اٰلَهٗ — بِالتَّحِيَّاتِ الَّتِیۡ لَاتُنۡحَصَرُ

بعد حمد شریف حضرت خالق الموجودات ونعت لطیف جناب سیدا لکائنات یہ احقر البریات متوسّل سلسلہ بہیّہ طریقہ مجدّدیہ کمترین بندگانِ فقیر احمد حسین خان سنی حنفی امروہوی ثم الحیدر آبادی سجادہ نشین والدی قطب زمان حضرت حافظ محمد عباس علی خان[1] قادری نقشبندی مجددی امروہوی قدس سرہٗ العزیز اولادِ خاص صاحب الطریقت سید شمس الدین امیر کلال رضی اللہ عنہ عرض پرداز ہے کہ: بمفحواءِ عِنۡدَ ذِكۡرِ الۡاَبۡرَارِ تَنَزَّلُ الرَّحۡمَةُ، اور بمصداق حَكَايَاتُ الۡمَشَائِخِ جُنۡدٌ مِنۡ جُنُوۡدِ اللّٰهِ مقربان بارگاہِ الٰہی کے حالات کا تذکرہ باعث نزولِ رحمت اور سبب حفظانِ ایمان ہے اور پیران طریقت کی یادگاری مریدان باعقیدت کے لئے روح و ریحان۔

اَعِدۡ ذِكۡرَ نُعۡمَانٍ لَنَا اِنَّ ذِكۡرَهٗ — هُوَ الۡمِسۡكُ مَا كَرَّرۡتَهٗ يَتَضَوَّعُ

یعنی ”بار بار نعمان (امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا ذکر کرو۔ کہ ان کا ذکر مثل مشک کے ہے۔ جس قدر ذکر کرو گے خوشبو آئے گی۔“

---

[1] آپ کا شجرہ بہ واسطہ حضرت مولانا سید شاہ فخر الدین احمد حضرت حکیم بادشاہ الٰہ آبادی و مولانا سید محمد عاشق و مولانا شاہ ابوالحسن نصیر آبادی و مولانا مراد اللہ تھانیسری و مولانا نعیم اللہ بہرائچی، حضرت میرزا جانِ جاناں شہید میں ملتا ہے۔ یہ وہی مولانا نعیم اللہ ہیں جن کو حضرت مرزا صاحب نے ہر سہ جلد مکتوبات شریف دے کر فرمایا تھا:

”لو امانت حضرت مجدد علیہ الرحمہ آپ کو تفویض کی گئی۔“

بالخصوص اشاعت تصانیف بزرگانِ دین کے موقع پر ضرور ہے کہ ان کے حالات کی بھی صراحت کی جائے کہ ناظرین بآتمکین کو کماحقہٗ واقفیت اور معرفت تام اور استفادۂ عام حاصل ہو۔لہذا فقیر عفی عنہ نے ترجمہ ''مکتوبات قدسی آیات'' کلام معارف نظام سلطانِ طریقت بُرہانِ حقیقت کاشفِ اسرار سبع مثانی بحرِ مواج ہمہ دانی، شمع بزمِ عرفانی، مقتدائے ارباب معانی، حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہٗ الروحانی کے ساتھ آپ کے صحیح اور مختصر حالات اردو زبان میں جمع کر کے (حسب فرمائش ملک فضل الدین ملک چنن الدین ملک تاج الدین صاحبان تاجران کتب کشمیری بازار، لاہور طبع کنندگان مکتوبات شریفہ) شریک کر دئے اور اس کا نام ''**جواہر مجددیہ**'' رکھا کہ طالبانِ خدا سالکانِ راہِ صفا مستفید ہوں اور اس ناچیز کو دعا خیر سے یاد فرمائیں۔پس یہ مجموعہ چار **جوہروں** پر منقسم ہے:۔

○——**پہلا جوہر**

آپ کے ابتدائی اور خاندانی حالات کے بیان میں۔

○——**دوسرا جوہر**

آپ کی ولادت، آپ کے علم شریعت اور علم طریقت کے بیان میں۔

○——**تیسرا جوہر**

آپ کے مخصوص کمالات، اخلاق اور اعمال کے بیان میں۔

○——**چوتھا جوہر**

آپ کی تصانیف، تعلیم، وصال، صاحبزادگان اور خلفاء کے بیان میں۔

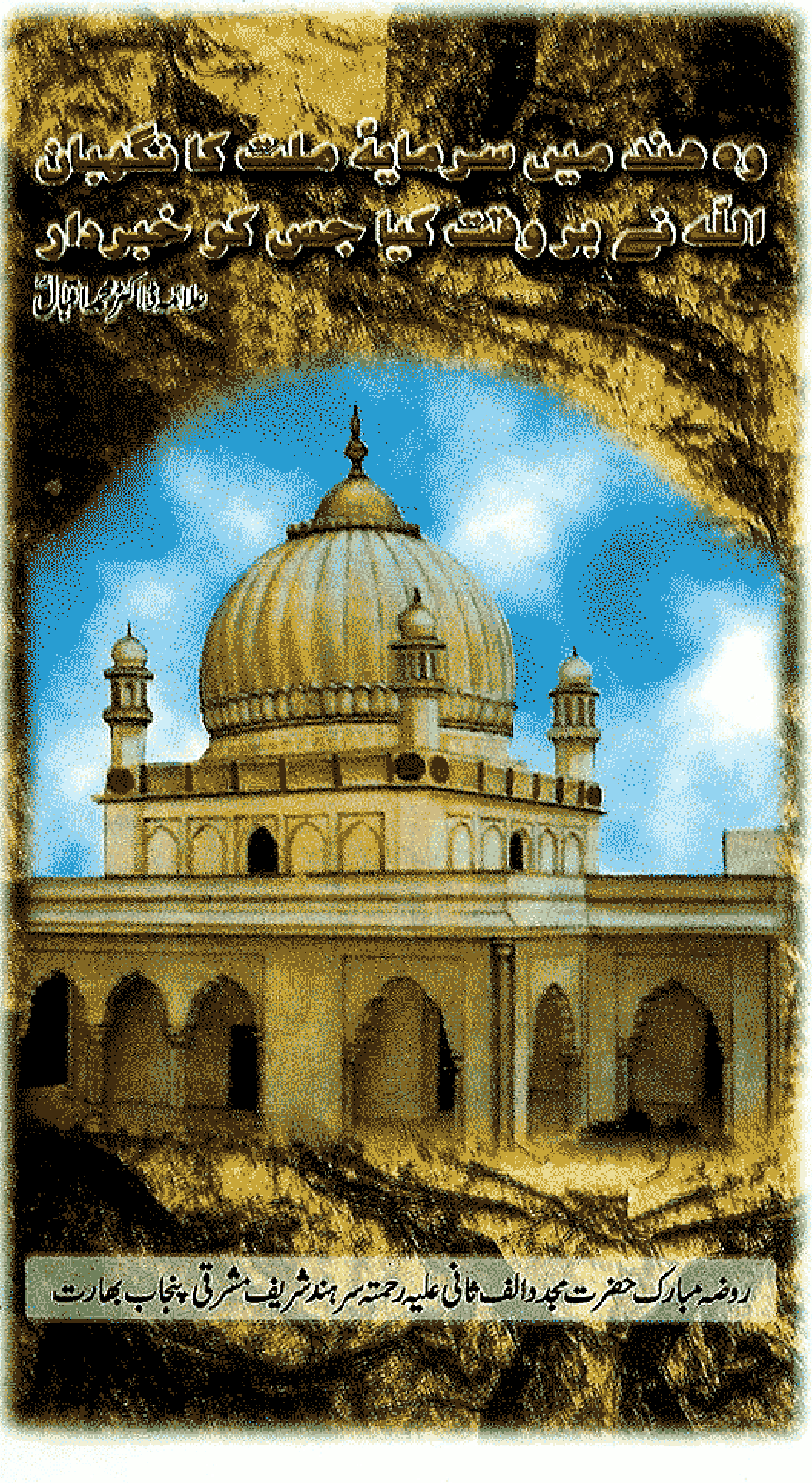
وہ ہند میں سرمایۂ ملت کا نگہباں
اللہ نے بروقت کیا جس کو خبردار
علامہ ڈاکٹر محمد اقبال
روضہ مبارک حضرت مجدد الف ثانی علیہ رحمتہ سرہند شریف مشرقی پنجاب بھارت

باب نمبر ۱

پہلا جوہر

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کے ابتدائی اور خاندانی حالات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آپ کا نام ولقب، مذہب اور طریقہ

کسے قدرت جو لکھے نامِ نامی شاہِ والا کا　　قلم بالِ ہما کا ہو کہ شاخِ پاکِ طوبیٰ کا
وہ نورِ حق نما احمد، احد سے ہے ظہور اس کا　　محیطِ بحر عرفان ہے، نگین ہے، عرشِ اعلیٰ کا

آپ کا نام نامی احمد ـــــ لقب بدرالدین ـــ کنیت ابوالبرکات ـــــ منصب خزینۃ الرحمۃ، قیوم زماں، مجدّد الف ثانی اور ـــــ عرفِ امام ربانی، محبوب صمدانی ـــــ مذہب آپ کا حنفی ہے ـــــ طریقہ آپ کا مجدّدیہ ـــــ جامع کمالات جمیع طرق قادریہ، سہروردیہ کبرویہ، قلندریہ، مداریہ، نقشبندیہ، چشتیہ، نظامیہ وصابریہ ہے۔

آپ کا نسب

نسب تحریر کیا ہو اس شہ گردوں مقامی کا　　شرف خورشید پا سکتا نہیں جس کی غلامی کا
شہنشاہوں کے دل ہیبت سے جسکی ہو گئے پانی　　وہی فاروق اعظم نام ہے جدِّ گرامی کا

آپ کا نسب عالی ستائیس[۱] (۲۷) واسطوں سے حضرت فاروق امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اس طرح متصل ہے:-

حضرت شیخ احمد بن مخدوم عبدالاحد بن شیخ زین العابدین بن شیخ عبدالحی بن شیخ حبیب اللہ بن امام رفیع الدین بانی قلعہ سرہند شریف بن شیخ نصیرالدین بن شیخ سلیمان بن شیخ یوسف بن شیخ اسحاق بن شیخ عبداللہ بن شیخ شعیب بن شیخ احمد بن شیخ یوسف بن شیخ شہاب الدین معروف بہ فرخ شاہ کابلی بن شیخ نصیرالدین بن شیخ محمود بن شیخ سلمان بن شیخ مسعود بن شیخ عبداللہ واعظ اصغر بن شیخ عبداللہ واعظ اکبر بن شیخ ابوالفتح بن شیخ اسحاق بن شیخ ابراہیم بن شیخ ناصر بن شیخ عبداللہ بن عمر بن حفص بن عاصم بن سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن نفیل بن عبدالعزیٰ بن رباح بن عبداللہ بن قرط بن زراح بن عدی بن کعب بن لوئ۔

۱۔ حضرت زید بن ابوالحسن فاروقی مجددی دہلوی کی تحقیق کے مطابق ۳۰ واسطوں سے متصل ہے۔ بقیہ تین واسطوں کی نشاندہی قوسین میں کر دی گئی ہے۔

—— جس وقت کہ آپ کا جنازہ روضہ مبارک (گنبد شریف) پر لایا گیا، فوراً صاحبزادہ صاحب کی قبر مبارک جانب مشرق تقریباً ایک ہاتھ ہٹ گئی اور جگہ وسیع ہو گئی۔ بجانب غرب آپ کی قبر اطہر کھودی گئی اس میں آپ مدفون ہوئے وہی زیارت گاہ خاص و عام ہے۔

اولاد امجاد

آپ کے سات صاحبزادے اور تین صاحبزادیاں تھیں:۔

(۱)

اکابر اولیاء حضرت خواجہ محمد صادق رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ۱۰۰۰ھ میں پیدا ہوئے۔ تھوڑی ہی عمر میں علوم ظاہر و باطن میں کمال حاصل کیا۔ آپ کی ذات بابرکات میں انواع و اقسام کے فضائل جمع تھے۔ بتاریخ ۹ ربیع الاول روز دو شنبہ بعمر ۱۸ سال بعلالت وبائی وصال فرمایا۔ متعلق وفات واقعات عجیبہ پیش آئے۔ ان کی تفصیل دیگر کتب میں مندرج ہے۔ اس وقت تک آپ کا نام وبائی بیماریوں ہیضہ و طاعون کیلئے نقش مجرب ہے۔ آپ اسی گنبد مبارک میں مدفون ہیں۔ جس کی تفصیل اوپر مندرج ہے —— آپ کی اولاد میں صرف ایک صاحبزادہ شیخ محمد علیہ الرحمہ تھے۔

(۲)

خزینۃ الرحمۃ حضرت خواجہ محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ:

آپ ۱۰۰۵ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ بھی علوم ظاہری و باطنی میں مثل برادر معظم کے کامل و مکمل تھے۔ تاریخ ۲۷ رجمادی الثانی ۱۰۷۰ھ آپ کا وصال ہوا۔ اس مقبرہ میں بجانب مشرق آپ مدفون ہوئے اور آپ کے لیے بھی جگہ مثل حضرت والد بزرگوار روضہ شریف میں وسیع ہو گئی تھی —— آپ کے آٹھ صاحبزادے اور پانچ صاحبزادیاں تھیں:۔

❶ شاہ عبداللہ ❷ شاہ لطف اللہ ❸ مولوی فرخ شاہ ❹ شیخ سعد الدین
❺ شیخ عبدالاحد ❻ شیخ خلیل اللہ ❼ شیخ محمد یعقوب ❽ شیخ محمد تقی۔

کعب کا نسب حضرت ابونا آدم علیہ السلام تک بہ توسط چالیس (۴۰) واسطوں کے منتہی ہوتا ہے اور آنحضرت ﷺ کا نسب مبارک سات (۷) واسطوں سے کعب تک اس طرح منتہی ہوتا ہے:

محمد ﷺ بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مُرّة بن کعب۔

کعب کا زمانہ ظہور آنحضرت ﷺ سے پانچ سو ساٹھ (۵۶۰) سال پہلے اور رفع حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ۵۷ سال بعد تھا ——— کعب کی یہ عادت تھی کہ ہمیشہ قریش کو جمع کر کے وعظ اور پند و نصیحت کیا کرتے اور اپنے فصیح و بلیغ نظموں سے ان کو آنحضرت ﷺ کے ظہور کا مشتاق بناتے تھے۔ ان میں سے ایک شعر یہ بھی ہے:

عَلٰی غَفْلَۃٍ یَاتِی النَّبِیُّ مُحَمَّدٌ　　　فَیُخْبِرُ اَخْبَارًا صُدُوْقًا خَبِیْرُھَا

(ترجمہ) ''تم غفلت ہی میں رہ جاؤ گے اور نبی محمد ﷺ آ جائیں گے اور ایسی سچی خبریں سنائیں گے جن سے اُن کی سچائی کی تصدیق ہوگی۔''

آپ کے خاندانی حالات

آپ کے جملہ بزرگ چرخ ولایت و عرفان کے آفتاب، بُرجِ ہدایت ایمان کے ماہتاب تھے ——— چنانچہ حضرت امیر المؤمنین حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ رسول اللہ ہیں، اور عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جلیل القدر صحابی ہیں، جن کی شادی حضرت فاطمہ بنت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوئی۔

بقول ابو جعفر محدث ''آپ کی اولاد داخل سادات ہے'' ——— شیخ ناصر اور ابراہیم، تابعین ——— اسحٰق اور ابراہیم تبع تابعین سے ہیں۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہما

واعظِ اصغر تک یہ خاندان ملک حجاز میں ہی رہا۔ شیخ مسعود خلفائے عباسیہ کے اصرار سے دارالخلافہ بغداد شریف میں آ کر مقیم ہوئے۔ شیخ سلیمان علیہ الرحمہ نے اپنے خاندانی علوم

تحصیل کر کے حضرت سری سقطی علیہ الرحمہ سے ہی پرانے بغداد میں خلافت پائی - اس سلسلہ کا نام سری سقطیہ ہے۔

حالات فرخ شاہ کابلی علیہ الرحمہ

آپ حضرت فریدالدین مسعود شکر گنج علیہ الرحمہ کے بھی جدِّ اعلیٰ ہیں - یعنی فریدالدین بن شیخ جمال الدین سلیمان بن قاضی شعیب بن محمد احمد بن محمد یوسف بن شیخ محمد بن فرخ شاہ -

آپ اعاظمِ وزرائے سلاطین کابل سے تھے - مسلمان حکمرانوں میں آپ پہلے شخص ہیں جنہوں نے ہندوستان پر حملہ کیا ہے - بت خانے منہدم کیے ——— مسجدیں تعمیر کرائیں ——— بت پرستوں کو ذلیل اور کفار دمشرکین کو تہ تیغ کیا ——— سرکش جوگیوں، رکھیوں کو قتل کیا ——— اس کے بعد آپ نے ممالک ایران وتوران و بدخشاں اور خراسان کو مسخر کیا - تخت گاہ کابل میں افغانوں اور مغلوں میں زمین داری تقسیم کی اور مستحکم حدود قائم کیں - جو ۱۳۳۱ھ تک حسب حال برقرار ہیں - آخرالعمر آپ نے امارت ترک فرما کر ایک درّہ میں جو شہر کابل سے تھوڑے فاصلہ پر تھا عزلت اختیار فرمائی - اب وہ "درّہ فرخ شاہ" کے نام سے مشہور ہے -

شیخ یوسف علیہ الرحمہ اپنے والد بزرگوار حضرت فرخ شاہ کابلی علیہ الرحمہ کے بعد جانشین ہوئے - آخر عمر میں انہوں نے بھی سب جاہ وجلال دنیاوی ترک کر دیا اور گوشہ نشین ہو گئے تھے -

احمد بن یوسف بن فرخ شاہ علیہ الرحمہ نے خاندانی تعلیم کے علاوہ حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی علیہ الرحمہ سے بھی خلافت پائی ——— ان کے بعد ان کے فرزند شیخ شعیب علیہ الرحمہ خلیفہ و جانشین ہوئے ——— اُن کے بعد اُن کے فرزند شیخ عبداللہ علیہ الرحمہ جانشین ہوئے، اور انہوں نے حضرت بہاء الدین زکریا علیہ الرحمہ سے بھی خلافت پائی - بعدہٗ خاندانی خلافت تلاش سہروردیہ یکے بعد دیگرے خاندان ہی میں منتقل ہوتی رہی - حتیٰ کہ حضرت امام رفیع الدین علیہ الرحمہ خلیفہ ہوئے -

حالات امام رفیع الدین علیہ الرحمہ

آپ جامع علوم ظاہر و باطن تھے- اپنے والد ماجد کے خلیفہ اُتم ہوئے- بعدہٗ بہت سے مشائخ کبار سے استفادہ کیا- کتب تواریخ میں جن کی تعداد چار سو (۴۰۰) کے قریب درج ہے—— بالآخر آپ بمقام اُوچ علاقہ ملتان میں سید جلال الدین بخاری مخدوم جہانیاں علیہ الرحمہ کے خلیفہ اکمل ہوئے- اور مخدوم صاحب علیہ الرحمہ نے بلحاظ تقدس آپ ہی کو اپنا امام نماز مقرر فرمایا-

ایک روز کا واقعہ ہے کہ آپ کے ایک صاحبزادہ صاحب کسی بلندی پر کچھ گا رہے تھے راہ سے کوئی عورت جا رہی تھی آواز سن کر متاثر ہوئی اور گر گئی، اس کا پاؤں ٹوٹ گیا- جب آپ کو معلوم ہوا تو آپ نے فرمایا: ''کہ لڑکے کی گردن کیوں نہیں ٹوٹی؟'' فوراً ہی لڑکا اوپر سے زمین پر گرا اور گردن کے ٹوٹنے سے مر گیا-

تعمیر قلعہ و شہر سرہند شریف کی بنیاد

صحیح لفظ یہ سہرند مرکب (سہر شیر اور رند جنگل) سے تھا- کثرت استعمال سے سرہند ہو گیا- تواریخ میں یہ نام رکھنے کی وجہ اس طرح لکھی ہے کہ اس مقام پر کبھی ایک وحشت ناک جنگل شیروں کا موطن تھا- ایک روز فیروز شاہ خلجی کے عہد میں اس جنگل میں سے عمال شاہی خزانہ کو لاہور سے دہلی لے جا رہے تھے- ان میں سے ایک شخص عارف و صاحب دل تھا- اس نے وہاں چشم باطن سے ایک نور تحت الثریٰ سے فوق العرش تک محیط ملاحظہ کیا اور خیال کیا کہ کیا عجب ہے یہاں سے کوئی بزرگ جلیل القدر ظاہر ہوں- پس جب یہ صاحب دل پہنچے تو بادشاہ کے پیر مخدوم جہانیاں سے جو وہاں آئے ہوئے تھے، ان سے اس کا تذکرہ کیا- اُن پر ان کا بہت بڑا اثر ہوا- انہوں نے بادشاہ سے کہا: ''ہمارے سلسلہ میں سینہ بہ سینہ یہ وصیت چلی آتی ہے کہ ہندوستان میں زمانہ رسالت سے ایک ہزار سال بعد ایک بزرگ وحید امت پیدا ہوگا- جو امام وقت مجددِ اسلام اور فیضانِ ولایت و نبوت سے مالا مال ہوگا اور اولیاء سابقین کی سب نعمتیں اُس

کو حاصل ہوں گی۔ اُس کے ظہور کا مقام آج فلاں جنگل میں معلوم ہوا ہے۔ وہاں کچھ آبادی بھی ہوجائے تو بہتر ہے۔"

بادشاہ نے اپنے وزیر خواجہ فتح اللہ کو بطور خاص اس کام کی سربراہی کی خدمت سپرد فرمائی۔ وہ فی الفور کئی ہزار آدمی ہمراہ لے کر اس جنگل میں تشریف لے گئے اور ایک مرتفع (بلند) مقام پسند کر کے قلعہ کی بنیاد رکھی اور تعمیر میں مصروف ہوئے۔ مگر جس قدر تعمیر کا حصہ دن کو تیار ہوتا تھا، رات کو سب گر جاتا تھا۔ ہر چند اس کا تجسّس کیا گیا لیکن سبب دریافت نہ ہوا۔ بادشاہ کو اطلاع دی۔ بادشاہ نے مخدوم صاحب کی خدمت میں عرض کرایا۔ آپ نے اپنے خلیفہ امام رفیع الدین کو جو وزیر موصوف کے برادرِ خورد بھی تھے۔ اس کام کی سربراہی کیلئے مامور فرمایا اور وہاں کی قطبیت اور ولایت دے کر روانہ کیا۔ انہوں نے وہاں پہنچ کر اپنے نورِ باطن سے اس کا سبب دریافت کیا۔ تو یہ معلوم ہوا کہ شاہی پیادوں نے شاہ شرف بوعلی قلندر علیہ الرحمہ کو بیگار میں پکڑ کر کام میں لگا رکھا ہے۔ وہ رات کو اثر ڈال کر کل عمارت گرا دیتے ہیں۔ آپ نے قلندر صاحب سے بہت معذرت کی اور ان کا اعزاز کیا۔ تو قلندر صاحب نے فرمایا:

"آپ کے بلوانے کے لئے ایسا کرتا تھا۔ اب اللہ نے آپ کو ایک وحید امت کی ولادت کیلئے یہاں بھیجا ہے، جو روئے زمین سے کفر و شرک کی ظلمت کو دور کرے گا"

پھر ان دونوں صاحبوں نے مل کر ۷۶۰ھ میں بسم اللہ کہہ کر قلعہ کی بنیاد رکھ دی۔ جو چند مدت میں تیار ہو گیا شہر آباد اور پُر رونق ہوا۔

سرہند مگو کہ رشکِ چین است　　　خلدیست بریں کہ بر زمین ست

سرہند شریف میں شاہجہان بادشاہ نے جو حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ اور آپ کی اولاد کا مرید اور نہایت معتقد تھا۔ ۱۰۴۴ھ میں ایک عالی شان محل اور باغ تعمیر کرایا۔ ۱۰۷۰ھ تک شہر کی آبادی اور ترقی رہی۔ بعدہٗ جب سلطان اورنگ زیب عالمگیر تسخیر ممالک دکن میں مصروف ہو گیا۔ یہاں سکھوں نے موقع پا کر شہر کو لوٹ مار کر کے اجاڑ دیا۔ شہر سرہند کلیہ

خراب، تاریخ ویرانی ہے- اب کچھ کچھ آبادی باقی ہے-

ہر سال ۲۶ رصفر سے ۲۸ رصفر تک حضرت امام ربانی قدس سرہٗ العزیز کا عرس ہوتا ہے- ہزار ہا برگزیدہ بزرگ جمع ہو کر فیض حاصل کرتے ہیں- اس عرس میں شرع شریف کی پابندی ملحوظ رکھی جاتی ہے- صبح و شام صرف کلام اللہ شریف کا ختم ہوتا ہے- بعض صاحب عمدہ عمدہ نعتیہ قصیدے بھی پڑھتے ہیں- یہ شہر دہلی کے شمال و مغرب میں ۳۷ فرسنگ اور لاہور سے بجانب مشرق ۳۳ فرسنگ اور کابل سے ۱۲۵ فرسنگ واقع ہے-

آپ کے والد ماجد کی حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی سے بیعت

قدوۃ العارفین مخدوم عبدالاحد قدس سرہٗ آپ کے والد ماجد اور پیر طریقت ہیں- عین عالم شباب میں آپ کو جاذبہ الٰہی و عشق خداوندی نے حضرت قطب العالم شیخ عبدالقدوس گنگوہی چشتی علیہ الرحمہ کی خدمت میں پہنچایا- ان سے بیعت کی تلقین، اذکار اور اوراد ضروری پائے- آپ کے آستانہ عالیہ پر قیام کر کے کسب سلوک کی درخواست کی- شیخ نے یہ ارشاد فرمایا:

> ”پہلے آپ علوم دینیہ حاصل کریں بعدہٗ اس علم کے حاصل کرنے کیلئے کمر ہمت باندھیں تو مناسب ہے کہ درویش بے علم مثلِ طعام بے نمک کے ہے-“

تب آپ نے عرض کیا:

> ”مجھے اپنی زیست کا اعتبار نہیں ہے-“

انہوں نے فرمایا:

> ”اس کا وقت ابھی بہت دور ہے- اللہ پاک کو آپ سے ایک خاص کام لینا ہے- آپ کی پیشانی میں ایک ولی برحق کا نور جلوہ گر ہے- اُس کا ظہور ہونا ضروری ہے ——— اگر میں زندہ رہا تو اس کو وسیلہ قرب الٰہی گردانوں گا-“

اس کے بعد آپ نے شیخ کی کبرسنی کی طرف خیال کیا-فوراً ہی شیخ نے ارشاد فرمایا:

"اگر میں خود تمہارے علوم دینیہ کی تکمیل کرنے کے وقت تک بقیدِ حیات نہ رہا تو ہمارا صاحبزادہ موجود ہے-"

آپ یہ مصرعہ پڑھتے ہوئے وہاں سے رخصت ہوئے۔

صبر ے کلیم تا کرمِ او چہا کند

آپ تحصیل علوم دینیہ سے فارغ ہونے نہ پائے تھے کہ شیخ کے وصال کی خبر ملی- بہت کچھ حسرت وافسوس کیا- پھر بعد تکمیل تحصیل آپ مختلف شہروں کی سیاحت کرتے ہوئے کئی سال کے بعد شیخ قدس سرۂ العزیز کے آستانہ پر حاضر ہوئے-

حضرت مخدوم کی حضرت صاحبزادہ شیخ رکن الدین سے خلافت

صاحبزادہ شیخ رکن الدین قدس سرۂ العزیز سجادہ نشین کو حضرت شیخ قدس سرۂ جناب مخدوم کی تعلیم کے متعلق ہدایت فرما گئے تھے- انہوں نے اس کے بموجب آپکا کمال اعزاز کیا- بہت جلد فوائد اور برکات سے بہرہ یاب کر کے ۹۷۰ھ میں آپ کو طریقہ قادریہ اور چشتیہ صابریہ کا خرقہ خلافت عنایت فرمایا- فصیح و بلیغ عربی عبارات میں خلافت نامہ عطا کیا- اس موقع پر تبرکاً اس کے شروع کا ایک شعر نقل کیا جاتا ہے-

بُشْرٰی لَقَدْ اَنْجَزَ الْاِقْبَالُ مَاوَعَدَا	وَکَوْکَبُ الْمَجْدِ بِالْاُفُقِ الْعُلٰی صَعَدَا
بشرٰی ترا کہ دولت و اقبال رونمود	اِنجاز وعدہ کرد و نقابے زرخ کشود
درآسمانِ رفعتے شمسے برآمدہ	نورے ازان بتافتہ اندر جہان نمود

جناب مخدوم کی حضرت شاہ کمال کیتھلی قادری سے خلافت

شاہ صاحب اکثر قصبہ پائل میں جو سرہند شریف سے چار فرسنگ پر ہے، مقیم رہتے تھے- حضرت مخدوم نے وہیں اُن کی خدمت میں حاضر رہ کر سلوک طریقہ قادریہ طے کیا اور فوائد

برکات بالخصوص نسبت فردیت حاصل کی۔

حضرت امام ربانی قدس سرہٗ العزیز نے شاہ صاحب کی نسبت اپنی کتاب ''**مبداء و معاد**'' میں الفاظ صاحب جذبات قویہ وخوارق عظیمہ تحریر فرمائے ہیں۔ آپ بحالتِ جذبہ رات دن جنگل و بیابانوں میں پھرا کرتے تھے۔ جب رات ہو جاتی تھی۔ اکثر لق ودق صحرا میں شہر ظاہر ہو جاتا، آپ وہاں چلے جاتے۔ اس شہر کے باشندے آپ کی خدمت کرتے، کھلاتے پلاتے، آرام سے رکھتے، جب صبح ہو جاتی، وہ شہر نظروں سے غائب اور باشندے ندارد ہو جاتے۔

حضرت امام ربانی قدس سرہٗ العزیز یہ بھی فرماتے ہیں:

> ''ہم کو جب خاندان قادریہ کے مشائخ کا کشف ہوتا ہے تو حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد شاہ صاحب جیسا کوئی بزرگ نظر نہیں آتا۔''

شاہ صاحب نے بتاریخ ۱۹؍ جمادی الثانی ۱۰۹۲ھ بہ عمر اسی (۸۰) سال وصال فرمایا۔ قصبہ کیتھل مضافات سرہند شریف میں دفن ہوئے۔

حضرت مخدوم کا بعض شیوخ سے استفادہ

آپ نے کابل سے بنگالہ تک سیاحت فرمائی۔ شہر رہتاس میں حضرت شیخ اللہ داد علیہ الرحمہ سے اور جونپور میں حضرت سید علی قوام نظامی علیہ الرحمہ اور دیگر مشائخ کرام سے استفادہ فرمایا

حضرت مخدوم کے خوارق وکرامات

اکثر آدمی آپ سے فرماتے تھے کہ ہم نے آپ سے مکہ معظمہ یا مدینہ منورہ یا بغداد شریف میں ملاقات کی تھی۔ آپ انکسار کر کے فرماتے۔ ''بھائی میں تو وہاں کبھی نہیں گیا۔'' ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ کوئی شخص اتفاقاً آپ کے حجرے میں چلا گیا اور آپ کے ہر عضو کو علیحدہ علیحدہ پڑا ہوا پایا۔ باہر نکلا اوروں سے بیان کیا۔ لوگ اندر گئے دیکھا تو آپ کو ذکر و شغل میں مصروف زیب مسند پایا۔ آپ سے واقعہ عرض کیا، آپ نے ارشاد فرمایا:

''اس کا ذکر کسی سے نہ آنے پائے''۔

حضرت مخدوم کی تصانیف

علم شریعت وطریقت میں کئی رسالے آپ کے تصنیف ہیں۔ ان میں سے ''اسرار شہد'' اور ''کنوز الحقائق'' مشہور ہیں۔ اُن کے دیکھنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ نے ان میں جو کچھ اسرار وحقائق لکھے ہیں، سب الہامی ہیں۔

حضرت مخدوم کے عقائد اور ان کی تعلیم

آپ اصولاً وفروعاً حضرت شیخ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متبع اور اُنہیں کے عقائد کے مقلد تھے۔ اور اُن کے کلام کے دقائق اور اسرار کے بیان میں ید طولیٰ رکھتے تھے۔ کتاب تصوف میں سے ''عوارف المعارف''، ''فصوص الحکم'' اور ''مواقع النجوم'' ودیگر تصانیف شیخ نہایت ہی عمدگی سے پڑھاتے تھے ——— مسئلہ وحدت الوجود کی تفہیم وجودی طریقہ سے کرتے اور فرماتے تھے کہ:

''ہمارا حال ومشرب یہ ہے کہ جو کچھ نظر آرہا ہے، واحد حقیقی ہے۔ کہ بعنوان کثرت نمودار ہوتا ہے۔''

اپنے شیخ گنگوہی علیہ الرحمۃ کا واقعہ بیان فرماتے تھے کہ آپ نے ایک روز ارشاد فرمایا:

''اس عالم میں رویت ومشاہدہ حق سبحانہٗ وتعالیٰ سے خواہ وہ بچشم تر ہو یا بچشم سر، بلا ایقان فائدہ نہیں۔''

آپ سے حضرت امام ربانی قدس سرہٗ نے ایقان کے معنی دریافت کئے تو فرمایا:

''اتحاد'' یعنی شاہد ومشہور میں اعتباری اثنینیت بھی باقی نہ رہے۔ قال شیخ عبداللہ بلیانی سہروردی المتوفی ۶۸۷ھ۔

حقیقت جز خدا دیدن روا نیست	کہ بیشک در دو عالم جز خدا نیست
نے گویم کہ عالم اوشدہ ، نہ	کہ ایں نسبت باوکردن روا نیست
نہ اوعالم شدد نے عالم اوشد	ہمہ راایں چنیں دیدن خطا نیست

آپ فرماتے تھے کہ:

”خلاف شرع امور اور بدعات سے مجھ کو دلی نفرت ہے۔ جب کسی درویش کو خلاف شرع پاتا ہوں، اُس کی صحبت ترک کر دیتا ہوں۔ جب مجھ پر کسی امر کا انکشاف ہوتا ہے تو قرآن وحدیث دو شاہد عدول کے روبرو اس کو پیش کرتا ہوں اگر اُن سے مطابقت ہو جاتی ہے تو قبول کر لیتا ہوں ورنہ رد کر دیتا ہوں۔“

حضرت مخدوم کے مریدین وتلامذہ

آپ کے ہزاروں مرید اور صدہا شاگرد تھے۔ علم شریعت اور طریقت کی تعلیم جاری تھی ۔۔۔ قدوۃ المشائخ شیخ میرک لاہوری علیہ الرحمہ مصنف **”شطحیات“** و **”سفینۃ الاولیاء“** وغیرہ (استاد ظاہر و باطن شاہزادہ دارا شکوہ) آپ کے مرید اور تلمیذ تھے۔ بعض اوقات آپ لوگوں سے ایسے ایسے اسرار و معارف عالیہ بیان فرماتے تھے کہ بڑے بڑے علماء فحول اس کے سمجھنے میں حیران و ششدر رہ جاتے اور بہت ہی غور و خوض کے بعد سمجھتے تھے۔

ارباب بقا زندہ بجانِ دگر اند — بیروں ز دو کون و در جہانے دگر اند
کس پے بزبان حال ایشان نبرد — این طائفہ گویا بزبانِ دگر اند

حضرت مخدوم کی وفات

جب آپ کا اخیر وقت ہوا تو آپ نے کئی مرتبہ ارشاد فرمایا:

”بات وہی ہے جو شیخ بزرگوار (شیخ عبدالقدوس گنگوہی علیہ الرحمہ) نے فرمائی تھی۔“

آپ کے صاحبزادہ حضرت امام ربانی قدس سرہٗ العزیز حاضر تھے۔ انہوں نے آپ سے دریافت فرمایا کہ ”حضور وہ کیا بات ہے“، فرمایا:

”حق سبحانہٗ وتعالیٰ ہستی مطلق ہے لیکن لباس کونیہ محجوبوں کی آنکھ پر ڈال کر انہیں دور و مہجور رکھتا ہے۔“

آپ نے عرض کیا کہ ”مجھ کو کچھ وصیت فرمایئے“، فرمایا:

''بس تمہیں یہی وصیت کرتا ہوں اور میں محبت اہل بیت میں سرشار ہوں، اور نعمت کے دریا میں مستغرق ہوں۔''

الٰہی بحقِ بنی فاطمہ　　که برقولِ ایمان کنی خاتمہ

آپ نے تاریخ ۱۷ رجب المرجب ۱۰۰۷ھ بعمر اسی (۸۰) سال وصال فرمایا۔
مزار شریف سرہند میں بجانب شمال ایک میل پر واقع ہے۔

حضرت مخدوم کی اولاد

آپ کی شادی ایک بزرگ زادی سے بمقام سکندرن جواب ضلع بلند شہر میں ایک قصبہ ہے، سے ہوئی تھی۔ اُن کے بطن سے سات صاحبزادے تولد ہوئے:

❶ - شیخ شاہ محمد رحمۃ اللہ علیہ

انہوں نے حضرت مخدوم سے ظاہری و باطنی تعلیم و خلافت پائی۔

❷ - شیخ مسعود رحمۃ اللہ علیہ

حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہٗ العزیز کے مرید ہوئے۔

❸ - آپ کا نام اور کوئی کیفیت معلوم نہ ہو سکی۔

❹ - شیخ احمد رحمۃ اللہ علیہ (امام ربانی)

آپ کے حالات **جواہر دوم** میں درج مفصل ہیں۔

❺ - شیخ غلام محمد رحمۃ اللہ علیہ

ان کے حالات **مکتوبات شریف جلد** اول میں مندرج ہیں۔

❻ - شیخ فواد رحمۃ اللہ علیہ

ان کے حالات بھی **مکتوبات شریف جلد** اول میں درج ہیں۔

❼ - آپ کا نام و کیفیت معلوم نہ ہو سکی۔

باب نمبر۲

دوسرا جوہر

حضرت مجدد علیہ الرحمہ کی ولادت
اور علم شریعت وطریقت

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

حضرت مجدد کے ظہور کے متعلق آیات واحادیث سے اشارہ

آپ کے ظہور کی نسبت کوئی نص صریح تو ہماری نظر سے نہیں گذری لیکن بمضمون آیہ شریفہ:

وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتَابٍ مُّبِيْنٍO

غور کرنے سے آپ کے وجود باجود کی طرف اشارت ظاہر ہوتی ہے چنانچہ آیت شریف:

ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ وَقَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَO

پتہ دے رہی ہے کہ آخر زمان میں بھی تھوڑے بزرگ مقربین بارگاہِ الٰہی مثل اولین کے ہونگے ——— اور آپ اور آپ کے خلفاء، متاخرین اولیاء سے ہیں ——— اور بسبب اتباع سنت سنیہ آپ کا طریق مماثل طریقہ اولین یعنی اصحاب کبار رضی اللہ عنہ کے ہے ——— چنانچہ حضرت شاہ عبدالقادر اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین وغیرہ مفسرین نے لفظ آخرین سے آپ کی ذات اور آپ کے خلفاء مراد لئے ہیں اور بعض احادیث بھی اس تفسیر کی مؤید موجود ہیں۔ جیسا کہ ''سنن ترمذی'' میں مروی ہے کہ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَثَلُ اُمَّتِيْ كَمَثَلِ الْمَطَرِ لَا يُدْرِيْ اَوَّلُهَا خَيْرٌ اَمْ اٰخِرُهَاO

(ترجمہ) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''میری امت مثل بارش کی ہے معلوم نہیں کہ اس کا پہلا حصہ بہتر ہے یا آخر کا''۔

''جامع الدرر'' میں ہے:

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ فِيْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ عَلٰى رَاْسِ كُلِّ مِاْةِ سَنَةٍ مَنْ يُّجَدِّدُ لَهَا اَمْرَ دِيْنِهَاO

''نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہر صدی کے شروع میں اس امت سے اللہ تعالیٰ

ایک مجدد کو بھیجتا رہے گا - جو دین کو نئے سرے سے درست کرتا رہے گا -''

''**جمع الجوامع**'' میں امام سیوطی علیہ الرحمہ نے نقل کیا ہے کہ:

قَالَ النَّبِیُّ ﷺ یَکُوْنُ رَجُلٌ فِیْ اُمَّتِیْ یُقَالُ لَهٗ صِلَةٌ یَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشُفَاعَتِهٖ کَذَاوَ کَذَا ○

''نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت میں ایک شخص صلہ ہوگا (یعنی مخلوق و خالق سے ملانے والا یا شریعت کو طریقت کے ساتھ جمع کرنے والا) جس کی شفاعت سے اتنے اتنے یعنی بے شمار آدمی جنت میں داخل ہونگے -''

دونوں معنی کے لحاظ سے آپ کی ذات بابرکات **صلہ** اور مصداق حدیث ہے -

دوسری حدیث ''**روضہ قیومیہ**'' میں وارد ہے کہ:

یُبْعَثُ رَجُلٌ عَلٰی اَحَدِ عَشَرَ مِائَةِ سَنَةٍ هُوَ نُوْرٌ عَظِیْمٌ اِسْمُهٗ اِسْمِیْ بَیْنَ السُّلْطَانَیْنَ الْجَابِرَیْنَ وَیَدْخُلُ الْجَنَّةَ اُلُوْفًا○

''گیارہویں صدی کے شروع میں دو جابر بادشاہوں کے درمیان ایک شخص بھیجا جائے گا وہ میرا اہم نام اور نور عظیم الشان ہوگا اور ہزاروں آدمیوں کو اپنے ساتھ جنت میں لے جائے گا -''

اولیاء سابقین کی بشارتیں

حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد

جناب غوث اعظم نے خبر دی ان کی آمد کی　　　ظہور ہو جائے گا اک دن مجدد الف ثانی کا

چنانچہ ''**روضہ قیومیہ**'' میں دیگر کتب معتبرہ سے منقول ہے کہ ایک روز حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کسی جنگل میں مراقبہ فرمارہے تھے کہ یکا یک آسمان سے ایک نور ظاہر ہوا اس سے تمام عالم منور ہو گیا اور القا ہوا کہ:

''آپ سے پانچ سو سال کے بعد جبکہ عالم میں شرک و بدعت پھیل جائے گی۔
ایک بزرگ وحید امت پیدا ہوگا۔ وہ دنیا سے شرک والحاد کے نام کو نابود کر دے گا۔
دین محمدی ﷺ کو نئے سرے سے تازگی بخشے گا۔ اس کی صحبت کیمیائے سعادت ہو
گی۔ اس کے صاحبزادہ اور خلفاء بارگاہ احدیت کے صدر نشین ہوں گے۔''

اس کے بعد آپ نے اپنے خرقہ کو خاص اپنے کمالات سے علو کر کے اپنے صاحبزادہ تاج الدین عبدالرزاق رضی اللہ عنہ کو تفویض کیا اور ارشاد فرمایا کہ:

''جب ان بزرگ کا ظہور ہو، یہ ان کے حوالہ کرنا۔''

اس وقت سے وہ خرقہ صاحبزادہ صاحب کی اولاد میں یکے بعد دیگرے اسی طرح سپرد ہوتا رہا۔ حتیٰ کہ ۱۰۳۱ھ میں حضرت پیرانِ پیر کے پوتے سید شاہ سکندر قادری علیہ الرحمہ نے آپ کے حوالہ کیا جس کا مفصل بیان انشاء اللہ آگے آئے گا۔

حضرت شیخ احمد جام رحمۃ اللہ علیہ

مقاماتِ شیخ الاسلام احمد جام قدس سرہٗ العزیز میں مذکور ہے کہ شیخ قدس سرہٗ العزیز نے ارشاد فرمایا:

''میرے بعد سترہ آدمی میرے ہم نام پیدا ہوں گے۔ ان سب سے آخر کے
صاحب جو مجھ سے چار سو سال بعد پیدا ہوں گے، سب سے افضل ہوں گے۔''

شیخ کے فرزند شیخ ظہور الدین قدس سرہٗ العزیز نے اپنی کتاب ''**رموز الواشفین**'' میں لکھا ہے:

''اخیر عمر تک میرے باپ کے ہاتھ پر چھ لاکھ آدمیوں نے بیعت کی تھی میں نے
ان سے عرض کیا کہ اکثر مشائخ کبار کے حالات کتابوں میں مرقوم ہیں مگر آپ کے
حالات سب سے ممتاز ہیں۔''

آپ نے فرمایا:

''اب سے چار سو سال بعد میرا ہم نام ایک بزرگ پیدا ہوگا۔ اس کے حالات
مجھ سے کہیں افضل اور مثل اصحاب کبار ہوں گے۔''

حضرت مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ

''**نفحات الانس**'' میں مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی شیخ احمد جام علیہ الرحمہ کا مقولہ مذکورہ بالا نقل کیا ہے اور شیخ کی سنہ وفات ۶۰۰ھ تحریر کی ہے۔ چونکہ حضرت امام ربانی کا ظہور ۱۰۰۰ھ میں ہوا جو زمانہ شیخ سے پورے چار سو سال بعد ہے، لہذا ثابت ہوا کہ وہ بزرگ آپ ہی ہیں۔

حضرت داؤد قیصری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت داؤد قیصری رحمۃ اللہ علیہ شارح ''**فصوص الحکم**'' مقدمہ قیصری کی دوسری فصل میں لکھتے ہیں کہ:

''ہر ایک اسم اور کوکب کا دورہ ہزار سال کا ہوتا ہے، چنانچہ اولوالعزم نبیوں کی شریعت کا زمانہ بھی ہزار سال کا ہے۔ اس امت میں بھی ہزار سال بعد ایک نائب رسول اللہ ﷺ پیدا ہوگا، وہ دین کی اصلاح اور درستی کرے گا۔''

حضرت خلیل اللہ بدخشی رحمۃ اللہ علیہ

''**مقامات شیخ خلیل اللہ بدخشی**'' میں مذکور ہے کہ شیخ نے ایک روز فرمایا:

سبحان اللہ سلسلہ خواجگانِ نقشبند میں ایک عزیز افضل ترین اولیاء امت ملک ہند میں پیدا ہونے والے ہیں۔ ان سے شرف ملاقات نہ ہو سکنے کا مجھ کو افسوس ہوگا۔

انہوں نے ایک خط بطور عرضداشت آپ کے نام تحریر کیا اور اپنے خلیفہ خواجہ عبدالرحمٰن بدخشی علیہ الرحمہ کو دیا۔ جو ۱۰۲۲ھ میں آپ کے حضور میں پیش کیا گیا۔ اس میں آپ سے دعا کے لئے استدعا کی گئی تھی۔ آپ نے ملاحظہ فرما کر ان کے لیے دعا فرمائی اور کہا:

''شیخ خلیل اللہ کا مقام کبار اولیاء امت میں نظر آتا ہے۔''

شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ

شیخ نے حضرت مخدوم کے بیعت کے وقت فرمایا تھا:

"آپ کی پیشانی میں ایک ولی برحق کا نور جلوہ گر ہے اس سے شرق وغرب روشن ہوں گے- بدعت و ضلالت دور ہوگی، میں اگر اس وقت تک زندہ رہا تو اس کو وسیلۂ قربِ الٰہی گردانوں گا-"

دیگر مشائخ کرام کے الہام

حضرت شیخ سلیم چشتی اور شیخ نظام نارنولی اور شیخ عبداللہ سہروردی علیہ الرحمہا اکابر اولیاء ہندوستان کی خدمات میں لوگ آ آ کر اکبر بادشاہ کی بددینی اور گمراہی کی شکایت کر کے ترقی اسلام کی دعا کیلئے خواستگار ہوا کرتے تھے- یہ اولیاء وقت جب توجہ باطنی فرماتے تو الہام ہوتا کہ:

"عنقریب ایک امام وقت مجدد اسلام کا ظہور ہوگا - وہ سب بددینی اور ضلالت کو دفع فرمائے گا - اور اس کا نور قیامت تک باقی رہے گا-"

نجومیوں کی پیشن گوئی

"**روضۂ قیومیہ**" میں مفصل مندرج ہے کہ محرم ۹۷۱ھ میں نواب خان اعظم رکن سلطنت کے دربار میں نجومی جمع ہوئے اور بالاتفاق سب نے یہ کہا کہ:

"تین دن سے ایک ستارہ طلوع ہوا ہے جو حضور سرور عالم ﷺ کے زمانہ سے اس وقت تک کبھی اور نہ نکلا تھا - اس کے بعد نتائج ظاہر ہونگے کہ کوئی مرد خدا اسلام کو دوبارہ تازگی بخشے گا-"

ارکانِ سلطنت کے خواب

سلطنت اکبری کے ارکان شیخ سلطان، خان اعظم اور مدار المہام سید صدر جہاں نے

اس بارے میں چند خواب دیکھے۔ان کی تعبیر کیلئے حضرت شیخ جلال کبیرالاولیاء کی خدمت میں عرض کرایا تو انہوں نے ارشاد فرمایا:

''سرہند سے جونور کاظہور دیکھا ہے، وہ کسی ولی برحق کی ولادت ہے۔اور بگولوں کا دور ہونا اور بچھوؤں کا مارا جانا کفر و بدعت کا دور ہونا ہے۔''

حضرت مخدوم کا کشف

حضرت مخدوم عبدالاحد قدس سرۂ العزیز آپ کے والد ماجد نے ایک روز مراقبہ میں دیکھا کہ عالم میں تاریکی پھیل گئی ہے۔خوک و بندر اور ریچھ لوگوں کو ہلاک کر رہے ہیں۔ایک نور ان کے سینہ سے نکلا، جس سے جہان روشن ہوگیا۔اور برق خالف نے نکل کر سب زندوں کو جلا کر خاک سیاہ کر دیا۔ پھر کیا دیکھتے ہیں کہ ایک تخت پر کوئی بزرگ مسند نشین ہیں۔ ان کے چاروں طرف بہت سے نورانی آدمی اور ملائک مؤدب کھڑے ہیں۔ ملحدوں، زندیقوں، ظالموں اور جابروں کو لا لا کر ان کے حضور میں پیش کر کے بکریوں کی طرح ذبح کر رہے ہیں۔ منادی ندا دے رہا ہے:

قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا

(ترجمہ) ''حق آیا اور باطل بالکل پامال ہوا۔''

آپ نے یہ واقعہ حضرت شاہ کمال کیتھلی علیہ الرحمہ سے عرض کیا۔ آپ نے توجہ الی اللہ کر کے فرمایا:

''آپ کے ایک فرزندِ گرامی جو افضل اولیاءِ امت ہوگا، پیدا ہوگا۔اس کے نور سے شرک و بدعت کی تاریکی دور اور دینِ محمدی کو روشنی اور فروغ حاصل ہوگا۔''

اکبر بادشاہ پر ایک جعلی کتاب کا نزول اور مجدد اسلام کی ضرورت

اکبر بادشاہ کے عہد میں جس قدر کفر و الحاد کو فروغ اور شرع اسلام کو ضعف اور انحطاط ہو گیا تھا۔محتاج بیان نہیں۔ دربار کا آداب سجدہ تھا، اور بادشاہی کی مہر سجع جل جلالہٗ ما اکبر

شانہٗ تھا-وزیر ابوالفضل نے ایک کتاب بادشاہ کو لا کر دی اور کہا کہ آسمان سے آپ کے واسطے فرشتہ لایا ہے- تاکہ آپ اس پر عمل کریں- ؎

یہ قدرت ہے کہ بے بوالفضل مردک فرشتے نے نہ پائی راہ شہ تک
کتاب اتری تو ایسی لغو مہمل کہ ہر یک قطرہ بے معنی و معطل

چنانچہ اس کتاب میں ایک آیت یہ بھی تھی:

یٰٓاَیُّھَاالْبَشَرُ لَاتَذْبَحِ الْبَقَرَوَاِنْ تَذْبَحِ الْبَقَرَ فَمَاوَاکَ السَّعَرُ

(ترجمہ) ''اے بشر تو گائے کو ذبح مت کر، اور جو تو کرے گا تو تیرا ٹھکانہ جہنم میں ہوگا''-

شخصی طاقتیں پادشاہی مقابلہ سے عاجز تھیں- امداد غیبی کا ہر کس و ناکس کو انتظار تھا- اور امام وقت مجدد اسلام کے ظہور کے لئے سب چشم براہ تھے- ؎

گھٹا چھائی تھی بدعت کے نہاں نور ہدایت تھا زمانہ آپ کا مشتاق اسی شمس ولایت تھا
نگاہیں لگ رہی تھیں نور حق کب جلوہ گر ہوگا کھلے گا یاالٰہی کب وہ دروازہ عنایت کا

ذکرِ ولادت باسعادت

لکھ اے قلم خوشی سے ولادت جناب کی قیوم و وقت شاہ ولایت مآب کی
غوثِ زمان و قطب وجود و امام دہر سرِ تاج اولیاء شہ گردوں قباب کی
کیا جوش پر بہار ہے لیل و نہار کی مینا بغل میں ماہ نے لی آفتاب کی
پھولے نہیں سماتے چمن و گل و سمن نسرین نے نسترن کی درید نقاب کی
تشریف لایئے شہ کون و مکان شتاب راہیں بتایئے ہمیں صدق و ثواب کی

منقول ہے کہ ۱۰ رمحرم ۹۷۱ھ شب جمعہ کو ایک نور عالم تاب آسمان سے ظاہر ہوا- اور تمام خلقت نے مشاہدہ کیا- اسی تاریخ میں آپ نے شکم مادر بزرگوار میں قرار پکڑا- عالم میں سرسبزی کے آثار نمودار ہوئے- ارکانِ دین استوار ہوئے- زمین و آسمان میں غلغلہ شادمانی بلند ہوا اور خطۂ ہند اس اعزاز سے ارجمند ہوا- ؎

شور تھا ہر سُو کہ شاہِ خوش خصال آنے کو ہے ۔۔۔ گلشنِ پیغمبری کا نونہال آنے کو ہے
ہے مجدد الف ثانی جس کا قطبوں میں خطاب ۔۔۔ وہ امامِ حق بصد جاہ و جلال آنے کو ہے
دور کرنے کو جہاں سے شرک کی تاریکیاں ۔۔۔ نورِ محبوب خدائے ذوالجلال آنے کو ہے
آن کر وہ نورِ سنت ہر طرف پھیلائے گا ۔۔۔ نائب برحق نبی ﷺ بے مثال آنے کو ہے

اے صبا گر ہو گذر اُس شاہ کے دربار میں
کہیو خدمت میں فقیر پر ملال آنے کو ہے

مدت حمل ۹ ماہ ۴ روز گذرنے کے بعد اُس آفتاب جاہ و جلال انوار ذوالجلال ماحیٔ بدعت نے بوقتِ مسعود شب جمعہ کو بتاریخ ۱۴ شوال ۹۷۱ھ برج حمل سے مطلع شہر سرہند میں طلوع پایا۔ اور اپنے انوار جہاں آرا سے عالم و عالمیان کو منور کیا۔ ہر گل و غنچہ پُر نور تھا۔ اور ہر شگوفہ و بوٹا رشکِ طور تھا۔ ؎

نائب خیر الوریٰ پیدا ہوئے ۔۔۔ نور چشم مرتضیٰ پیدا ہوئے
آج وہ پیدا ہوئے حق کے ولی ۔۔۔ جن کے تھے مشتاق سب شیخ و صبی
محیٔ احکامِ دین پیدا ہوئے ۔۔۔ حامئ شرع متین پیدا ہوئے
وہ ہوئے پیدا کہ جن کی شان میں ۔۔۔ آیتیں ناطق ہوئیں قرآن میں
ہے وہ ذاتِ احمدی اسرارِ حق ۔۔۔ جس سے ہیں پُر نور یہ چودہ طبق
صدق صدیقی ہے اُن سے پُر ضیا ۔۔۔ عدل فاروقی میں آیا انجلاء
اور عثمانی حیا کا ہے ظہور ۔۔۔ مرتضائی علم کا پھیلا ہے نور
مظہر انوارِ پاک مصطفےٰ ۔۔۔ ہیں وہ بیشک سایۂ خاص خدا
اُن سے ہر سُو ہو گئے روشن نجوم ۔۔۔ قال صلی اللّٰہ صبحی کالنجوم
اُن کے آتے ہی ضلالت کا نشان ۔۔۔ مٹ گیا دنیا سے بے ریب و گمان

اثنائے ولادت کے واقعات

آپ کی ولادت باسعادت کے وقت آٹھ واقعات پیش آئے۔ جس کی تفصیل

''روضہ قیومیہ''میں اس طرح مندرج ہے:۔

☆۔۔۔۔ کل اولیائے امت نے جمع ہو کر آپ کی والدہ ماجدہ کو مبارک باد دی، اور آپ کے مدارج عالیہ بیان کئے۔

☆۔۔۔۔ آپ کے والد ماجد نے آنحضرت ﷺ اور دیگر انبیاء علیہم السلام کو دیکھا کہ تشریف لا کر آپ کے کانوں میں اذان و تکبیر کہی اور آپ کے مدارج بیان فرمائے۔

☆۔۔۔۔ آپ کے والد ماجد نے انبیاء مرسلین اور اولیاء کاملین اور ملائکہ مقربین کو مع ستر ہزار علم سبز دیکھا اور آپ کے فضائل بیان کرتے ہوئے سنا۔

☆۔۔۔۔ شیخ عبدالعزیز خلیفہ حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی قدس سرہٗ العزیز آپ کی ولادت کے وقت سرہند شریف میں موجود تھے۔ آپ نے دیکھا کہ ملائک کا ہجوم ہے اور سب آپ کے فضائل بیان کر رہے ہیں۔

☆۔۔۔۔ شیخ ابوالحسن پٹنی قدس سرہٗ آپ کی ولادت کے وقت سرہند شریف میں موجود تھے آپ نے دیکھا کہ تمام انبیاء و اولیاء جمع ہیں۔ ایک بزرگ نے منبر پر چڑھ کر بیان کیا کہ جس قدر کمالات اس وقت تک علیحدہ علیحدہ اور اولیاء کو دے گئے تھے، آپ کو ان سب کا مجموعہ عطا کیا گیا

☆۔۔۔۔ آپ کی ولادت سے ایک ہفتہ تک مزار و مزامیر سب باجے بیکار رہے۔ بہت سے قوالوں مطربوں اربابِ نشاط نے حیرت زدہ ہو کر توبہ کی۔

☆۔۔۔۔ صوفیانِ اربابِ سماع و سرود کو آپ کی ولادت سے ایک ہفتہ تک کیفیت مسدود رہی۔ کشف سے آپ کے فضائل اور مقاماتِ عالی منکشف ہوئے۔ اسی بنا پر آپ کے ظہور کے بعد اس وقت تک کے باقی ماندہ اولیاء نے آپ کی طرف رجوع کیا۔

☆۔۔۔۔ آپ کی ولادت کے دن اکبر بادشاہ کا تخت اوندھا ہو گیا۔ ہر چند سیدھا کیا گیا، مگر سیدھا نہ ہوا۔ بادشاہ نے ایک دہشت ناک خواب دیکھا۔ ہیبت زدہ ہو کر منجموں سے بیان کیا تو انہوں نے تعبیر دی کہ کسی بزرگ کے ظہور سے آپ کے آئین میں تزلزل واقع ہو گا چنانچہ ویسا ہی ہوا۔

زمانہ طفولیت

مشابہت آنحضرت ﷺ آپ مختون پیدا ہوئے ـــــ آپ عام بچوں کی طرح کبھی گریہ وزاری نہ فرماتے تھے ـــــ ہر وقت خندہ پیشانی رہتے ـــــ کبھی برہنہ نہ ہوتے ـــــ آپ کا بدن یا کپڑا کبھی نجس نہ ہوتا۔

حضرت مجدد اور حضرت شاہ کمال کیتھلی قادری علیہ الرحمہ

ایک مرتبہ زمانہ رضاعت میں آپ علیل ہو گئے۔ آپ کے والد ماجد حضرت سید شاہ کمال کیتھلی علیہ الرحمہ کو آپ پر دم دعا کرانے کی غرض سے بلا کر لائے۔ انہوں نے آپ کو ملاحظہ فرمایا اور جوش میں ذکر فرمایا:

''اللہ تعالیٰ اس کی عمر دراز کرے، یہ عالم باعمل عارف کامل ہے۔ اور بہت سے بزرگ آپ اور مجھ جیسے اس کے دامنِ عافیت میں مستفید ہوں گے۔ تا قیامت اس کا نور روشن رہے گا۔ اکثر اولیاء امت اس کی عادت باسعادت کی خبر دے گئے ہیں۔ باخبر بزرگ اس کے ظہور کے منتظر اور چشم براہ تھے۔''

بعد میں شاہ صاحب نے محبت سے اپنی زبان مبارک آپ کے دہن مبارک میں دے دی۔ آپ نے بہت زور سے اس کو چوسا۔ شاہ صاحب نے فرمایا:

''اور طریقہ قادریہ کی تمام نعمت اس کو پہنچ گئی۔''

حضرت مجدد علیہ الرحمہ کا علم شریعت

اپنے والد ماجد سے استفادہ

ابتداء میں آپ نے کلام اللہ شریف حفظ کرنا شروع کیا۔ تھوڑے ہی عرصہ میں آپ حافظ ہو گئے۔ پھر آپ نے اپنے والد ماجد سے علم ظاہر کی تحصیل شروع کی۔ ابواب فتح وکشائش آپ پر مفتوح ہو گئے۔ تحقیق کا مادہ پیدا تھا۔ مسائل مشکلہ بآسانی حل فرمانے لگے چند ہی روز

میں درسی علوم کتب ضروریہ کے درس سے آپ فارغ ہو گئے دلکش عبارات میں بعض کتب پر حاشیے تحریر فرمائے۔

دیگر اساتذہ اور طریقہ کبرویہ کی اجازت

بعدہٗ دیگر علماء فحول مولانا کمال کشمیری سے سیالکوٹ جا کر عضدی وغیرہ چند کتب مشکلہ کا مطالعہ فرمایا۔۔۔ کشمیر میں شیخ یعقوب صرفی سے جو قطب وقت شیخ حسین خوارزمی کے خلیفہ تھے۔ آپ نے کتب احادیث سنا کر سند حدیث پر اجازت طریقہ کبرویہ سہروردیہ حاصل فرمائی۔

قاضی بہلول بدخشانی تلمیذ شیخ المحدثین ابن فہد سے جو بالآخر آپ کے مرید ہوئے، خلافت پائی۔۔۔۔ تفسیر واحدی مع دیگر مؤلفات واحدی اور تفسیر بیضاوی مع دیگر مصنفات قاضی بیضاء اور صحیح بخاری مع متعلقات ثلاثیات وغیرہ مشکوٰۃ المصابیح و ترمذی شریف مع شمائل اور جامع صغیر و قصیدہ بردہ اور حدیث مسلسل بالاولیت کی اجازت حاصل فرمائی۔۔۔۔۔ سترہ سال کی عمر میں آپ فارغ التحصیل ہو گئے اور بشارت ہوئی کہ:

''آپ طبقۂ محدثین میں داخل کیے گئے۔''

اس کے بعد آپ مسند ہدایت پر متمکن ہوئے مختلف ممالک سے صدہا طلبا جوق در جوق آنے شروع ہوئے۔ رات دن درس و تدریس کا مشغلہ تھا۔ حلقہ حدیث و تفسیر گرم رہتا تھا۔ بہت سے لوگ فارغ التحصیل ہوئے۔

ایک دو مرتبہ آپ کا دارالخلافہ اکبرآباد بھی جانا ہوا۔ ابوالفضل و فیضی سے ملاقات ہوئی۔ ان کو راہِ راست پر لانے کے لیے تلقین فرمائی۔ بعدہٗ واپس وطن مالوف ہوئے۔

سند مصافحہ

آپ نے حاجی عبدالرحمٰن بدخشی سے مصافحہ کیا۔ انہوں نے حافظ سلطان ادھمی علیہ الرحمہ سے، انہوں نے شیخ محمود سے، انہوں نے شیخ عید معمن حبشی سے، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے، یہ ان میں سے ایک صاحب جن ہیں۔

حضرت مجدد علیہ الرحمہ کا علمِ طریقت

والد ماجد سے خلافت

اولاً آپ اپنے والد ماجد حضرت مخدوم عبدالاحد قدس سرہٗ العزیز کے مرید ہوئے اور آپ نے ان کی صحبت کیساتھ خاصیت کو لازم پکڑا۔ ریاضت اور عبادت میں مشغول ہوئے اور انہوں نے پندرہ (۱۵) سلاسل میں آپ کو خلافت عطا فرمائی۔

دیگر کمالات اور نسبت فردیت

آپ نے حضرت مخدوم علیہ الرحمہ ان کے مختصہ علوم تعلیم، کتب تصوف "**عوارف المعارف**" اور "**فصوص الحکم**" حاصل فرمائی ـــــ اور نسبت فردیت وتوفیق عبادات، جوان کو ان کے شیوخ سے پہنچی تھی، حاصل فرمائی ـــــ چنانچہ اس کو آپ نے اپنی کتاب "**مبداء و معاد**" میں ذکر فرمایا ہے کہ:

> "اس درویش کو دولتِ نسبت فردیت اپنے پدر بزرگوار سے حاصل ہوئی، جوان کو ایک بزرگ قوی الجذبہ کثیر الکرامات (یعنی شاہ کمال کیتھلی قادری علیہ الرحمہ) سے حاصل ہوئے۔ نیز اس درویش کو توفیق عبادات نافلہ کی امداد بھی اپنے والد ماجد سے ہی پہنچی۔ جوان کو ان کے چشتیہ طریق کے شیوخ سے حاصل ہوئی تھی۔"

والد ماجد کی طریقہ نقشبندیہ کی توصیف

حضرت مخدوم قدس سرہٗ نے طریقہ نقشبندیہ کے جو فضائل اپنے بزرگوں سے سنے اور کتب میں دیکھے تھے کہ اس بادیہ کی شاہراہ اور اس دائرہ کا مرکز طائفہ علیہ نقشبندیہ کے ہاتھ آیا ہے، یہ ملک اس طریقہ کے بزرگوں سے خالی ہے۔ اور افسوس ہے کہ ہم کو اس سلسلہ عالیہ سے استفادہ کا موقع نہ مل سکا۔

افضلیت طریقہ نقشبندیہ

طریقت کے اصول میں یہ بات داخل ہے کہ مرید اپنے پیر کو سب سے افضل سمجھے، ورنہ فیض سے محروم رہتا ہے۔اس سلسلہ کے پیر اعلیٰ سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں-جن کی شان یہ ہے کہ افضل البشر بعد الانبیاء بالتحقیق-پس آپ کی نسبت ایسا اعتقاد رکھنے سے شریعت اور طریقت دونوں کی تکمیل ہوتی ہے ـــــ علاوہ ازیں اس طریقہ کے تمام اصول و فروع میں اتباع سنت واجتناب بدعت بدرجۂ کامل ہے-یعنی:

☆ ـــــ اصحاب کبار کا سا لباس ہے ـــ

☆ ـــــ انہیں کی سعی، معاشرت ویسے ہی اذکار واشغال

☆ ـــــ وہی محاسبہ نفس اور ہردم کی حضوری

☆ ـــــ وہی آداب شیخ، ویسی ہی کم ریاضتی

☆ ـــــ اور فیضانِ کثیر اور کمالات ولایت کے علاوہ کمالاتِ نبوت کی بھی تعلیم

☆ ـــــ نہ اس میں چلّہ کشی ہے، نہ ذکر بالجہر

☆ ـــــ نہ سماع بالمزامیر، نہ قبور پر روشنی، نہ غلاف وچادر اندازی

☆ ـــــ نہ ہجوم عوارت، نہ سجدۂ تعظیمی

☆ ـــــ نہ سر کو جھکانا، نہ بوسہ دینا

☆ ـــــ نہ توحید وجودی ودعویٰ انا الحق وھمہ اوست

☆ ـــــ نہ مریدوں کو پیروں کی قدم بوسی کی اجازت

☆ ـــــ نہ مرید عورتوں کی ان کے پیروں سے بے پردگی-نہ

کیا سلسلوں میں سلسلہ نقشبند ہے ۔۔۔ جو نقشبند ہے وہ یقین حق پسند ہے
جس کو حصول سلسلہ نقشبند ہے ۔۔۔ واللہ ارجمند ہے، وہ ارجمند ہے
طالبِ استواری ایمان ہے نصیب ۔۔۔ جس کے سبب سے مرتبہ اس کا دوچند ہے
جولان گہ شریعت غرا میں دیکھئے ۔۔۔ کس زور کس قیام سے ان کا سمند ہے
ایوانِ معرفت کی ترقی کے واسطے ۔۔۔ سب سے سواء سارے میں انکے کمند ہے

دہلی کا سفر اور حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ سے نیاز مندی

آپ کو ہمیشہ سے حج بیت اللہ او زیارت روضہ رسول اللہ ﷺ کا شوق تھا- اس لئے آپ ہمیشہ بے چین و بے آرام رہتے تھے- کیونکہ آپ کے والد ماجد سن رسیدہ ہو گئے تھے- بوجہ ان کی خدمت کے آپ ان کی مفارقت گوارانہ کر سکتے تھے- یہاں تک کہ آپ کے والد نے ۱۰۰۷ھ میں وفات پائی- ۱۰۰۸ھ میں آپ نے حج کی غرض سے سفر کیا- جب آپ دہلی پہنچے -مولانا حسن کشمیری سے جو آپ کے دوستوں اور حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمہ کے مخلصوں میں سے تھے ملاقات ہوئی- انہوں نے آپ سے خواجہ صاحب کے کمالات کا اظہار کر کے ملاقات کرنے کے لئے تحریک کی- اور بیان کیا کہ:

''حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں فرد و یگانہ ہیں، اور ہر چہار طرف دور دراز تک آپ کی نظیر نہیں- آپ کی ایک نظر میں طالبوں کو وہ فیض حاصل ہوتا ہے جو اور طریقوں میں بہت سے چلوں اور شاقہ ریاضت سے بھی کسی کو حاصل نہیں ہوتا-''

چونکہ آپ نے اپنے والد ماجد سے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ و اکابر سلسلہ کے حالات سنے اور کتابوں میں دیکھے تھے، اور اس نسبت کی قابلیت و استعداد آپ بوجہ اتم رکھتے تھے- آپ مولانا کے ہمراہ حضرت خواجہ علیہ الرحمہ کی خدمت میں حاضر ہوئے- حضرت خواجہ علیہ الرحمہ کی یہ عادت نہ تھی کہ کسی سے کوئی اپنی خواہش ظاہر فرماتے- البتہ حضرت خواجہ علیہ الرحمہ نے آپ سے خلافِ عادت خانقاہ شریف میں چند روز قیام کرنے کے لئے ارشاد فرمایا- آپ نے ایک ہفتہ قیام کا وعدہ کیا- لیکن رفتہ رفتہ ایک ماہ دو ہفتہ کی نوبت پہنچ گئی-

طریقہ نقشبندیہ میں آپ کا فیض حاصل کرنا اور قلب کا جاری ہونا

ابھی دو روز بھی نہ گذرے تھے کہ آثار حضرت و کشش حضرت خواجہ علیہ الرحمہ کے نمودار

ہوئے، اور آپ پر شوق انابت واخذ طریقہ خواجگان علیہ الرحمہ نے غلبہ کیا- یہاں تک کہ آپ نے حضرت خواجہ علیہ الرحمہ سے بیعت کے لیے درخواست کی- عرض کرنے کے بلا استخارہ (خلافِ عادت) حضرت خواجہ علیہ الرحمہ نے آپ کو خلوت میں طلب فرما کر مرید کیا- ذکر قلبی تعلیم فرمایا- آپ کا دل فوراً ذاکر ہو گیا، اور آرام وحلاوت ذکر قلبی والتذاذ تمام حاصل ہوا- روز بروز ترقیاتِ عالیہ وعروجاتِ متعالیہ ظاہر ہوتے رہے-

حضرت خواجہ علیہ الرحمہ کا آپ پر خاص واقعات ظاہر فرمانا

چند روز کے بعد جب حضرت خواجہ علیہ الرحمہ نے آپ کے اندر آثارِ رشد وارشاد واستعداد کاملِ معائنہ کیے- خلوت میں آپ سے وہ حالات اور واقعات بیان فرمائے- جو آپ پر کئی سال پیشتر گزرے تھے:

(۱)

مرشدی حضرت خواجہ محمد آدم املنگی قدس سرہٗ العزیز نے جب احقر سے ارشاد فرمایا کہ ہندوستان جاؤ، وہاں تم سے اس سلسلہ شریفہ کا رواج ہوگا- میں نے چونکہ اپنے آپ کو اس کے لائق نہ پایا، تواضع کرنے لگا—— آپ نے مجھے استخارہ کرنے کے لیے ارشاد فرمایا- حسب ارشاد استخارہ کیا تو ایک طوطی کو ایک شاخ پر بیٹھے ہوئے دیکھا میں نے اپنے دل میں خیال کیا کہ اگر یہ طوطی میرے ہاتھ پر آبیٹھے تو مجھے اس سفر میں کشائش حاصل ہوگی- اس خیال کے لمحہ بعد وہ طوطی میرے ہاتھ پر آبیٹھی اور میں نے اپنا لعابِ دہن اس کے منہ میں ڈالا- اس نے میرے منہ میں شکر ڈالی- صبح کو میں نے یہ واقعہ حضرت کی خدمت میں بیان کیا- آپ نے ارشاد فرمایا:

"طوطی ہندوستان کا پرندہ ہے پس تمہارے دامن تربیت سے ایک شخص نکلے گا کہ عالم اس کے نور سے منور ہوگا اور اس سے تمہیں فائدہ پہنچے گا-" میں اس واقعہ کو آپ کے حال پر منطبق پاتا ہوں-"

(۲)

جب ہم تمہارے شہر سرہند پہنچے تھے تو خواب میں دیکھا تھا کہ میں ایک قطب کے جوار میں اترا ہوں - مجھے اس کا حلیہ بھی بتایا گیا - میں صبح کو شہر کے گوشہ نشینوں اور درویشوں کی تلاش میں نکلا اور جن جن درویشوں کو دیکھا نہ وہ آثار پائے، اور نہ کسی میں علامات قطبیت ظاہر ہوئیں ـــــ میں نے کہا:

''شاید اس شہر کا کوئی اور شخص اس امر کی قابلیت رکھتا ہو - جو آئندہ ظاہر ہو - جب سے میں نے تم کو دیکھا حلیہ اس کے موافق پایا، اور اس کی قابلیت بھی میں نے تمہارے اندر معائنہ کی -''

(۳)

میں نے دیکھا کہ ایک بہت بڑا چراغ میں نے روشن کیا اور اس کی روشنی ساعت بساعت بڑھتی گئی ـ لوگوں نے اس سے اور بہت سے چراغ روشن کیے ـ جب میں سرہند کے قرب و جوار میں پہنچا تو دشت و بیابان میں بہت سی مشعلیں روشن دیکھیں - اس واقعہ کو بھی میں تمہارے حالات سے متعلق سمجھتا ہوں -

بالجملہ ان دو تین ماہ کے اندر جو کچھ آپ کو یمن و تربیت خواجہ خواجگان خواجہ بزرگ حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمہ سے حاصل ہوا - اس کی تحریر و تقریر زیادہ ہو قلم قاصر ہے -

آپ کے بعض حالات خود آپ کے قلم سے

آپ نے ایک طالب کی تحریص و ترغیب کے لئے جو اپنا حال بیان کیا ہے وہ تبرکاً لکھا جاتا ہے:

''وَالْقَلِیلُ یَدُلُّ علی الکثیر -'' جب اس درویش کو اس راہ کی ہوس پیدا ہوئی - تو عنایت الٰہی اس کی معین و مددگار رہوئی - کہ یہ فقیر ولایت پناہ، حقیقت آگاہ، ہادی طریق اندراج النہایتِ فی البدایت والی السبیل الموصل الی درجات

الولایۃ– موئیدالدین المرضی شیخناو امامنامحمد الباقی قدس سرہٗ السامی کی خدمت میں پہنچا– جوخلفائے کبار سلسلہ عالیہ نقشبندیہ سے ہیں–

تعلیم ذکر اسم ذات

اول اس درویش کو آپ نے ذکر اسم ذات کی تعلیم کی اور بطریق عادت قدیمہ توجہ کی، یہاں تک کہ فقیر کے قلب میں التذ اذ تمام پیدا ہوا، اور کمال شوق واشتیاق سے گریہ وزاری کرنے لگا–

مدہوشی وفناء

ایک روز کے بعد بحالتِ بے خودی ایک دریائے محیط اور صور واشکال عالم اس دریا کے سایہ میں نمودار ہوئے– رفتہ رفتہ اس کیفیت بیخودی نے اور بھی غلبہ کیا– کبھی ایک پہر تک رہتی اور کبھی دو پہر اور کبھی تمام شب– میں نے اپنے خواجہ صاحب کی خدمت میں یہ کیفیت بیان کی– تو آپ نے فرمایا کہ:

''تم کو ایک قسم کی فناء حاصل ہوئی ہے–'' ؎

موج خاکی وہم وفہم وفکر ماست　　　موج آبی محو سکر است و فناست

مقام ظلال وفناء الفناء

اس کے بعد آپ نے ذکر کرنے سے منع کر دیا لیکن موجودہ ذکر کی نگہداشت کیلئے ارشاد فرمایا– پھر دو روز کے بعد مجھے فناء مصطلح حاصل ہوئی – میں نے خدمت والا میں کیفیت عرض کی– ارشاد فرمایا کہ:

''تمام عالم کو ایک دیکھتے ہو اور واحد و متصل پاتے ہو یا نہیں–''

میں نے عرض کی——''ایک پاتا ہوں''——فرمایا:

''فنائے فنا میں یہ بات معتبر ہے۔ کہ باوجود اتصال ابدان بے شعوری حاصل ہوئی۔''
اس رات مجھ پر بھی کیفیت گذری تھی۔ وہ سب میں نے آپ کی خدمت میں عرض کی اور کہا:

''میں اپنے علم کو نسبت حق سبحانہٗ تعالیٰ اب حضوری میں پاتا ہوں۔''

مرتبۂ علمی

اس کے بعد سیاہ رنگ کا ایک نور ظاہر ہوا۔ جو تمام اشیاء کو محیط تھا۔ میں نے اس کی کیفیت بھی عرض کی، تو ارشاد فرمایا کہ:
''انبساط جو اس نور میں دکھلائی دیتا ہے علم الٰہی ہے کہ بواسطہ تعلق ذات حق سبحانہٗ ان اشیاء کے ساتھ جو بالا و پستی میں واقع ہیں منبسط ہے لہذا اس انبساط کی نفی بھی کرنی چاہیے۔''
اس کے بعد اس نور منبسط میں انقباض ظاہر ہوا۔ اور تنگ ہونے لگا حتیٰ کہ صرف ایک نقطہ کے برابر رہ گیا۔

مقام حیرت و حضور نقشبندیہ

فرمایا ''اس نقطہ کی بھی نفی کرنی چاہیے اور حیرت میں آنا چاہیے'' میں نے ایسا ہی کیا چنانچہ وہ نقطہ بھی زائل ہو گیا اور حیرت ظاہر ہوئی کہ اس مقام پر خود بخود شہود حق سبحانہٗ وتعالیٰ ہے۔ میں نے یہ کیفیت عرض خدمت کی۔ تو فرمایا:

''یہی حضور نقشبندیہ ہے ـــــ اور نسبت نقشبندیہ اسی حضور و آگاہی سے عبارت ہے ـــــ اور اس حضور کو حضور غیبت بھی کہتے ہیں ـــــ یہی مقام اندارج النہایۃ فی البدایۃ کا ہے۔ اس طریق میں طالب کو بمجرد اخذ نسبت یہ مقام حاصل ہوتا ہے۔ اور دوسرے طریقوں میں کسی کو اگر کچھ حاصل ہوتا ہے تو بڑے کسب و ریاضت اور محنت و مجاہدہ سے۔''

اس فقیر کو یہ مقام ابتدائے تعلیم ذکر سے اندرون دو ماہ چند روز حاصل ہو گیا۔

مقام فناء حقیقی و شرح صدر

اس کے بعد پھر ایک روز فناء حاصل ہوئی - جسے فنا حقیقی کہتے ہیں اور دل میں اس قدر وسعت پیدا ہوگئی کہ تمام عالم عرش سے فرش تک اس کے پہلو میں رائی کے دانے کے برابر دکھائی دینے لگا -

مقام حق الیقین و جمع الجمع

اس کے بعد میں نے اپنے آپ کو اور ہر فرد عالم کو بلکہ ہر ہر ذرہ کو حق دیکھا - ؎

ہر ذرہ کہ دیدیم جمال تو بدیدیم ہر جا کہ رسیدیم سر کوئے تو دیدیم

اس کے بعد ذرہ عالم کو الگ الگ اپنا عین دیکھا۔ اپنے آپ کو بلکہ ہر ذرہ کو اس قدر منبسط اور وسیع پایا کہ تمام عالم بلکہ ایسے ایسے کئی عالم اس میں سما جائیں - میں نے اپنے آپ کو اور ہر ذرہ کو ایک نور منبسط پایا کہ اشکال وصور عالم اس میں مضمحل مثل لاشہ کے پائیں - اس کے بعد میں نے اپنے آپ کو بلکہ ہر ذرہ کو مقسوم جمیع عالم پایا - جب میں نے یہ کیفیت حضرت خواجہ علیہ الرحمہ کی خدمت میں عرض کی تو فرمایا:

''توحید میں مرتبہ حق الیقین یہی ہے، اور جمیع الجمع عبارت اسی مقام سے ہے -''

اس کے بعد صور و اشکال عالم کو جیسا کہ اول میں نے حق پایا - اس وقت موہوم پایا اور نہایت حیرت پیدا ہوئی - اور اس وقت مجھ کو ''**فصوص الحکم**'' کی عبارت جو میں نے حضرت والد ماجد سے سنی تھی، یاد آئی اور فی الجملہ تسکین بخش اضطراب ہوئی: **هُوَ هٰذَا اِنْ شِئْتَ قُلْتَ اِنَّهُ اَیِ الْعَالَمُ حَقٌّ وَاِنْ شِئْتَ قُلْتَ اَنَّهُ خَلْقٌ وَاِنْ شِئْتَ قُلْتَ اِنَّهُ حَقٌّ مِنْ وَجْهٍ وَخَلْقٌ مِنْ وَجْهٍ وَاِنْ شِئْتَ قُلْتَ بِالْحَیْرَةِ بَعْدَ التَّمِیْزِ بَیْنَهُمَا**

(ترجمہ)

''تو چاہتا ہے کہ تو کہہ کہ عالم حق ہے - یا کہہ عالم خلق ہے یا کسی اعتبار سے حق اور کسی اعتبار سے خلق یا امتیاز کر دونوں میں کہ یہ بہترین مرتبہ ہے - ؎

وحدتِ مطلق میں جان خلق وخدا ایک ہے | دیکھنا توحید ہے بولنا ترک کر ادب
پر ہے حقیقی دوئی عالم و حق میں ضرور | اس کے سوا احمد اکھول نہ زنہار لب
صوفیہ کا یاد رکھ قاعدۂ کلیہ | خلق نہ ہو جائے حق عبد نہ ہو جائے رب

مرتبۂ فرق بعد الجمع

بعدۂ میں نے آپ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہو کر اپنا حال عرض کیا، ارشاد فرمایا:

''ابھی تمہارا حضور صاف نہیں ہوا- تم اپنے کام میں مشغول رہو- یہاں تک کہ موجود وموہوم کے درمیان تم پر تمیز ظاہر ہو جائے- میں نے **فصوص الحکم** کی وہ عبارت جو مشعر بعدم تمیز ہے-''

پڑھ کر سنائی- آپ نے ارشاد فرمایا کہ:

''شیخ نے جو لکھا ہے- وہ مرتبہ کمال کا حال نہیں ہے کیونکہ عدم امتیاز ابتدائی مقامات میں سے ہے-''

میں حسب الحکم اپنے کام میں مشغول ہو گیا- اللہ عزوجل نے آپکی توجہ سے کامل دو روز میں موجود اور موہوم کے درمیان تمیز ظاہر کر دی یہاں تک کہ میں نے موجود حقیقی کو موہوم خیال سے ممتاز فرمایا اور صفات واقوال کو بھی موہوم محض پایا- اور خارج میں بجز ایک ذات موجود کے اور کچھ نہ دیکھا-

ذکر سخن مذکور تا گردد عیاں | نے کہ آن ذکرے کہ باشد بر زبان

جب یہ حالت میں نے عرض خدمت کی- تو ارشاد ہوا کہ:

''مرتبہ فرق بعد الجمع یہی ہے اور انتہا یہیں تک ہے- اس مقام کو مشائخ طریقت نے مرتبہ تکمیل کہا ہے- انتہی کلامہ الشریف-

نسبتِ مُرادیت ومحبوبیت

الحاصل آپ نے وقائق علیہ وواردات مریضہ واحوال شریفہ بہت ہی تھوڑی مدت میں

حاصل فرمالئے جواور سالکوں کو برسوں میں بھی حاصل نہیں ہو سکتے۔ ؎

چیزے کہ انبیاء راحاصل نبود کل — آن چیز بے مشقت آسان شدت مادا

حضرت خواجہ علیہ الرحمہ نے اس کی یہ وجہ بیان فرمائی کہ آپ میں نسبت محبوبیت و مرادیت ہے اور اس نسبت والوں کو بمقابلہ مریدیت و محبت کی نسبت والوں کے بلامحنت و مشقت بہت جلد سلوک طے ہوتا ہے۔ ؎

کلیم مدہوشِ لن ترانی حبیب مامور من رآنی
بہ بیں چہ فرق ست درمیانی میان ہریک چنانکہ دانی

حضرت مجدد حضرت خواجہ علیہ الرحمہ کی نظر میں

چند ہی روز آپ کو حضرت خواجہ علیہ الرحمہ کی خدمت بابرکت میں گزرنے پائے تھے۔ کہ آپ کی نسبت انہوں نے اپنے ایک دوست کے خط میں یہ الفاظ تحریر فرمائے:

''شیخ احمد نام مردی ست از سرہند کثیر العلم و قوی العمل، روزے چند فقیر بادنشست برخاست کرد و عجائب بسیار از روزگار اوقات او مشاہدہ نمودہ، بآں ماند کہ چراغے شود کہ عالمہا ازو روشن گردد۔ الحمد للّٰہ تعالیٰ احوالِ کاملہ او بمراقبہ یقین پیوستہ، و ایں شیخ مشار الیہ برادران و اقربا دارد ہمہ مردم صالح و از طبقہ علماء چندے را دعا گوئے ملازمت کردہ از جواہر عالیہ دانستہ استعداد ہائے عجیب دارند و فرزندان آن شیخ کہ اطفال اند اسرار الٰہی اند بالجملہ شجرہ طیبہ اند اَنْبَتَہُ اللّٰہُ نَبَاتاً حَسَناً طفقراء باب اللہ دلہائے عجب دارند'' انتہی کلامہ الشریف''

(ترجمہ) ''اہل سرہند سے ایک بزرگ شیخ احمد ہیں بڑے فاضل اور کثیر العمل ہیں۔ فقیر نے چند روز انکی صحبت میں نشست و برخاست کر کے بہت سے عجائب و روزگار کا مشاہدہ کیا۔ وہ ایک چراغ ہیں۔ جو ایک عالم کو منور کریں گے۔ الحمد للہ فقیر کے یقین میں کمالات جاگزین ہو گئے۔ ان کے چند بھائی برادر بھی ہیں۔ جو سب کے سب نیک اور بزرگ ہیں۔ کئی عالم ہر وقت ان کی خدمت کیمیا خاصیت میں حاضر رہتے ہیں۔ انہوں نے آپ کی صحبت میں بڑی بڑی

استعدادیں حاصل کی ہیں۔ شیخ کے صاحبزادہ جو ابھی بہت کم سن ہیں، اسرار الٰہی ہیں۔ شجرہ طیبہ خدائے تعالیٰ ان کی اچھی طرح سے نشوونما کرے۔ فقراء کے دل خدا سے ملنے کے دروازے ہیں۔" فقط۔

حضرت خواجہ کے لئے آپ کی عقیدت

آپ فرماتے ہیں کہ جس روز میں حضرت خواجہ علیہ الرحمہ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوا اور تعلیم طریقت شروع کی۔ مجھے یقین ہو گیا کہ عنقریب حق سبحانہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے مجھے اس راہ کی انتہا تک پہنچائے گا۔ ہر چند میں اپنے نقص حال اور قصور اعمال پر نظر کر کے بجوائے۔

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

احتیاط کر کے ان خیالات کی نفی کرتا تھا لیکن کسی طرح میرے دل سے یہ خیال نہ جاتا تھا۔ بسا اوقات میری زبان پر یہ بیت جاری رہتی تھی۔ ؎

ازیں نور یکہ از تو بر دلم تافت   یقین دانم کہ آخر خواہمت یافت

اس کے بعد حضرت استغراق میں گئے اور نہایت عجز و انکسار سے آبدیدہ ہو کر الحمد للہ فرمایا، اور خاموش ہو گئے۔

آپ کو خواجہ صاحب کی جناب میں جو اعلیٰ اعتقادی تھی۔ اس کی کیفیت خود آپ نے اپنی کتاب "**مبداء ومعاد**" میں اس طرح تحریر فرمائی ہے:

"ہمارے حضرت خواجہ کے ساتھ ہر مرید اپنی اپنی لیاقت کے بموجب علیحدہ علیحدہ عقیدت رکھتا تھا۔ اور اسی کے بموجب ہر ایک فیض یاب ہوتا تھا۔ چنانچہ میرا عقیدہ یہ تھا کہ بعد زمانہ آنحضرت ﷺ ایسی صحبت اور تربیت وارشاد سوائے حضرت خواجہ صاحب کے کسی کو نصیب نہیں ہوا ہو گا۔ پس ہزار ہزار شکر ہے کہ مجھ کو میرے اعتقاد کے بموجب فیضان حاصل ہوا۔"

حضرت خواجہ علیہ الرحمہ کی آپ پر عنایت

ایک روز کا آپ ذکر فرماتے ہیں کہ جب میں حضرت خواجہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا- اکثر اوقات از خود رفتگی جو علامت فنائیت ہے مجھ پر طاری ہوتی تھی- اور حضرت علیہ الرحمہ نے میرے برادر طریقت شیخ تاج سنبھلی کو یہ حکم دے رکھا تھا کہ جملہ مریدین سے ان کے کوائف وحالات دریافت کر کے آپ کی خدمت میں بیان کیا کریں- لیکن میرے لئے خاص طور پر یہ حکم تھا کہ بلا کسی کی وساطت کے میں اپنے حالات خود عرض کیا کروں- بلکہ بعض وقت خود حضرت یاد کر کے دریافت فرماتے تھے- مگر میں بپاس ادب اکثر خاموش رہتا تھا- اور کچھ نہ کہتا تھا- حتیٰ کہ ایک روز آپ نے خود فرمایا کہ:

''تم اپنے حالات کے بیان کرنے میں خاموش رہتے ہو- بیان کرنے میں کیوں تامل کیا کرتے ہو-

اور میں یہ خیال کیا کرتا تھا کہ:

''میں کیا ہوں، اور میرے حالات ہی کیا ہیں جو گوش گذار کروں-''

آپ نے ارشاد فرمایا کہ:

''بلا کم وکاست جو کچھ واقعات پیش آیا کریں- بیان کیا کرو-''

اسی زمانہ میں اتفاقاً مجھے یہ ایک واقعہ پیش آیا کہ شیخ تاج کی طرف میں متوجہ ہوا اور تصرف کیا وہ بیخود ہو کر گر پڑے- آپ کے اصرار فرمانے پر یہ واقعہ میں نے ظاہر کیا- سنتے ہی آپ کا حال متغیر ہو گیا اور حاضرین جلسہ پر بہت دیر تک سکوت طاری رہا-

حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمہ سے خلافت

حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمہ نے بارگاہِ حق سبحانہٗ تعالیٰ میں آپ جیسے قابل طالب اور لائق مرید کے تربیت پانے اور درجہ کمال تک پہنچنے کا شکریہ ادا کیا- اور آپ کے کمالات اور حالات کے محامدانہ تعریف وتوصیف کر کے نیک ساعت میں خلعت خلافت سے آپ کو سرفرازی بخشی- اور آپ کے وطن مالوف سرہند شریف کی طرف مرخص فرمایا- آپ بموجب

ارشاد پیر بزرگوار تربیت طالبین اور ہدایت سالکین میں مشغول ہوئے۔تھوڑے ہی عرصہ میں صد ہا طالبوں کو معارف پناہ خدا آگاہ کر دیا۔

دہلی کا دوسرا سفر اور حضرت خواجہ علیہ الرحمہ کی مزید عنایت

پھر آپ کے سینہ فیض گنجینہ میں شوق دیدار جمال با کمال مرشد برحق موج زن ہوا۔اور بغرض حصولِ ملازمت آپ سرہند سے دہلی آئے۔حضرت خواجہ علیہ الرحمہ آپ کی خیر مقدم کی خبر فرحت سن کر مع خدام کابلی دروازہ تک استقبال کیلئے تشریف فرما ہوئے۔اور نہایت ہی اعزاز واحترام کے ساتھ اپنے نورِ نظر اعظم الخلفاء مروج الطریقہ کو اپنے ہمراہ خانقاہ شریف میں لا کر فروکش کیا۔یہاں پہنچ کر آپ کے کمالات اور حالات کو اس قدر عروج واقع ہوا کہ آپ کے استعداد عالی کے خصائص سے جو اسرار و معارف ظہور پذیر ہوئے۔حضرت خواجہ علیہ الرحمہ خود اسی طرح سے اخذ فرماتے تھے۔کہ جیسے کوئی شاگرد استاد سے حدیث نقل کرتا ہے۔

حضرت خواجہ علیہ الرحمہ کے بعض خلفاء اور مریدین کے قلوب میں آپ کے جانب سے انکار پیدا ہوا فوراً حضرت خواجہ علیہ الرحمہ نے بقوتِ باطنیہ اس کا ادراک فرمالیا۔ـــ

بندگانِ خاص علام الغیوب　　　　در جہان جان جواسیس القلوب

اور حضرت اس پر غضبناک ہوئے اور ارشاد فرمایا کہ:

''اگر تم اپنے ایمان کی بقا اور سلامتی چاہتے ہو تو ان کی جناب میں باادب اور باعقیدت رہو کہ وہ مثل آفتاب ہیں اور ان کے انوار میں ہم جیسے ہزراوں ستارے گم ہیں۔یاد رکھو کہ اس امت میں جو چار بزرگ افضل ترین اولیاء ہیں یہ بھی انہیں میں سے ہیں۔''

بسا اوقات حضرت خواجہ علیہ الرحمہ آپ کو بر سر حلقہ بٹھاتے اور خود مع اپنے خلفاء و مریدین کے آپ کے حلقہ میں مستفیدانہ شریک ہوتے۔اور بعد فراغت الٹے پاؤں واپس ہوتے کہ آپ کی طرف پشت نہ ہو اپنے جملہ خدام کو بھی یہی ہدایت فرماتے کہ وہ اسی طرح ہمیشہ آپ کا ادب کیا کریں اور آپ کے رتبہ کو ملحوظ کر کے اپنے باطن کو آپ کی طرف متوجہ رکھیں۔

ایک مرتبہ آپ نے حضرت خواجہ سے نہایت ادب کے ساتھ عرض کیا کہ:

''اس غلام ابنِ غلام کو حضرت کے اس طرز عمل سے نہایت ندامت اور شرمندگی ہے۔''

ارشاد ہوا کہ:

''ہم جو کچھ کر رہے ہیں بموجب امر الٰہی ہے۔ جس کی تعمیل پر ہم غیب سے مجبور ہیں۔''

ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ حضرت خواجہ علیہ الرحمہ کے ایک مرید خواجہ بیگی پر زیادہ عنایت مبذول ہوئی۔ بہ وفور شفقت ان سے آپ نے ارشاد فرمایا کہ:

''جب امام ربانی صاحب سرہند سے تشریف لائیں تو تم مجھ کو یاد دلانا، میں تم پر ان سے توجہ کراؤں گا۔ ہفتہ عشرہ ہی میں تمہارا کام بن جائے گا۔''

جب آپ دہلی تشریف لے گئے تو حسب الارشاد حضرت خواجہ علیہ الرحمہ، آپ نے توجہ فرمائی۔ دو ایک ہی توجہ میں خواجہ بیگی فائز المرام اور کامل العرفان ہو گئے۔

ایک روز کا ذکر ہے کہ آپ حجرے میں آرام کر رہے تھے کہ حضرت خواجہ علیہ الرحمہ آپ کے ملنے کے لئے تشریف لائے۔ خادم نے چاہا کہ آپ کو بیدار کر دے۔ حضرت خواجہ نے منع فرمایا اور خود حجرہ کے دروازہ کے پاس آپ کی بیداری کے انتظار میں کھڑے ہو گئے باوجودیکہ آپ گہری نیند سو رہے تھے۔ فوراً اٹھ بیٹھے اور چارپائی سے نیچے اتر آئے۔

حالتِ من خواب را ماند گہے　　خواب پندارد مر اور اگمرہے
گفت پیغمبر کہ عَیْنَایَ تَنَامُ　　لَایَنَامُ الْقَلْبُ عَنْ رَبِّ الْاَنَامِ

اور مضطرب الحال ہو کر دریافت فرمانے لگے کہ: ''باہر کون صاحب ہیں''۔ حضرت خواجہ علیہ الرحمہ نے ارشاد فرمایا: ''فقیر محمد باقی ہے''۔ آپ فوراً ہی حاضر خدمت مبارک ہو گئے۔

سرہند شریف کو واپسی

جس قدر نعمت باطنی اور نسبت ہائے عالیہ حضرت خواجہ علیہ الرحمہ کو حاصل تھیں، ایثار کر کے سب آپ کو عطا فرمائیں اور لوائی ارشاد آپ کے سر مبارک پر رکھ کر تمام خلفاء کی ہدایت اور

مریدین کی تربیت آپ کے حوالہ کی- بعدۂ آپ کے وطنِ مالوف کی طرف آپ کو رخصت فرمایا- مدت تک آپ سالکین راہِ خدا طالبین طریق صدق وصفا کی تعلیم وتربیت میں مشغول اور وہ آپ کی صحبتِ کیمیا خاصیت کے فیض وبرکات سے مستفید رہے- آپ اس زمانہ میں اپنے حالاتِ عظیمہ اور مقاماتِ عالیہ کی کوائف اور ترقیات مریدین وطالبین کے حالات سے اطلاع دے کر اپنے پیر بزرگوار سے تصحیح حالات فرماتے تھے- پیر بزرگوار آپ کے حالات کی قبولیت کی بشارت دے کر اپنے زیر تربیت سالکوں کی کوائف ذکر وشغل سے آپ کو مطلع فرماتے اور ان کے بعض حالات کی کیفیات کو آپ سے استفسار فرماتے تھے- آپ ان کی قابلیت اور ترقیات کا وہیں سے ادراک کر کے جوابات صحیحہ تحریر فرماتے تھے- حضرت خواجہ صاحب علیہ الرحمہ آپ کے ادراک اور کشف صحیح کی تعریف وتوصیف تحریر فرماتے تھے-

آپ اور حضرت خواجہ کے آداب

باوجودیکہ آپ ایسے مقامات بلند ومراتب ارجمند سے سرفراز تھے مگر اپنے پیر بزرگوار کی ایسی رعایت ادب کرتے تھے کہ اس سے اور زیادہ متصور نہیں ہو سکتی- صاحب "زبدۃ المقامات" لکھتے ہیں کہ "حضرت خواجہ علیہ الرحمہ کے خلیفہ حسام الدین اپنے پیر بھائی حضرت مجدد صاحب رحمہ اللہ علیہ کی بہت سی تعریف وتوصیف کرنے کے بعد بیان فرماتے تھے کہ آپ باوجودِ علوِ مرتبت وکثرت فضیلت اپنے پیر دستگیر کے آداب کی کمال رعایت کرتے ہیں- حضرت کے مریدوں میں آپ جیسا باادب نہ کوئی خلیفہ تھا اور نہ کوئی مرید- یہی وجہ ہے کہ اور سب سے زیادہ برکات آپ کو نصیب ہوئیں- چنانچہ ایک روز کا وہ ذکر کرتے ہیں کہ میں بموجب ارشاد حضرت خواجہ علیہ الرحمہ آپ کے بلانے کیلئے گیا- جونہی میں نے آپ سے کہا کہ حضرت یاد فرماتے ہیں- آپ کے چہرے کا رنگ فق ہو گیا اور خوف وبیم سے اس قدر مضطرب ہوئے کہ تمام بدن میں رعشہ پڑ گیا- اس وقت مجھ کو صوفیائے کرام کا وہ مقولہ یاد آیا کہ:

"نزدیکاں رابیش بود حیرانی-"

خرقہ حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عنایت اور شاہ سکندر قادری سے آپ کو خلافت

گذشتہ صفحات میں مذکور ہوا کہ قطب الوجود حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے اپنا خرقہ مبارک اپنے جانشین صاحبزادہ حضرت سید تاج الدین عبدالرزاق قدس سرہٗ العزیز کو آپ کے حوالہ کرنے کے لئے تفویض فرمایا تھا- اور آپ کے جانشینوں میں یکے بعد دیگرے امانۃً چلا آتا تھا، وہ اسی سال آپ کے حوالہ کیا گیا- اس کی تفصیل یہ ہے کہ حضرت سکندر قادری قدس سرہٗ العزیز سے ان کے دادا حضرت شاہ کمال کیتھلی نے خواب میں ظاہر ہو کر فرمایا کہ:

"اس خرقہ مبارک کے وارث جن کے لئے حضرت غوث پاک نے وصیت فرمائی تھی، شیخ احمد سرہندی ظاہر ہو گئے ہیں ان کے حوالہ کردو-"

انہوں نے خرقہ شریف کے تفویض کرنے میں یہ خیال کر کے تامل کیا کہ گھر کی نعمت گھر میں ہی رہے تو بہتر ہے۔ آپ نے پھر دوبارہ ظاہر ہو کر تاکید فرمائی - پھر بھی انہوں نے ٹالا، تیسری مرتبہ بحالت غضب ناکی ظاہر ہو کر متنبہ فرمایا کہ:

"اگر تم اپنی خیریت اور نسبت کی سلامتی چاہتے ہو تو خرقہ مبارک اس کے وارث کے حوالے کردو ورنہ تمہاری نسبت وکرامت سب سلب کر لی جائیگی-"

شاہ سکندر ہیبت زدہ ہو کر خرقہ شریف لے کر آپ کی خدمت میں تشریف لائے- آپ بعد نماز صبح حسب عادت حلقہ ذکر وتوجہ میں مشغول مراقبہ فرما رہے تھے- آپ جب فارغ ہوئے شاہ صاحب نے خاندان عالیہ قادریہ کی خلافت آپ کو عطا کی- اور خرقہ مبارک آپ کے لئے تفویض فرمایا- آپ نے زیب تن مبارک کیا- نسبت قادریہ نے آپ پر غلبہ ذرا استیلا کیا- نسبت نقشبندیہ مغلوب ہوگئی بعدہٗ نسبت قادریہ کو غلبہ ہو گیا۔ کئی مرتبہ ایسا ہی ہوتا رہا-

ارواحِ اولیاء کی آمد اور آپ کے لیے مسابقت

اس اثناء میں ارواح مبارک حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت امیر

المومنین سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ مع بزرگانِ سلسلہ تشریف فرما ہوئے- ان کے بعد روح پر فتوح حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند و حضرت امیر المومنین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہما مع بزرگانِ سلسلہ تشریف فرما ہوئے - دونوں حضرات میں باہم اشارات ہوئے۔ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

''حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بچپن میں بواسطہ ہمارے پوتے سید شاہ کمال قادری کے،ان کی زبان چوس کر کامل فیض نسبت حاصل کیا ہے- لہذا ان پر ہمارے سلسلہ کی خدمت اور اشاعت کا بڑا حق ہے-''

حضرت خواجہ نقشبند رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ:

''ہمارے طریق کا استحقاق اسی وجہ سے ان پر زیادہ ہے کہ بتوسط ہمارے خلیفہ خواجہ باقی باللہ کے حضرت خاتم الرسل ﷺ کی امانت معہودہ انہوں نے پائی ہے''

دونوں بزرگوں کی ارواح طیبات میں یہی گفتگو ہو رہی تھی کہ ارواح مقدسہ اکابر سلسلہ چشتیہ بھی تشریف فرما ہوئیں، انہوں نے بھی اپنا دعویٰ مع دلیل پیش فرمایا کہ:

''آپ کے بزرگوں کی نسبت آبائی واجدادی ہمارے سلسلہ کی ہے اور آپ نے ہمارے ہی آغوش پرورش میں نشوونما پایا ہے، سب سے پہلے ہمارے ہی سلسلہ کی خلافت حاصل کی ہے لہذا ہمارے سلسلہ کا حق سب سے زیادہ ہے-''

اسی طرح ارواح عالیہ سہروردیہ کبرویہ طریق کے مشائخ عظام کی بھی تشریف فرما ہوئیں، انہوں نے بھی اپنا دعوائے مع دلیل پیش کیا- غرض کہ قاطبۃً جمیع سلاسل کے پیشرو مشائخ کا اجتماع ہوگیا- اور امر مابہ النزاع میں ردوبدل شروع ہوا- ہر ایک سلسلہ کے بزرگ آں جناب کی نسبت اپنے سلسلہ کے لیے خواہش کر رہے تھے- کہ آپ انہیں کے سلسلہ کے شیخ قرار دئے جائیں-

سرہندشریف میں اولیاءاللہ کا ہجوم اور آنحضرت ﷺ کا فیصلہ

مولانا ہاشم کشمی اور مُلاّ بدرالدین اپنی اپنی تواریخ میں رقمطراز ہیں کہ اس وقت اولیاء امت کا سرہند میں ایسا ہجوم ہوا تھا کہ شہر اور نواح شہر کے دیہات وقصبات کے کوچہ و بازار ارواحِ اولیائے کرام سے پُر ہوگئے-۱۱رشعبان ۱۰۱۰ھ کی صبح سے آخروقت نماز ظہر تک یہی معرکہ رہا-بالآخر معاملہ حضرت خاتم المرسلین ﷺ کی جناب میں فیصلہ کے لئے پیش ہوا اور خورشید رسالت نے ہرایک بزرگ کو تسلی اور دلاسا دیکر فیصلہ فرمایا کہ:

''آپ سب بزرگوار اپنی اپنی کمالاتِ نسبت بتمام کمال اس بزرگ کے حوالہ کر دیں کہ یہ سب سلسلوں میں داخل ہوجائیں اور تم سب کو علی التساوی اجر کا حصہ ملے-''

مگر چونکہ سلسلہ نقشبندیہ خیر البشر بعدالانبیاء یعنی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے، اوراس میں اتباع شدّت سُنیہ واجتنابِ بدعت نامرضیہ سب سے زیادہ ملحوظ ہے۔لہٰذا یہ سلسلہ خاص خدمت تجدید سے زیادہ تر مناسبت رکھتا ہے۔پس یہ سلسلہ اور سلسہ قادریہ وسہروردیہ سپاس خاطر حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ ان سے زیادہ ترویج پائیں گے، اور دوسرے سلاسل کبرویہ چشتیہ بھی ان سے مروّج ہوں گے-

جملہ سلاسل کی طریقہ مجدّدیہ میں شمولیت

پس جمیع مشائخ عظام نے اپنے اپنے کمالات اور نسبتیں آپ میں القا فرمائیں-آپ نے سب کو اپنے طریق میں امتزاجاً شامل کیا اور اُن کو اپنی نسبت خاصہ سے جو جناب باری تعالیٰ سے بواسطت رسالت پناہی ﷺ آپ کو خصوصیت سے عطا ہوئے تھے، مندرج فرمایا- پس طریقہ مجددیہ تمام اُمت کے اولیا کے سلسلوں کو جامع ہے-اوراس طریق کے سالکوں کو ہرایک سلسلہ کے اولیاء کا فیض حاصل ہوا ہے-اور سب سلسلہ کے مشائخ کی عنایت اس کے شامل حال ہوتی تھی- چنانچہ حضرات قیوم اربعہ جملہ سلسلوں میں مرید فرماتے تھے-مگر آپ کے بعد بلحاظ

اتباع شرع شریف، سوائے نقشبندیہ وقادریہ طریقوں کے اور طریق میں مرید کرنے کی ممانعت ہوگئی کہ بعض طریق میں سماع بھی درست ہے اور اس طریقہ میں ممنوع ہے۔

رباب و نغمہ و جملہ مزامیر — بشد ممنوع از آیات و تفسیر

تعلیم نسبت قادریہ

ایک روز کا ذکر ہے کہ ایک طالب صادق نے ذوق کیفیت طریقہ قادریہ کی خواہش ظاہر کی۔ آپ نے ان کو اپنی صحبت میں رہنے کیلئے ارشاد فرمایا۔ وہ صاحب آپ کی خدمت میں حاضر ہونے لگے۔ آپ ان پر نسبت اکابر قادریہ کا اضافہ کرنے لگے۔ جب اس کو دو تین روز گزر گئے آپ کے اجل مریدین نے جو خوانِ نعمت نقشبندیہ کے ریزہ چین تھے، اپنے احوال میں بستگی دیکھی۔ چار و ناچار ان میں سے ایک صاحب نے اس بستگی اور قبضِ احوال کی آپ سے شکایت کی کہ ”میں دو تین روز سے اپنی نسبت کو بیگانہ پاتا ہوں۔ نہیں معلوم مجھ سے کیا قصور سرزد ہوا“۔ دوسرے درویش نے بھی آکر اسی طرح کی شکایت کی۔ آپ نے فرمایا:

”تم سے کوئی قصور سرزد نہیں ہوا۔ اس بستگی کی وجہ یہ ہے کہ تم انوار اکابر نقشبندیہ رضی اللہ عنہم سے اقتباس کرتے ہو۔ میں ان صاحب کو دو تین روز سے نسبت اکابر قادریہ پہنچا رہا ہوں“ اس کے القا کا راستہ کھل رہا ہے۔ چونکہ تم اس نسبت سے مناسبت نہیں رکھتے ہو، لامحالہ معطل ہو۔ جب ہم انہی سیر کو اکابر خواجگان نقشبندیہ کی طرف رجوع کریں گے تو بستگی تمہاری دور ہو جائے گی۔“

چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

دہلی کا تیسرا سفر اور آپ کے متعلق حضرت خواجہ کے ارشادات

جب آپ تیسری مرتبہ سرہند سے دہلی آئے تو حضرت خواجہ علیہ الرحمہ نے بطور کشف ادراک فرما کر ارشاد فرمایا کہ:

''اب میرے بدن میں آثار ضعف اور ناتوانی بہت زیادہ ہو گئے ہیں اور اب حیات کی امید کم باقی ہے۔''

اپنے صاحبزادگان خواجہ عبید اللہ رحمۃ اللہ علیہ اور خواجہ محمد عبید اللہ کو جو اس وقت شیر خوار تھے۔ آپ کے روبرو پیش کر کے القاء توجہ کے لیے ارشاد فرمایا:

''آپ اپنے مخدوم زادوں پر توجہات فرمائیں۔''

اس کا اثر حضرت خواجہ علیہ الرحمہ پر بھی ظاہر ہوا۔ بعدۂ آپ نے حسب الارشاد والد مخدوم زادگان پر غائبانہ توجہ فرمائی۔ اس کے بعد حضرت خواجہ علیہ الرحمہ نے آپ کی شان میں یہ فرمایا کہ:

❶ میاں شیخ احمد کے طفیل سے ہم کو معلوم ہوا کہ توحید وجودی ایک تنگ کوچہ ہے، اور شاہراہ طریقت آورہی ہے۔

❷ میاں شیخ احمد ایک آفتاب ہیں، اور ہم جیسے کتنے ستارے ان کی روشنی میں گم ہیں۔

❸ ہماری اور میاں شیخ احمد کی تمثیل خواجہ ابوالحسن خرقانی اور ان کے مرید عبید اللہ انصار کی ہے کہ اگر پیر زندہ رہتے تو اپنے مرید کے مرید ہوتے۔

❹ میاں شیخ احمد کمال مرادوں اور محبوبوں میں سے ہیں۔

❺ میاں شیخ احمد کی مانند آج زیر فلک کوئی نہیں ہے۔

❻ بعد صحابہ و تابعین میاں شیخ احمد کے مماثل معدودے چند بزرگ گزرے ہیں۔

❼ میاں شیخ احمد جامع قطبیت ارشاد و مدار ہیں۔

❽ الحمد للہ ہماری تین چار سال کی صحبت رائیگاں نہیں گئی۔ شیخ احمد جیسے عزیز الوجود شخص نے تربیت پائی۔

❾ شیخ تاج آپ کے پیر بھائی فرماتے ہیں۔ کہ حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کے موسومہ بعض مکاتیب میں جو الفاظ عزیز متوقف (بعضے سلوک میں رکا ہوا شخص) تحریر کر کے اس کا چارۂ کار دریافت کیا۔ عزیز اس سے مراد خود ذات بابرکات حضرت پیر و مرشد تھے۔

آپ کے نام حضرت خواجہ علیہ الرحمہ کے بعض خطوط

ان ارشادات کے علاوہ حضرت خواجہ علیہ الرحمہ نے آپ کے نام جو مکتوب تحریر کئے ہیں، ان سے آپ کے مدارج عالیہ کے کمال کا اظہار ہوتا ہے۔صرف دو مکتوبات مع ترجمہ بطور تبرک اس جگہ نقل کئے جاتے ہیں:

1

حق سبحانہٗ باعلیٰ مرتبہ کمال برساند

وَلِلْاَرْضِ مِنْ كَاْسِ الْكِرَامِ نَصِيْبٌ

تکلفے نیست آنچہ حقیقت آن نوشتہ مے شود، پیر انصار قدس سرہٗ می فرمود من مرید خرقانیم لیکن آگر خرقانی دریں دقت می بود باوجود پیریش مریدی من میکرد۔ ہرگاہ صفت آن بے صفتاں این باشد۔گرفتارانِ آثار صفات چرا جان فدائے لوازم طلب گاری نکنند واز ہر کجا بوے بمشام ایشاں رسد در پے آں نر دند۔اکنوں تامّل واہمال مانہ از استغنائی وبے نیازی است موقوف باشارت است۔

گر طمع خواہد زمن سلطانِ دین

خاک برفرق قناعت بعد ازین

بارے نسخۂ حال وارادۂ ما این است خدائے عزوجل برآنچہ می باید مہتدائے گرداناد واز عجب و پنداری مخلصی بخشاد۔وبقیۃ المقصود جناب سیادت مآب امیر صالح نیشاپوری سلمہ اللہ اظہار طلب نمودند چوں وقت مقتضی ایں نبود تضیع اوقات ایشاں دادن از مسلمانی نہ نمود لاجرم بہ صحبت شما فرستادہ شد انشاء اللہ تعالیٰ بقدر استعداد بہرہ مند میگردتوجہ ولطف کامل یابندوالدعاء۔

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ آپ کو کمال کے اعلیٰ مراتب پہنچائے اور بزرگوں کے پیالہ میں زمین کا بھی حصہ ہوتا ہے۔جو حقیقت حال لکھی جاتی ہے۔پیر انصار قدس سرہٗ

فرماتے ہیں کہ میں حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی کا مرید ہوں- لیکن اگر اس وقت وہ موجود ہوتے تو باوجود پیری وہ میرے مرید ہوتے- جبکہ ان بے صفتوں کی یہ صفت ہو آثار صفات کے گرفتار کس طرح سے اس جاں فدائی کی طلبگاری نہ کریں، اور جہاں کہیں سے اُن کے دماغ میں خوشبو پہنچے اس کا پیچھا نہ کریں۔ اب دیر و تامل ہمارا بے پروائی اور بے نیازی سے نہیں ہے بلکہ موقوف اشارہ پر ہے-

گر طمع خواہد زمن سلطانِ دین
خاک بر فرق قناعت بعد از ین

اب تو موقع بھی ایسا ہے اور ارادہ بھی یہی ہے کہ خدا اس کو مہیا کر دے- اور غرور اور خود پسندی سے نجات دے- جناب سیادت مآب پیر صالح نیشاپوری نے اپنے باقی ماندہ مقصود کی طلب کا ظاہر کیا، جبکہ وقت اس کا مقتضی نہ تھا- ان کے اوقات کا ضائع کرنا مسلمانی سے بعید معلوم ہوا- لہذا ان کو آپ کی صحبت میں روانہ کیا گیا- انشاء اللہ تعالیٰ بموجب اپنی استعداد کے بہرہ یاب ہوں گے، اور کامل توجہ اور مہربانی حاصل کریں گے- والسلام-

حضرت مجدد علیہ الرحمہ نے اس مکتوب شریف کا نہایت عاجزی اور انکساری سے جواب ادا کیا تھا- جو آپ کے مکتوبات شریف کی جلد اول میں موجود ہے- دوئم خط کئی ماہ کے بعد حضرت خواجہ علیہ الرحمہ نے آپ کے نام ارقام فرمایا تھا- وہ بھی مع ترجمہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے:

2

اللہ تعالیٰ فقراء و مساکین درماندہ را از برکات برگزیدگان بدربانی برساناد! مدتیست کہ عرض نیازمندی بدرگاہِ ولایت نکردہ ام- آرے ایں یک کلمہ را قاصدان صادق حال مے تو انند شد الحمد للّٰہ این قسم خود صورت می بندد و دیگر چہ نویسم سخن درویشان بحضرتِ شما نوشتن نہایت بے شرمی است حکایتِ اوضاع صوریہ بسیار

بیجا الغرض مارا حد خودمی باید دانست واز فضول احتراز باید کرد-والدعاء

(ترجمہ)''اللہ تعالٰی فقراء اور مساکین کو اپنے برگزیدوں کی برکت سے دربانی تک پہنچادے-مدت کندی کہ درگاہِ ولایت پناہ میں عرض نیاز مندی نہیں کی، ہاں اس کلمہ کو سچائی اٹھانے والے قاصد اٹھا سکتے ہیں-الحمد للہ کہ یہ قسم خودصورت پیدا کرتی ہے اور اس کے سوا اور کیا لکھوں-درویشوں کی باتیں آپ کی خدمت میں لکھنا نہایت بے شرمی ہے، اور ظاہری وضع کی باتیں لکھنا بہت ہی بے جا ہیں-الغرض ہمیں اپنی ضد جانی چاہیے اور فضول سے احتراز کرنا چاہیے-اور دعا-''

سرہندشریف کو واپسی اور سفر لاہور

اس کے بعد آپ اپنے وطن مالوف کی طرف مرخص ہوئے-اور بموجب ارشاد پیر بزرگوار چند روز وہاں قیام فرما کے عازم شہر لاہور ہوئے-آپ کے فیضان علم اور کمالاتِ تام کی بڑی شہرت ہوئی-عمائد، علماء حضرت مولانا جمال الدین تلوی اور دیگر فضلاء مثل مولانا عبدالحکیم سیالکوٹی وغیرہ آپ کے حلقہ بیعت وارادت میں داخل ہوئے-اور اکثر مشائخ وقت نے آپ سے فیض حاصل کیا-مولانا جمال الدین تلوی کو آپ سے بیعت کرنے کے یہ واقعات پیش آئے کہ وہ منکرین مسئلہ وحدۃ الوجود تھے-آپ کی خدمت میں مباحثہ کی غرض سے آئے تھے-آپ نے خلوت میں لے کر ایک آن کی آن میں مقامِ توحید ان کو دکھادیا-اسی وقت ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوئے اور آپ کے مرید ہوئے-؎

در دروں یک ذرّہ نور عارفی　　　　به بود از صد معرّف اے صفی

حضرت خواجہ علیہ الرحمہ کی خبر وصال اور آپ کی لاہور سے روانگی

آپ لاہور میں مقیم اور سرگرم حلقہ ذکر وشغل تھے-کہ خبر وحشت ملی کہ حضرت خواجہ علیہ الرحمہ کا کچھ دنوں کی علالت کے بعد بتاریخ ۲۵ رجمادی الآخر ۱۰۱۲ھ دہلی میں وصال ہوا-آپ

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ کہتے ہوئے بے اختیار بحالتِ اضطرار وہاں سے دہلی کو روانہ ہوئے۔ گو راستہ میں شہر سرہند واقع ہوا اور مکان آیا، مگر آپ گھر تک نہ گئے۔ بغیر اپنے اہل وعیال سے ملے شبانہ روز چل کر دہلی پہنچے- اور مزار مرشد برحق کی زیارت کی۔ آپ نے مخدوم زادوں اور پیر بھائیوں کو صبر دلاسا دلایا- سب نے دہلی میں قیام فرمانے کے لیے آپ سے التماس کی- آپ نے چند روز قیام فرما کر ان کے شکستہ دلوں کو مراہم عنایت سے تشفی بخشی- تربیت وارشادِ سلوک کو بمقابلہ عہد حضرت پیر مرشد قبلہ بہت زیادہ فروغ ہوا- بموجب وصیت حضرت خواجہ علیہ الرحمہ مریدین وخلفاء خواجہ آپ کے حلقہ ذکر میں مثل مریدین کے شریک ہوکر استفادہ کرتے اور آداب عقیدت نیازمندانہ بجالاتے-

بعض ناتجربہ کار پیر بھائیوں کی ایک حرکت

اس درمیان میں بعض حاسدوں یا ناتجربہ کار مریدوں نے حضرت خواجہ علیہ الرحمہ کے جناب مجدد علیہ الرحمہ سے استفادہ فرمانے پر نکتہ چینی شروع کی- جو آپ کے خلاف مزاج ہوئی اور بعض خام کار پیر بھائی آپ سے منحرف ہوگئے۔ ہرچند کہ آپ نے وعظ وپند سے ہدایت فرمائی، لیکن کچھ اثر نہ ہوا- آپ نے بعض کی نسبت اور کمالات سلب فرمائے- پھر بھی کوئی متنبہ نہ ہوا- اس کے بعد آپ راہی وطن شریف ہوئے-

خطا کاروں کی توبہ اور معذرت

شیخ تاج الدین سنبھلی نے جو حضرت خواجہ علیہ الرحمہ کے خلیفہ اور ان منحرف لوگوں کے سرغنہ تھے- اپنی نسبت کو سلب پاکر آپ کے خلاف ختم پڑھنے شروع کئے۔ ان پڑھنے والوں میں سے ایک شخص نے جو صاحب کشف تھا یہ دیکھا کہ ہم میں سے ہر ایک نے ایک ایک چراغ روشن کیا- ناگاہ تند ہوا کا جھونکا آیا، بجلی چمکی- یک لخت سب چراغ بجھ گئے اور غیب سے ندا آئی کہ:

"حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ علیہ کے مخالفین کے حسّاد کے یہ چراغ تھے- جو آنحضرت ﷺ کی عتابی توجہ سے خاموش اور نیست ونابود کردیے گئے-"

یہ واقعہ پیش آتے ہی سب منکرین حیران وسرگردان رہ گئے- خود شیخ تاج الدین نے خواب میں دیکھا کہ ایک عظیم الشان محفل ہے- اکابر اولیاء اس میں تشریف فرما ہیں- حضرت امام ربانی قدس سرہٗ العزیز صدر نشین ہیں، ان میں سے ایک بزرگ نے شیخ سے خطاب فرمایا کہ:

''تمہاری نسبت کی سلب اور بربادی کا باعث (حضرت مجدد صاحب کی طرف اشارہ کرکے) ان کی مخالفت ہے-''

شیخ تاج کے علاوہ اس قسم کی خوابیں اوروں کو بھی ظاہر ہوئیں- الحاصل شیخ تاج نے خلیفہ خواجہ حسام الدین اور احمد مولانا محمد ملیح کو جو حضرت خواجہ کے داماد تھے- نہایت تضرع کے ساتھ اپنی غلطی سے آگاہ اور خواب کی کیفیت سے مطلع کرکے استدعا کی کہ:

''سب کی طرف سے آپ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ سے معافی کی درخواست کریں-''

خطا کاروں کے قصور کی معافی

خواجہ حسام الدین احمد نے بھی مراقبہ میں دیکھا کہ آنحضرت ﷺ رونق افروز ہیں اور خطبہ فرما رہے ہیں- اس خطبہ میں حضرت مجدد علیہ الرحمہ کی تعریف وتوصیف کرکے آپ کی مجددیت اور قیومیت کی تصدیق فرما رہے ہیں—— آپ نے اس واقعہ کا بھی اپنے ان منکر پیر بھائیوں سے ذکر کیا- سب نے توبہ واستغفار کرکے حضرت مجدد علیہ الرحمہ کی طرف رجوع کیا —— شیخ تاج نے ایک درخواست اپنی اور دیگر پیر بھائیوں کی خطاء کی معذرت کے متعلق آپ کی خدمت میں تحریر کی، حضرت مجدد علیہ الرحمہ جب حضرت خواجہ قدس سرہٗ العزیز کے عرس کی تقریب میں دہلی تشریف لائے- شیخ تاج الدین مع کل منکرین ننگے سر اپنی اپنی دستاریں اپنے اپنے گلوں میں ڈالے ہوئے آپ کے استقبال کیلئے دہلی سے کئی میل تک حاضر ہوئے- اور اپنے قصور کی صدق دلی سے معافی چاہی- آپ نے براہِ اخوت سلسلہ ترحم فرما کر کے سب کے قصورات کو معاف فرما دیا- ؎

کیا اولیاء ہیں شانِ مجددؒ دبلند ہے　　　قطبوں میں اور غوثوں میں وہ ارجمند ہے

منکر ہے شیخ احمد سرہندی کا وہی | دروازہ جس پہ فیض الٰہی کا بند ہے
جو اعتقاد رکھتے ہیں انکی جناب میں | ہاں انکا دو جہاں میں رُتبہ بلند ہے
صدیق سے عروج و مجدّد پہ ہے نزول | کیا مستند یہ سلسلہ نقشبند ہے

آپ کے شیوخ اور سلاسل

آپ نے پانچ مرشدوں سے فیض پایا اور خلافت حاصل کی:

❶ **حضرت شیخ یعقوب صرفی کشمیری** علیہ الرحمہ:

ان سے آپ نے سوائے تحصیل علم ظاہری، طریقہ کبرویہ سہروردیہ میں خلافت بھی پائی۔ شجرہ حسب ذیل ہے:

یعقوب صرفی - کمال الدین حسین خوارزمی - حاجی محمد خیوشانی - شاہ بندواری - رشید الدین - امیر عبداللہ - خواجہ اسحاق جیلانی - سید علی ہمدانی - شیخ محمود مراد قانی - علاؤ الدولہ سمنانی - شیخ عبداللہ مغربی - شیخ احمد جوزقانی - شیخ علی الاعلیٰ - شیخ مجدالدین بغدادی - شیخ نجم الدین کبریٰ، الخ۔

❷ **حضرت حاجی عبدالرحمٰن بدخشی کابلی معروف بہ حاجی رمزی** علیہ الرحمہ:

ان سے آپ نے مصافحہ کیا اور انہوں نے اپنے شیوخ سے۔ پس سند مصافحہ حسب ذیل ہے:

حاجی عبدالرحمٰن بدخشی کابلی معرف بہ حاجی رمزی - حافظ سلطان ادھمی معمر ۱۱۰ سال - شیخ محمود شیخ سعید معمن حبشی - آنحضرت ﷺ۔

نوٹ:- ان میں سے ایک صاحب جن ہیں۔

❸ **حضرت مخدوم عبدالاحد رحمہ اللہ علیہ آپ کے والد ماجد**:

ان سے پندرہ طریقوں میں خلافت پائی۔ شجرات حسب ذیل ہیں:

☆ —— **سلسلہ فاروقیہ** —— یہ آپ کا جدید سلسلہ ہے۔ اس کا شجرہ بعینہٖ آپ کا نسبی شجرہ مذکورہ جو ہر اول ہے۔

☆ —— **سلسلہ سری سقطیہ** —— یہ بھی کسی قدر تفاوت سے آپ کا جدید سلسلہ ہے اس میں آپ کی سترہویں پشت کے دادا خواجہ سلمان بن مسعود نے سری سقطی علیہ الرحمہ (خلیفۂ حضرت معروف کرخی علیہ الرحمہ) سے خلافت پائی ہے اور ان کا شجرہ مشہور ہے۔

☆ —— **سلسلہ سہروردیہ شہابیہ** —— یہ بھی کسی قدر تفاوت سے آپ کا جدید سلسلہ ہے۔ اس میں آپ کے بارہویں پشت کے دادا حضرت شیخ احمد بن یوسف علیہ الرحمہ نے حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی علیہ الرحمہ سے خلافت پائی ہے اور ان کا شجرہ مشہور ہے۔

☆ —— **سلسلہ سہروردیہ بہائیہ** —— یہ بھی کسی قدر تفاوت سے آپ کا جدید سلسلہ ہے۔ اس میں آپ کے گیارہویں پشت کے دادا حضرت شعیب بن احمد علیہ الرحمہ نے حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی علیہ الرحمہ سے خلافت پائی ہے۔ اور وہ شیخ الشیوخ کے خلیفہ تھے۔

☆ —— **سلسلہ سہروردیہ و چشتیہ جلالیہ** —— یہ بھی کسی قدر تفاوت سے آپ کا جدید سلسلہ ہے۔ اس میں آپکے پانچویں پشت کے دادا حضرت امام رفیع الدین علیہ الرحمہ بانی قلعہ سرہند نے حضرت سید جلال الدین مخدوم جہانیاں علیہ الرحمہ سے خلافت پائی ہے۔ اور وہ خاندان سہروردیہ میں حضرت شیخ رکن الدین علیہ الرحمہ نبیرہ حضرت زکریا ملتانی علیہ الرحمہ کے اور خاندان چشتیہ میں حضرت چراغ دہلوی علیہ الرحمہ خلیفہ حضرت محبوب الٰہی علیہ الرحمہ کے خلیفہ تھے۔

☆ —— **سلسلہ قادریہ جدید حسینیہ** —— یعنی شیخ عبدالاحد۔ شیخ رکن الدین امیر سید ابراہیم ایرجی قادری۔ سید شاہ احمد جیلی قادری۔ سید شاہ موسیٰ قادری۔ سید شاہ عبدالقادر۔ سید شاہ محمد محسن۔ سید شاہ ابونصر۔ سید شاہ ابوصالح۔ سید شاہ عبدالرزاق۔ تاج الدین۔ حضرت غوث پاک سید ابوصالح۔ سید عبداللہ جیلی۔ سید یحییٰ زاہد سید محمد رشید داؤد۔ سید موسیٰ الثانی۔ سید عبداللہ۔ سید موسیٰ الجون۔

سید عبداللہ المحض - سید حسن مثنیٰ - حضرت امام حسین علیہ السلام - حضرت امام حسن علیہ السلام - حضرت امام علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ - حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ -

☆ — **سلسلہ قلندریہ** — یعنی بعد نام شیخ رکن الدین - شیخ عبدالقدوس - شیخ عبدالسلام جونپوری - شاہ محمد - قطب الدین بنیادی - سید نجم الدین قلندر - سید خضر رومی - عبدالعزیز مکی صحابی حضرت رسول خدا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ -

☆ — **سلسلہ چشتیہ صابریہ** — بعد نام شیخ عبدالقدوس کے - شیخ محمد شیخ احمد عارف - شیخ عبدالحق - شیخ جلال الدین پانی پتی - شمس الدین ترک، مخدوم سید احمد علی صابر - بابا فرید گنج شکر - خواجہ قطب الدین - خواجہ خواجگان سید معین الدین - شیخ عثمانی ہارونی و حاجی شریف زندنی - قطب الدین مودود - ناصر الدین - ابو یوسف - ابو محمد - ابو احمد ابدال - ابو اسحٰق شامی - ممشاد علو دنوری - امین الدین ہبیرہ بصری - ید الدین حذیفہ مرعشی - سلطان ابراہیم فضیل بن عیاض - عبدالواحد بن زید - شیخ حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ - حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ - حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ -

☆ — **سلسلہ چشتیہ نظامیہ گیسودرازیہ** — بعد نام شیخ عبدالقدوس کے - شیخ درویش محمد بن قاسم اودھی - شیخ ابن حکم اودھی - سید صدرالدین - سید محمد گیسودراز خواجہ نصیرالدین محمود چراغ دہلوی - شیخ نظام الدین محبوب الٰہی - بابا فرید مذکور - الخ

☆ — **سلسلہ چشتیہ نظامیہ صدریہ** — بعد نام شیخ درویش محمد شیخ سعداللہ شیخ فتح اللہ - شیخ صدرالدین طیب چراغ دہلوی مذکور - الخ

☆ — **سلسلہ قادریہ جلالیہ** — بعد نام مخدوم جہانیاں کے - عبید غیبی - ابوالقاسم فاضل ابوالکلام محمد فاضل - محمد قطب الدین - شمس الدین علی الافلح - شمس الدین خداد - حضرت غوث پاک شیخ ابوسعید - شیخ ابوالحسن - شیخ ابوالفرح - شیخ ابوالفضل عبدالواحد - شیخ ابوبکر شبلی - شیخ ابوالقاسم - جنید بغدادی، سری سقطی، معروف کرخی - امام رضا - امام کاظم - امام صادق - امام محمد باقر - امام سجاد - امام

حسین علیہ السلام-امام حسن علیہ السلام-حضرت امام علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ-حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ-

☆ــــ **سلسلہ کبرویہ جلالیہ** ـــــ بعد نام مخدوم جہانیاں کے-سید حمید الدین سمرقندی-شیخ شمس الدین-شیخ عطایا خالدی-شیخ احمد بابا کمال جندی-شیخ نجم الدین کبری مذکور-الخ-

☆ــــ **سلسلہ سہروردیہ جلالیہ** ـــــ بعد نام مخدوم جہانیاں کے-شیخ رکن الدین-شیخ صدر الدین-شیخ بہاء الدین زکریا-شیخ الشیوخ شہاب الدین-شیخ ابوالنجیب-حضرت غوث پاک-شیخ ابوسعید-مذکور-الخ-

☆ــــ **سلسلہ مداریہ** ـــــ بعد نام سید اجمل کے-شاہ بدیع الدین قطب مدار-شیخ طیفور شامی شاہ عین الدین شامی-شاہ یمین الدین شامی-عبداللہ علم بردار-حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ-یا-حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم-حضرت محمد ﷺ-

❹ حضرت خواجہ باقی باللہ رحمہ اللہ علیہ:-

آپ نے ان سے طریقہ نقشبندیہ میں خلافت پائی-شجرہ یہ ہے کہ حضرت خواجہ باقی باللہ-خواجہ امکنگی-خواجہ درویش محمد-خواجہ محمد زاہد-خواجہ یعقوب چرخی-خواجہ علاؤالدین عطاء-خواجہ بہاء الدین محمد نقشبند-خواجہ سید امیر کلال-خواجہ بابا سماس-خواجہ علی عزیزان اتینی-خواجہ محمود الخیر فغنوی-خواجہ عارف دیوگری-خواجہ عبدالخالق غجدوانی-خواجہ ابویوسف ہمدانی-خواجہ ابوعلی فارمدی-خواجہ ابوالحسن خرقانی-خواجہ بایزید بسطامی-حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ-حضرت قاسم بن محمد-حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ-حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ-

واضح ہو کہ یہ شجرہ اویسیہ ہے کہ اس میں حضرت بایزید کے بعد حضرت ابوالحسن کا نام ہے حالانکہ دونوں میں باہم ملاقات جسمانی نہیں ہوسکی-دوسرا شجرہ متصلہ یہ ہے:

اس میں بعد نام شیخ ابوعلی فارمدی کے -ابوالقاسم گرگانی -ابوعثمان مغربی-ابوعلی کاتب-ابوعلی رودباری- ابوالقاسم قشیری-ابوعلی دقاق-ابوالقاسم نصیرآبادی-ابوبکرشبلی-شیخ جنید بغدادی-سری سقطی -معروف کرخی ہے-الخ

5 حضرت سید شاہ سکندر قادری علیہ الرحمہ:-

ان سے آپ کے خرقہ خاص حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور طریقہ قادریہ جدّیہ میں خلافت پائی-شجرہ حسب ذیل ہے:-

سید شاہ سکندر-سید شاہ کمال-سید شاہ فضیل-سید گرا رحمٰن ثانی- سید شمس الدین عارف-سید ابوالفضل-سید گرارحمٰن اول-سید شمس الدین صحرائی-سید شاہ عقیل-سید شاہ بہاء الدین-سید شاہ عبدالوہاب-سید شاہ شرف الدین -سید شاہ عبدالرزاق-حضرت غوث پاک بعدہٗ سلسلہ جدّیہ حسینیہ مذکورہ-الخ-

باب نمبر ۳

تیسرا جوہر

حضرت مجدد علیہ الرحمہ کے مخصوص کمالات
اور اخلاق و اعمال

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مخصوص کمالات حضرت مجدد علیہ الرحمہ

خدائے پاک نے آپ کو جو جو کمالات عالیہ اور مدارجِ مخصوصہ عطا فرمائے - زبان قلم اس کے بیان سے عاجز اور قلم تحریر سے قاصر ہے- بطورِ مشت نمونہ از خروارے کچھ مختصر خاصے درج ذیل کئے جاتے ہیں:-

- ◆—— آپ کا خمیر بقیہ طینتِ محمدیہ ﷺ سے کیا گیا-
- ◆—— آپ مجدد الف ثانی یعنی دین کو نئے سرے سے تازگی بخشنے والے ہیں-
- ◆—— آپ قیّومِ اول [1] یعنی آپ کی ذات بابرکات باعثِ قیلم عالم وعالمیان ہے-
- ◆—— آپ کو ''خزینۃ الرحمۃ'' کے خطاب سے سرفرازی بخشی گئی-
- ◆—— آپ کو مرتبۂ فردّیت عطا ہوا-
- ◆—— آپ مجموعہ قطب مدار (باعث بقائے عالمِ جان) وقطب ارشاد (باعثِ بقائے ایمان عالم) ہیں-
- ◆—— قیامت تک قطب مدار وارشاد آپ ہی کے سلسلہ میں ہوا کریں گے-
- ◆—— حضرت امام مہدی وآخرالزمان آپ ہی کے خلفاء سلسلہ سے ہوں گے-
- ◆—— آپ کو مقامِ محبوبیت ذاتیہ کا خرقہ عطا کیا گیا-
- ◆—— آپ مقام سابقین واولین پر پہنچے جو اصحاب یمین سے بھی آگے ہے-

---

[1] ''قیوم'' فقہاء نے من جملہ صفات مختصہ الٰہیہ لکھا ہے۔ دوسروں کے لیے اس کا استعمال کرنا ناجائز ہے۔

(مجمع الانہر شرح ملتقی الذکر —— مصنف علامہ عبدالرحمٰن شیخ زادہ طبع قسطنطنیہ، ص ٦٢٩، ج ا)

لیکن یہاں مفرد نہیں ہے بلکہ مضاف ہے، اس لیے جائز ہے۔

◆—— آپ کو صباحت وملاحت ممتزجہ عطا ہوئی۔

◆—— آپ (صلہ) یعنی بندوں کو خدا سے ملانے والے ہیں۔

◆—— آپ کو ضمنیت آں حضرت ﷺ واصالت کرامت عطا ہوئی۔

◆—— آپ نے اللہ پاک سے بے واسطہ کلام فرمایا

◆—— آپ کو علم لُدنّی عطا کیا گیا۔

◆—— آپ کو اسرار مقطعات قرآنی عطا کیے گئے۔

◆—— آپ کو علم سمٰوات حضرت امیر المؤمنین علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم نے تعلیم فرمایا۔

◆—— آپ سے حضرت خضر والیاس نے مل کر اس پر موت وحیات کی کیفیت ظاہر کی۔

◆—— آپ پر علم الیقین حق الیقین جو اصحاب کبار کو عطاء ہوا تھا، ظاہر کیا گیا۔[۱]

◆—— آپ پر مقامات تعیّن جیٔ وجودی ظاہر کیے گئے۔

◆—— آپ کو مثل اصحاب کبار مدارج اتباع آنحضرت ﷺ سرفراز ہوئے۔

◆—— آپ کی زیارت کے لیے کعبہ شریف آیا۔ اور آپ کی خانقاہ شریف کے کنویں سے آبِ زمزم برآمد ہوا۔ بہت لوگوں کو حج کرادیا۔ اور آبِ زمزم پلایا۔

◆—— آپ کی خانقاہ شریف کی زمین کو بہشتی زمین کا درجہ دیا گیا۔[۲]

◆—— آپ کے طریقہ میں تمام اولیاء کے فیضان ممتزج اور شامل ہیں۔ اس لئے آپ کا طریقہ افضل و سہل ہے۔

◆—— آپ کا طریقہ جامع شریعت وطریقت ہے۔ اور اس میں مقاماتِ ولایت کے علاوہ کمالاتِ نبوت بھی شامل ہیں۔

◆—— آپ کے سلسلہ کے کل مریدین (جو قیامت تک ہوں گے) آپ کو دکھلائے گئے۔

[۱] دوسرے اولیاء جس کو حق الیقین فرماتے ہیں وہ آپ کی تحقیق کی رو سے علم الیقین ہی کا جزو ہے۔

[۲] زمین مقدس آپ کی مسجد کے شمال کی جانب ہے۔ طول چالیس گز ہے۔ جو روضہ پاک سے شروع ہو کر قبہ مبارک کے عقب شمال کی طرف چھ گز چلی گئی ہے۔ اور اس زمین کا عرض تیس گز ہے۔ جو دولت سراء کے دیوار سے غرب کی جانب کنوئیں تک واقع ہے۔

◆—— آپ پر گذشتہ و آئندہ حالات منکشف ہوئے۔

کرامات حضرت مجدد علیہ الرحمہ

اگر کسی پیغمبر یا نبی سے کوئی بات خلاف عادت ظہور میں آئے تو اس کو معجزہ کہتے ہیں ——اولیاء امت سے ظاہر ہو تو وہ کرامت ہے ورنہ استدراج ——انبیاء علیہم السلام کو معجزات اس لئے عطا کیے گئے کہ کفار پر ہیبت ہو اور وہ ایمان لائیں۔ اور اولیاء کو اس لئے کرامت سرفراز ہوئی کہ فاسق و فاجر توبہ کریں اور راہِ راست پر آئیں۔ مگر کرامت کے ظہور اور عدم ظہور سے مدارج بزرگی میں کمی و بیشی لازم نہیں آتی۔ ظاہر ہے کہ اصحاب کبار کے مرتبہ کو بڑے سے بڑا کوئی ولی نہیں پہنچ سکتا۔ اور ان سے بمقابلہ اولیاء اللہ کے خوارق بہت کم ظاہر ہوئے۔ آپ سے بیشمار کرامات ظاہر ہوئیں۔ بعض نے سات سو اور بعض نے اس سے زیادہ فراہم کی ہیں۔ لیکن میں صرف بیالیس کے بیان پر اکتفا کرتا ہوں:۔

''زبدۃ المقامات'' میں مذکور ہے کہ آپ کے ایک خادم نے بیان فرمایا کہ آنجناب نے اس حقیر پر ایک مرتبہ ایسی توجہ فرمائی کہ میں اس کے اثرات کو اگر چوب خشک پر ڈالوں تو یقین ہے کہ وہ ہری ہو جائے اور اہل عالم پر ڈالوں تو نور سے معمور ہو جائیں، پر کیا کروں مجبوری ہے کہ زمانہ آخیر ہے۔ شر و فساد کا معدن اور خیر و برکات سے خالی، مرضی الٰہی انوار و اسرار کی عام اشاعت کی اجازت نہیں دیتی۔ میں اس کے اظہار سے معذور ہوں۔ واضح ہو کہ اسی توجہ کی برکات اس وقت تک سلسلہ نقشبندیہ مجدّدیہ کے بزرگوں میں باقی ہیں۔ جس کے وہ احیاء قلوب مردہ فرماتے ہیں۔ ؎

ہیں کہ اسرافیل وقتند اولیاء — مردہ راز یشان حیات ست و نما
اندرون اولیاء کاں نغمہاست — طالبان راو حیات بے بہاست
جانہائے مردہ اندر گورتن — برجہدز آوازِ شان اندر کفن

جب وہ صبح کو آیا- آپ نے اس کی شب گذشت بیان فرمائی - وہ آپ کے قدموں پر گر پڑا-

(٦)

آپ کو شیخ طاہر لاہوری کی پیشانی پر لکھا ہوا اَلْکَافِرُ ظاہر ہوا- کئی روز بعد یہ خبر آئی - کہ وہ کافر ہو گیا- اور اس نے زنار پہن لیا- آپ نے لوح محفوظ کی طرف نگاہ کی تو وہاں بھی یہی لکھا ہوا پایا- آپ نے دعا کی- اس کی برکت سے وہ سعید ہو گیا- توبہ کی اور آپ کے مرید ہوئے اور خلافت پائی-

(٧)

آپ کے قادریہ طریقہ کے ایک مرید کو حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی زیارت کا اشتیاق پیدا ہوا- آپ نے ان کو قطب تارہ کی طرف دیکھنے کے لئے ارشاد فرمایا- اس میں سے حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ظاہر ہوئے- اس نے اچھی طرح سے آپ کی زیارت کر لی- اور آپ پھر وہیں مخفی ہو گئے-

(٨)

آپ کے مرید مولانا یوسف کو جان کنی کا وقت پیش آیا- ان کا سلوک کچھ باقی تھا- آپ ان کے پاس تشریف لائے اور بقیہ سلوک فوراً طے کرا دیا-

(٩)

ایک شخص نے آپ کی خدمت میں اس مضمون کا خط تحریر کیا کہ:

''دربار پیغمبری میں اصحاب کبار ایک نظر میں کامل ہو جاتے تھے اب محنت سے بھی کچھ نہیں ہوتا-''

آپ نے اس کے جواب میں یہ تحریر فرمایا کہ:

''اس کا جواب صحبت پر موقوف ہے-'' جب وہ شخص حاضر خدمت ہوا- آپ کی پہلی ہی ملاقات میں نعمت باطنی سے مالا مال ہو گیا-''

(١٠)

آپ کے فیض سے بہت سے اہل قبور بھی مستفید ہو کر ولی ہو گئے- ایک شخص نے دم

اخیر یہ وصیت کی کہ میرا جنازہ آپ کی خدمت میں لے جا کر پیش کرنا- جب جنازہ لایا گیا- آپ نے توجہ دی- مردہ کا دل جاری ہوگیا- اسی شب اس کے اقربا نے اس کی کیفیت کو خواب میں دیکھا-

(۱۱)

مولانا محمد ہاشم کشمی نے آپ کی غائبانہ شہرت سن کر ملک دکن سے آپ کی خدمت میں ایک خط لکھا- آپ نے اس کو ملاحظہ فرما کر ارشاد فرمایا: ''اس سے نور ولایت ظاہر ہوتا ہے-'' چند روز میں مولانا حاضر خدمت ہو کر مرید ہوئے اور خلافت پائی-

(۱۲)

جہانگیر بادشاہ اور شاہجہان شاہزادہ کی باہم نزاع واقع ہوئی- اور نوبت مقابلہ کی پہنچی، فقراء وقت نے بالاتفاق شہزادہ کو فتح یابی کی مبارک باد دی- مگر آپ نے فرمایا: ''معاملہ برعکس نظر آتا ہے-'' بالآخر وہی نتیجہ ہوا، جو آپ نے فرمایا تھا-

(۱۳)

عبدالرحیم خان خاناں صوبہ دار دکن پر شاہی عتاب ہوا- اس نے آپ سے استمداد چاہی- آپ نے اس کو دلجمعی کا خط لکھا- تین چار روز میں بادشاہ نے بجائے عتاب کے خلعت و خطاب سے اس کو سرفراز کر دیا-

(۱۴)

بادشاہ کا ایک امیر پر سخت عتاب ہوا، اور وہ لاہور سے دہلی اس لئے طلب کیا گیا کہ ہاتھی کے پاؤں سے بندھوا کر مروا ڈالا جائے- اثنائے راہ میں جب وہ سرہند شریف پہنچا آپ سے خواہانِ امداد ہوا- آپ نے دعا فرمائی- جب وہ دربار شاہی میں حاضر ہوا- بادشاہ نے بجائے عتاب کے خلعت سے سرفراز فرمایا-

(۱۵)

آپ اخیر عمر اجمیر شریف میں مقیم اور حضرت خواجہ غریب نواز قدس سرہٗ العزیز کے مورد عنایات تھے- رمضان شریف میں نمازیوں کو بسبب تنگی مسجد و موسم بارش نماز تراویح میں سخت

تکلیف ہونے لگی-آپ نے دعا فرمائی پس جب تک کلام اللہ ختم نہ ہوگیا، بارش نہیں ہوئی-

(۱۶)

اسی مسجد کی ایک دیوار نہایت خمیدہ تھی-لوگ اندیشہ ناک ہوئے-آپ نے فرمایا: ''مطمئن رہو، ابھی نہیں گرے گی-'' جب آپ اجمیر شریف سے واپس ہوئے-شہر سے باہر ہوتے ہی دیوار گر گئی-

(۱۷)

مولانا محمد امین سالہا سال سے بیمار تھے-ان پر نہ کوئی دعا اثر کرتی تھی نہ دوا-انہوں نے آپ کا نام نامی سن کر آپ کی خدمت میں ایک عرضداشت لکھی-اس کے جواب میں آپ نے ایک خط تسلی آمیز لکھ کر اور اپنا پیراہن مبارک ان کے ارسال فرمایا-مولانا امین صاحب نے آپ کا پیراہن مبارک پہنا فوراً ہی تندرست ہوگئے-ؔ

اولیاء راہست قدرت از الٰہ　　　تیر جستہ باز گرداند ز راہ

اکمہ و ابرص چہ باشد مردہ نیز　　　زندہ گردد از فسونِ آن عزیز

(۱۸)

شب براءت کو آپ پر ظاہر کردیا گیا کہ آپ کا وصال اسی سال ہوگا-چنانچہ ویسا ہی ہوا-

(۱۹)

آپ نے اپنے وصال سے پہلے اپنی حیات کے ایام باقیہ ظاہر فرمائے تھے-جس کی بعد وفات کے تصدیق ہوگئی-

(۲۰)

آپ نے اپنے وصال سے ایک روز قبل وفات کے متعلق کل حال حتیٰ کہ وقت تک معین کردیا تھا-ویسا ہی ہوا-

(۲۱)

آپ کا ایک عقیدت مند کسی شہر میں کافروں کے مقابلہ میں مغلوب ہوا اور آپ کو یاد کیا- یاد کرتے ہی آپ فوراً پہنچ گئے- اس کی مدد کی، وہ فوراً غالب ہو گیا-

(۲۲)

آپ کے دست مبارک پر ہزاروں کافر مشرف بہ اسلام ہوئے-

(۲۳)

حضرت شیخ آدم بنوی قدس سرہٗ العزیز کو صرف تین روز میں کامل سلوک طے کرا کے خلافت عطا فرمائی-

(۲۴)

ایک بنگالی درویش نے آپ سے طریقہ حاصل کیا- جب اس پر جذبہ قویہ وارد ہوا- سر برہنہ جنگل کو چلا گیا-

(۲۵)

ایک سوداگر پر آپ نے توجہ فرمائی- پہلے ہی مرتبہ میں وہ مدہوش اور مجذوب ہو کر گھر بار سے دستبردار ہو گیا- دوسری مرتبہ جب آپ نے توجہ دی تو ہوش میں آ کر سالک ہو گیا-

(۲۶)

ایک جذامی آپ کی خدمت میں دعاءِ صحت کے لیے حاضر ہوا- آپ نے ایک ہی مرتبہ اس کی طرف توجہ فرمائی- فی الفور اچھا ہو گیا-

(۲۷)

ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ آپ کے حلقہ میں جو حافظ صاحب قرآن شریف پڑھتے تھے، علیل ہو گئے- آپ نے فرمایا کہ ''ہم نے ان پر ذمہ لے لیا'' وہ فوراً اچھے ہو گئے-

(۲۸)

ایک مرتبہ آپ نے موسم گرما میں سفر فرمایا- راہ میں نہایت گرم ہوا چلی- خادموں نے دعاءِ بارش کے لیے عرض کیا- آپ نے دعا کی- فوراً ابر محیط ہو گیا اور برسنے لگا-

(۲۹)

آپ کے ایک مرید کو جنگل میں شیر نے گھیر لیا۔ اس نے آپ کو یاد کیا۔ آپ فوراً عصا ہاتھ میں لئے نمودار ہوئے، شیر کو مار بھگا دیا اور غائب ہو گئے۔ ہمراہیوں نے دیکھ کر اس سے دریافت کیا کہ یہ کون بزرگ تھے۔ اس نے کہا میرے پیر حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔

(۳۰)

آپ کے ایک مرید پر کوئی شخص معترض ہوا۔ غیب سے اس شخص کے اعضاء کٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔ لوگوں نے آپ کی خدمت میں اس کی طرف سے معذرت کی۔ آپ اس کے پاس تشریف لے گئے۔ آپ کی توجہ سے وہ اچھا ہو گیا۔

(۳۱)

آپ کسی امیر کے مکان پر تشریف لے گئے۔ آپ کے ایک معتقد کو وہاں جانے کے باعث بدگمانی ہوئی۔ ہاتف غیبی نے نہایت سختی کے ساتھ اس کو متنبہ کیا۔

''اولیاء اللہ پر اعتراض کا نتیجہ برا ہوتا ہے، استغفار کر۔''

(۳۲)

ایک طالب علم حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بسبب منازعت حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے کدورت رکھتا تھا۔ اس نے آپ کے مکتوبات شریف میں لکھا دیکھا کہ:

''امام مالک کے نزدیک اصحاب کبار کے منکر کی ایک ہی سزا ہے۔ خواہ وہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انکار کرے یا امیر معاویہ کا۔''

اس پر وہ طالب علم معترض ہوا۔ اس نے رات کو خواب میں دیکھا کہ آپ نے اس کو حضرت امیر المومنین کی خدمت میں پیش کیا، انہوں نے فرمایا:

''خبردار! ان مکتوبات پر اعتراض نہ کرنا اور جنگ باہمی کے اسرار کسی دوسرے کو معلوم نہیں ہو سکتے۔''

۳۳

ایک روز آپ کا مرتضٰی خان کی قبر پر گذر ہوا- ان کو محاسبہ میں گرفتار پایا- بارگاہِ ایزدی میں دعا کی- اللہ پاک نے آپ کی دعا سے اس کی مغفرت فرمائی- اسی روز اس کے ایک دوست نے اس کو خواب میں دیکھا تو مرتضٰی خان نے آپ کی شفاعت سے اپنی مغفرت کی کیفیت بیان کی-

۳۴

آپ کے مریدوں یا معتقدوں میں سے اگر کوئی شخص کبھی بیمار ہوتا- تو وہ آپ کی توجہ فرماتے ہی اچھا ہو جاتا- اتفاقاً ایک شخص کو اپنے گھر میں دردِ قولنج ہوا- آپ نے بوقتِ سحر اس کے حال پر توجہ فرمائی- اسی وقت سے اس کو آرام آنا شروع ہوا- اور صبح تک بالکل اچھا ہو گیا-

۳۵

آپ کی خدمت میں ایک شخص نے کچھ تحفہ پیش کیا اور کسی مریض کی دعاء صحت کیلئے استدعا کی- آپ نے اس کو قبول نہیں فرمایا- اور تھوڑی دیر تک مراقبہ کر کے فرمایا: ''ہم اس کی مغفرت کیلئے دعا کرتے ہیں-'' بعدہٗ معلوم ہوا کہ اس وقت اس کا انتقال ہو چکا تھا-

۳۶

ایک بزرگ خواجہ جمال الدین حسین آپ کی خدمت میں استفادہ کی غرض سے حاضر ہوئے آپ نے فرمایا:

''تیرا دل عورت میں منہمک ہے- جب تک تو اس سے پاک نہ ہو جائے- کچھ حاصل نہیں ہو سکتا-''

اس نے اس کی تصدیق کر کے توبہ کی- فوراً برکات ظاہر ہونے لگیں-

۳۷

آپ کے بھائی شیخ محمود قافلہ کے ساتھ قندھار گئے ہوئے تھے- ایک روز بیٹھے بیٹھے آپ نے فرمایا:

''آج میں نے شیخ محمود کو ہر جگہ تلاش کیا مگر اس کا کچھ پتہ نہیں چلا- بلکہ اس کی قبر

قندھار میں دیکھ رہی ہے-''

جب سفر سے قافلہ واپس آیا، اس ارشاد کی حرف بحرف تصدیق ہوئی-

(۳۸)

آپ کی خدمت میں ایک درویش نے عرض کیا کہ ''امسال میرا حج بیت اللہ کا عزم مصمم ہے'' آپ نے غور فرما کے کہا ''تو عرفات میں نظر نہیں آتا-'' اس کے بعد اس نے ہر چند کوشش کی، مگر وہ نہ جاسکا- اس کے بعد کئی سال تک وہ ارادہ کرتا رہا- مگر ناکام رہا-

(۳۹)

حضرت خواجہ حسام الدین نے آپ کو خط لکھا کہ ''میرا حج کو جانے کا عزم ہے-'' آپ نے جواب میں تحریر فرمایا: ''ہم کو آپ کا جانا معلوم نہیں ہوتا-'' انہوں نے کل انتظام کرلیا مگر جانا نہ ہوسکا-

(۴۰)

ایک درویش نے آپ سے خدا کی راہ دریافت کی- آپ نے ایک روٹی کا ٹکڑا اس کو کھلا دیا- فوراً فیض باطنی کا دروازہ اس پر کھل گیا-

(۴۱)

ایک شخص نے آپ کی خدمت میں لڑکا تولد ہونے کے لیے استدعا کی- آپ نے غور کرکے فرمایا: ''تیری عورت بانجھ ہے، اگر تو دوسری شادی کرے گا تو لڑکا پیدا ہوگا-'' جب اس نے دوسری شادی کی، لڑکا تولد ہوا-

(۴۲)

جب آپ کا وصال ہوا، تو آپ کے صاحبزادہ حضرت شیخ محمد صادق علیہ الرحمہ کے مقبرہ میں دوسری قبر کی گنجائش نہ تھی- آپ کے واسطے صاحبزادہ کی قبر بسمت مشرق سوا گز ہٹ گئی، اور وہیں مدفون ہوئے-

حضرت مجدد علیہ الرحمہ کے متفرق حالات

چند ہی عرصہ میں آپ کے کمالات کا عالمگیر شہرہ ہوگیا- مور و ملخ کی طرح خلقت کا

ہجوم ہوا ــــ ہر ملک میں آپ کے خلفاء پہنچ گئے ــــ رات دن بازار ہدایت گرم ہوا ــــ فرمانروایانِ ایران، توران، بدخشان نے ان کے ہاتھوں پر بیعت کی ــــ بادشاہ ہند کے لشکر میں بھی شیخ بدیع الدین آپ کے نامور خلیفہ مشغول حلقہ توجہ تھے ــــ ہزار ہا آدمی اُن کے حلقہ ارادت میں داخل ہو گئے ــــ اکثر ارکان دولت نے بیعت کی، شرک و بدعت سے نفرت بڑھی۔

شدہ شدہ یہ خبر آصف خان وزیر اعظم کو جو شیعی المذہب تھا، پہنچی۔ وہ پہلے سے حضرت کے حالات سنے ہوئے تھا کہ آپ کو مذاہب باطلہ کی تردید سے خاص دلچسپی ہے۔ آپ نے ایک رسالہ ''رَدِ روافض'' بھی تحریر فرمایا ہے۔ اس کو شیخ بدیع الدین کا لشکر میں قیام اور کسب کے طریقہ کی اشاعت بہت ناگوار ہوئی ۔ وہ شب و روز موقع کی جستجو میں تھا۔ ایک روز بادشاہ کو تنہا پا کر عرض کیا:

''حضور! سرہند کے ایک مشائخ زادہ نے جو علوم غریبہ میں ماہر ہے۔ اس نے مختلف درویشوں سے خلافت پائی ہے، دعوائے مجدّدیت کیا ہے۔ صدہا آدمی اس نے خلیفہ کر کے ملک در ملک بھیج دیئے ہیں۔ ہزار ہا بلکہ لکھوکھا آدمی اس کے خلفاء کے بھی مرید ہو گئے ہیں۔ کئی بادشاہ غیر ممالک حلقہ ارادت میں داخل ہو گئے۔ ہمارے لشکر میں بھی اس کا ایک خلیفہ مقیم ہے۔ اکثر امراء سلطانی، خان خاناں، سید صدر جہاں، خان جہاں، خان اعظم، مہابت خاں، تربیت خاں، اسلام خاں، سکندر خاں، دریا خاں، مرتضیٰ خاں، وغیرہ اس کے مرید حلقہ بگوش ہو گئے ہیں۔ معلوم ہوا کہ اس نے ایک لاکھ سوار مسلح اور بے شمار پیادہ تیار کئے ہیں۔ خوف ہے کہ غفلت میں کوئی اور مشکل ظہور پذیر نہ ہو جائے۔ جس قدر اس کے معتقدین ہیں۔ اوّل ان کا دور دراز فاصلہ پر تبادلہ کر دیا جائے تو پھر ایک انتظام آئندہ ہو سکے گا۔''

بادشاہ کو وزیر کی رائے پسند آئی ۔ اور دوسرے ہی روز علی الصبح دربار خاص منعقد کر کے

◆ ــــ خانِ خاناں کو ــــ ملک دکن کی صوبہ داری پر،

- ——اور سید صدر جہاں کو—— ملک کی بنگال کی صوبہ داری پر،
- ——خان جہاں کو—— ملک الودہ کی صوبہ داری پر،
- ——مہابت خان کو—— کابل کی صوبہ داری پر،

اور اسی طرح سے چار سو حکام کو جو آپ کے معتقد خاص تھے، دور دراز ملکوں کا حاکم بنا کر بھیج دیا- جب ان کے مقاماتِ مبتدلہ پر پہنچنے کی اطلاع وصول ہوگئی- تو بادشاہ نے ایک فرمان حضرت کے نام جس میں آپ کی ملاقات کا اشتیاق ظاہر کر کے آپ کو مع جملہ مریدین ومعتقدین دعوت دی گئی تھی- ذریعہ حاکم سرہند روانہ کیا- حاکم موصوف کو تاکید کی کہ خود حاضر ہو کر پیش کش کرے-

وہاں وہ انتظام ہو رہا تھا- اور یہاں روزانہ حضرت اقدس تمام واقعات بادشاہی اپنے خدام کے روبرو بیان فرماتے رہتے تھے- حتیٰ کہ ایک روز ارشاد فرمایا کہ:

''وَمَامِنْ نَبِیّ اِلَّااُوْذِی یعنی کوئی نبی ایسا نہیں ہے جس کو راہ خدا میں تکلیف نہ ہوئی ہو- وَمَا مِنْ وَلِیّ اِلَّا وَابْتُلِی یعنی کوئی ولی ایسا نہیں ہے جس کو بلاؤں میں نہ رکھا گیا ہو- وَالْبَلَاءَ بِقَدْرِ الْوَلَاءِ یعنی بلا بقدر محبت آتی ہے-''

پھر فرمایا کہ ''ہمارے حالات اور اعمال کو اولیاء اللہ کے حالات اور اعمال سے کچھ بھی نسبت نہیں ہے- مگر کسی نبی کو خواہ وہ یوسف علیہ السلام ہوں یا ایوب علیہ السلام یا کوئی اور ہوں، بغیر جلال کی سیر کے سلوک پورا نہیں ہوسکتا- اور اب مرضی الٰہی ایسی ہی معلوم ہوتی ہے کہ ہم کو ایسی سیر کرائی جائے-''

حاکم سرہند حکم شاہی لے کر حاضر ہوا- آپ نے صاحبزادگان حضرت خواجہ محمد سعید اور حضرت خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمہما کو کوہستان کی طرف رخصت کیا اور اہل وعیال کو دلاسا دے کر مع حاضر الوقت مریدین لشکر سلطانی کی طرف راہی ہوئے-

جب آپ لشکر میں پہنچے تو اعزاز واحترام کے ساتھ آپ کا استقبال کیا گیا- اور آپ ان خیموں میں جو پہلے سے آپ کے لیے ایستادہ تھے، مقیم ہوئے-

جب آپ کو بادشاہ کے دربار میں جانے کا اتفاق ہوا تو آئین دربار کے بموجب آپ نے سلام کیا اور نہ ہی سجدہ- بادشاہ کے ساتھیوں نے آپ کو اشارہ سے سمجھایا- آپ نے بآواز بلند فرمایا کہ:

''اس وقت تک یہ پیشانی غیر اللہ کے لئے نہیں جھکی اور نہ آئندہ امید ہے-''

شاہ ست حسین و بادشاہ ست حسین
دین است حسین و دین پناہ است حسین
سرداد نہ داد وست در دست یزید
واللہ کہ بنائے لاالٰہ است حسین

بادشاہ پر اس گفتگو کا بڑا اثر ہوا- اور خوف زدہ ہو کر وزیر سے مشورہ کیا- کہ:

''واقعی بڑا بے باک شخص ہے اس کو دربار سے اس طرح جانے نہ دیا جائے ورنہ خوف فساد و فتنہ ہے-''

وزیر نے رائے دی کہ ان کو اگر بالفعل قلعہ گوالیار میں نظر بند رکھا جائے تو مناسب ہے- آپ کو مع ہمراہین قلعہ میں بھیج دیا گیا-

آپ نے وہاں پہنچتے ہی اپنے کل خلفاء کے نام ایک ایک خط بدین مضمون ارسال فرمایا کہ:

''میری یہ کیفیت ہے اور سب میری رضامندی سے ہے- خبردار آپ لوگ کسی قسم کی جنبش اور حرکت نہ کرنا-''

ہر چند کہ آپ کے مریدین ہزارہا آدمی ایک ہفتہ میں آمادہ مقابلہ ہو گئے تھے اور مہابت خان معہ افواج ماتحت کابل سے روانہ ہو کر کئی منزل تک آ گیا تھا- مگر یہ نامہ نامی اور صحیفہ گرامی پہنچتے ہی باز رہا-

ایک روز آپ نے بیٹھے بیٹھے فرمایا کہ:

''اب ہماری سیر جلال الٰہی پوری ہو گئی اور بہت جلد یہاں سے روانگی ہو گی-''

قلعہ کے تمام عمال آپ کے گرویدہ اور معتقد حلقہ بگوش ہو گئے- سب [illegible] معلوم کر کے آپ کی مفارقت کا اثر ہوا- یہاں یہ کیفیت تھی اور وہاں بادشاہ [illegible] روز کسی نے عالم

بیداری میں تخت سے زمین پر پھینک دیا- وہ ہیبت زدہ ہو کر بیمار ہو گیا- ہر چند معالجے ہوتے تھے مگر کوئی فائدہ نہ تھا- ایک روز خواب میں دیکھا کہ کوئی بزرگ فرماتے ہیں کہ:

''تو نے مجدّدِ امام وقت کی بے عزتی کی ہے۔ تو جس عذاب الٰہی میں گرفتار ہے، بغیر اس کی دعا کے رفع نہ ہو گا۔ اگر تجھ کو اپنی اور بادشاہت کی خیر مدنظر ہے تو ان کی طرف رجوع کر''

بادشاہ نے خواب سے بیدار ہوتے ہی آپ کی رہائی کا حکم جاری کیا- آپ کی وجہ سے کل ہندوستان کے قیدیوں کو رہا کیا۔ اپنے دوستوں کے ہاتھوں سے ایک عرضداشت حضرت کی خدمت میں متضمن استدعا کی بہ معافی خطا روانہ کر کے قدوم میمنت لزوم سے مشرف ہونے کی استدعاء کی-؎

جب ہوا دبدبہ شان مجدّد کا ظہور   تہلکہ مچ گیا ایوانِ جہانگیری میں
ہو کے شرمندہ شہ ہند خطا سے اپنے   مدّتوں غرق رہا ورطۂ دلگیری میں

آپ نے اس کے جواب میں کچھ شرائط پیش کیں- بادشاہ نے سب منظور کر لیں- آپ وہاں سے واپسی میں تین روز سرہند شریف ٹھہرے- ہزاروں مخلوق آرزوے قدمبوسی میں چلی آ رہی تھی- سب آپ کے جمال باکمال سے مشرف ہوئے- پھر آپ عازم لشکر بادشاہی ہوئے- بادشاہ مریض تھا- ولی عہد شاہجہان اور وزیر اعظم آپ کے استقبال کے لیے حاضر ہوئے- آپ شاہی محل میں تشریف لے گئے۔ آپ نے دعا شروع فرمائی- اور بادشاہ کو حکم دیا کہ اپنی خطا کو یاد کر کے روتا رہے۔ بہت جلد بادشاہ کو صحت ہو گئی آپ کے قدموں پر گر گیا- سلسلہ طریقت میں داخل ہوا، اور احکام شرعی جاری کیے چنانچہ:-

◆ —— سجدہ دربار بالکل موقوف کر دیا گیا-

◆ —— گاؤکشی میں آزادی دی گئی- گوشت برسرِ بازار بکنا شروع ہوا-

◆ —— بادشاہ اور ارکان دولت نے ایک ایک گائے دربار عام کے دروازہ پر اپنے اپنے ہاتھ سے ذبح کی، کباب تیار ہوئے جو سب نے کھائے-

◆ ——ملک میں جہاں جہاں مسجدیں شہید کی گئی تھیں، دوبارہ تعمیر کی گئیں-

◆ ——دربار عام کے قریب ایک خوشنما مسجد تعمیر ہوئی- بادشاہ معہ امراء اس میں آپ کے پیچھے پنج وقتہ باجماعت نماز پڑھتے تھے-

◆ ——شہر بہ شہر محتسب شرعی مفتی وقاضی مقرر ہوئے-

◆ —— کفار پر جزیہ مقرر ہوا-

◆ ——خلاف شرع شریف جس قدر قانون جاری تھے، یک قلم سب منسوخ کیے گئے-

◆ ——جملہ بدعات اور رسوم جاہلیت مسدود کیے گئے-

اسلام کو نئے سرے سے رونق اور دین میں تازگی آئی -مسلمانوں کے دل باغ باغ اور کفار کے سینے داغ داغ ہوئے-ـــہ

ہر طرف ہے سنّت نبوی کی دھوم — ہیں مروّج چار سو دینی علوم
از فروغ علم تفسیر و حدیث — ہو گیا محبوس شیطان خبیث
ہے بہارِ سنّت نبوی کو جوش — ہے جہاں میں نغمہٗ دین کا خروش
جھومتی ہیں ڈالیاں کس شوق میں — مست گل ہیں اور غنچے ذوق میں
پرفضا ہے نکہت باغ نبی ﷺ — پتی پتی سے عیاں ہے تازگی
ہے زباں پر بلبلوں کی مرحبا — اور گلوں کا قہقہہ ہے صلِ علیٰ

اس کے بعد وزیر اور طرح سے بددینی کے فتنے رواج دینے کیلئے بہت سی تدابیر کیں:

◆ —— کبھی علامہ سید انور اللہ شوستری مجتہد شیعی کو ایران سے بلا بھیجا کہ بادشاہ کو گمراہ کرے۔وہ اس میں بھی ناکام رہا-بالآخر بادشاہ نے مجتہد کو قتل کرادیا-

◆ —— کچھ عرصہ کے بعد پادریوں کو بلا بھیجا-وہ بھی حضرت کی کرامتوں کی برکت سے مقابلہ سے عاجز رہے اور قتل کردیئے گئے-

اس کے بعد عام طور پر دین کا رواج ہوا-اسی طرح سے عالمگیر بادشاہ کے عہد تک جو

آپ کو صاحبزادہ حضرت خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ کا مرید تھا، دین اسلام کو برابر رونق اور تازگی رہی۔ انشاء اللہ تعالیٰ قیامت تک خلفاء اور مریدین سے احیاء دین وترویج شرع متین ہوتی رہے گی۔

یاالٰہی تا قیامت یہ چمن پھولتا پھلتا رہے بہر حسن

حلیہ شریف

آپ کا قد موزوں اور کامل تھا۔۔۔۔ آپ نازک اندام اور آپ کا رنگ گندم گوں مائل بہ سفیدی تھا۔ آپ کے ناعیہ اور رخسار مبارک سے ایسا نور ہویدا تھا کہ آنکھ کام نہ کر سکتی تھی۔۔۔۔ آپکے بدن مبارک پر کبھی میل نہ جمتا تھا۔۔۔۔ آپ کے پسینے میں گرمی ہو یا برسات، کسی موسم میں بو نہ آتی تھی۔۔۔۔ آپ کی پیشانی کشادہ تھی۔ اس پر سجدہ کا نشان اور پیشانی سے بینی تک ایک سرخ خط کشیدہ تھا، جو ہمیشہ چمکتا رہتا تھا۔۔۔۔ آپ کے ابرو سیاہ باریک۔۔۔۔ کشادہ آنکھیں بڑی بڑی سرخی مائل، سفیدی وسیاہی نہایت گہری۔۔۔۔ آپ کی بینی بلند، لب سرخ، دہن متوسط، دندان متصل اور درخشاں تھے۔۔۔۔ آپ کی ریش مبارک بہ انبوہ وشکوہ مربع اور رخسار مبارک پر بال تجاوز نہ تھے۔۔۔۔ آپ کے موئے مبارک پر سفیدی غالب تھی۔۔۔۔ ہاتھ کھلے، انگلیاں باریک، پاؤں نہایت لطیف پاشنے بہت صاف۔۔۔۔ سینہ فیض گنجینہ پر بالون کا صرف ایک باریک خط تھا۔۔۔۔ آپ کی کمر بہت پتلی اور نازک تھی۔

اخلاق وعادات اور وضع

آپ کا خلق سراپا محمدی تھا۔ صبر وشکر، حلم وتواضع، زہد وورع وقناعت وتسلیم ورضا وتوکل آپ کی عادت میں داخل تھے۔۔۔۔ جنازہ کے ساتھ مشایعت کرتے۔ بخشائش موتی کے لیے اپنی ہمت صرف فرماتے۔۔۔۔ مریضوں کی عیادت فرماتے، مسنون دعائیں ان پر دم کرتے، دفع مرض کیلئے توجہ مبذول فرماتے۔ صدہا ہزار ہا آدمی شفا پاتے۔۔۔۔ ایام مسنون پنجشنبہ اور شنبہ کو سفر فرمانے کے وقت ادعیہ ماثورہ پڑھتے، دوسرے دنوں کو سفر کیلئے نحس نہ جانتے تھے۔۔۔۔ خلاف شرع جلسوں اور عام دعوتوں میں شرکت نہ فرماتے۔ خاص دعوتوں میں شریک

ہوتے ـــــ اگر کسی موقع پر ذرا بھی آداب شرع آپ سے ترک ہو جاتے آپ بہت استغفار پڑھتے ـــــ نعمتوں پر شکر اور تکالیف پر صبر کرتے تھے، جیسا کہ اخص خواص کو کرنا چاہیے ـــــ ہر امر میں آداب سنت ملحوظ اور بدعت مدنظر رکھتے تھے ـــــ آپ کا لباس بھی بموجب شرع شریعت تھا، سر پر صافہ اس کے دونوں سرے شانوں پر چھوٹے ہوتے ـــــ ایک میں مسواک آویزاں ـــــ کرتے کی آستین چاک یعنی سلی ہوئی نہ ہوتی تھیں ـــــ پاجامہ ٹخنوں سے اونچا، کبھی نصف ساق تک جوتا معمولی۔ ہاتھ میں عصا، کاندھے پر جانماز ـــــ جمعہ اور عیدین میں لباس فاخرہ مسنون زیب تن فرماتے تھے۔

عقائد حضرت مجدّد علیہ الرحمہ

آپ متکلمین میں سے علماء ماتریدین کے عقائد کی تقلید کرتے اور فرماتے تھے کہ کشف صحیح سے اس کی حقانیت ظاہر ہوتی ہے۔ اس میں بمقابلہ عقائد اشریہ فلسفہ کا دخل نہیں ہے۔ یہ طریقہ انوار نبوت سے مقیس ہے۔ بعض شیوخ کو جو اس کے خلاف مکاشفات ہونے میں بے اصل دبے بنیاد ہیں ـــــ آپ تعلیم دین کو بمقابلہ تلقین سلوک مقدم رکھتے تھے۔ نبوت کو ولایت سے افضل فرماتے۔ خاص خاص انسانوں کو خاص خاص ملائک پر فضیلت دیتے۔ اصحاب کبار کو تمامی اولیاء سے بہتر جانتے ـــــ اولیاء عشرت کو اولیاء عزلت سے اعلیٰ اور مذہب حنفی کو دیگر مذاہب پر ترجیح اور طریقہ نقشبندیہ کو اور طریق پر فوقیت دیتے۔ آپ فرماتے تھے کہ یہ طریقہ بسبب اتباع شرع شریف بعینہٖ طریقہ اصحاب کبار ہے۔ اس کی نسبت دیگر نسبتوں سے بلند اور ارفع ہے۔ مشائخ متاخرین حضرت خواجہ بزرگ خواجہ نقشبند اور خواجہ محمد پارسا اور خواجہ علاء الدین عطار و خواجہ عبید اللہ احرار علیہم الرضوان نے جو بعض امورات کو روا رکھا ہے، وہ بظاہر خلاف شرع مفہوم ہوتے ہیں فرماتے تھے، کہ وہ امور لازم الاتباع نہیں ہیں۔

آپ اکثر اوقات حضرت شیخ اکبر رضی اللہ عنہ کے محامد بیان فرماتے مگر ان کے بعض خلاف شرع مکاشفات کی تردید کرتے تھے۔ کلمات توحید وجودی کا اظہار ملا خلو حال ناپسند اور

ایسے قال کی تقلید کرنا جائز فرماتے تھے- حافظ- ؎

رموز سرّ انا الحق چہ داند آں غافل کہ منجب نہ شداز جذبہائے میگالی

معارف توحید شہودی کو توحید وجودی، صحو کو سکر پر ترجیح دیتے تھے ـــــ ذکر جہر کو خلاف ادب جانتے اور چلہ کشی کو بے ضرورت اور خلاف سُنت ـــــ سجدۂ قبور کو اور سماع اور رقص اور صندل و چراغاں عرس کو ناجائز فرماتے اور سختی سے منع کرتے تھے ـــــ نفس میلاد شریف کو جائز اور طریقہ مروجہ کو ناجائز فرماتے تھے ـــــ مگر زیارت قبور کو مستحسن اور اولیائے اللہ سے مدد چاہنے کو درست اور ایصال ثواب عبادات مالی بدنی کو جائز اور عام امر مسنون کو خواہ کوئی بہ تعین ادا کرے داخل سنت قرار دیتے تھے ـــــ طواف و بوسہ دہی قبور کو مکروہ جانتے تھے- مزارات والد بزرگوار پر شروع شروع آپ ہاتھ پھیر کر چہرہ انور سے ملتے تھے۔ بالآخر اس کو بھی ترک فرما دیا تھا ـــــ حتی الامکان مذاہب فقہا میں جمع کر کے متفق علیہ مسئلہ پر آپ عمل فرماتے تھے- چنانچہ اس غرض سے آپ خود امامت کرتے تھے- کہ نماز میں سورۂ فاتحہ پڑھ سکیں، اور قرأۃ خلف الامام بھی نہ ہو- چونکہ امام اعظم کے نزدیک قبرستان میں قرآن شریف پڑھنا مکروہ اور ان کے شاگرد امام محمد اور امام ابو یوسف کے نزدیک روا ہے- گاہے آپ پڑھتے تھے اور گاہے ترک فرما کر ادعیہ مسنونہ پر اکتفا کرتے تھے-

حضرت مجدد علیہ الرحمہ کے شبانہ روز اعمال

آپ ہمیشہ سفر ہو یا حضر، موسم گرم ہو یا سرما، بعد نصف شب بیدار ہوتے اور یہ دعا پڑھتے تھے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَ اِلَیْہِ الْبَعْثُ وَ النُّشُوْرُ O اور یہ آیت بھی پڑھتے تھے:-

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم - اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمَاتِ وَالنُّوْرِ O ثُمَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِرَبِّھِمْ یَعْدِلُوْنَ O ھُوَ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِنْ طِیْنٍ ثُمَّ قَضٰیٓ اَجَلًا وَ اَجَلٌ مُّسَمًّی عِنْدَہٗ

ثُمَّ اَنْتُمْ تَمْتَرُوْنَ ○ وَهُوَ اللّٰهُ فِی السَّمٰوٰتِ وَفِی الْاَرْضِ یَعْلَمُ سِرَّکُمْ وَجَھْرَکُمْ وَیَعْلَمُ مَاتَکْسِبُوْنَ ○ ط

آپ کے آداب بیت الخلاء

بعد ازاں بیت الخلا کوتشریف لے جاتے۔ پہلے بایاں پاؤں رکھتے، اس کے بعد دایاں پاؤں اور یہ دعا پڑھتے:- اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ ○ جب رفع حاجت کے لیے بیٹھتے تو بائیں پاؤں پر زور رکھتے۔ بعد فراغت بکلورخ طاق استنجا کرتے- اس کے بعد پانی سے استنجا کرتے- اور بیت الخلاء سے باہر نکلتے وقت پہلے دایاں پاؤں نکالتے-

آپ کے آدابِ وضو

آپ وضو کرنے کو رو بقبلہ بیٹھتے اور بلا کسی کی مدد کے وضو کرتے- اور آفتابہ بدعت چپ رکھتے- اور ابتداء ہاتھ دھونے میں یہ دعا پڑھتے:- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی دِیْنِ الْاِسْلَامِ اَلْاِسْلَامُ حَقٌّ وَالْکُفْرُ بَاطِلٌ ○ پہلے دائیں ہاتھ پر پانی ڈالتے، بعد ازاں بائیں ہاتھ پر- بعد ازاں دونوں ہاتھ جمع کر کے دھوتے اور انگلیوں میں کف دست کی طرف سے خلال کرتے۔ بوقت مضمضہ مسواک استعمال فرماتے- اور تین مرتبہ دائیں طرف بعدہٗ تین مرتبہ بائیں طرف کرتے- پھر زبان پر کرتے، اور اگر زیادہ کرتے تو رعایت وتر ملحوظ رکھتے۔ پہلے دائیں طرف کے اوپر کے دانتوں پھر نیچے کے دانتوں میں- بعد ازاں بائیں طرف اوپر کے دانتوں میں، پھر نیچے کے دانتوں میں۔ ہر وضو میں التزام مسواک رکھتے تھے- بعد فراغ مسواک کو اکثر خادم کے سپرد کرتے۔ وہ اس کو اپنی پگڑی کے پیچ میں رکھ لیتا اور آپ کلی کے پانی کو دور ڈالتے تھے اور رعایت تثلیث رکھتے تھے- بوقت مضمضہ یہ دعا پڑھتے تھے:- اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَعَلٰی تِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ وَعَلٰی صَلٰوةِ حَبِیْبِکَ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ— اور

تین دفعہ استنشاق بھی تازہ پانی سے جدا جدا کرتے۔ بوقت استنشاق یہ دعا پڑھتے:- اَللّٰھُمَّ اَرِحْنِیْ رَائِحَۃَ الْجَنَّۃِ وَاَنْتَ مِنِّیْ رَاضٍ - اس کے بعد منہ مبارک پر کمال آہستگی و سہولت سے بالائے پیشانی سے پانی ڈالتے اور دایاں ہاتھ دائیں رخسار پر اور بایاں ہاتھ بائیں رخسار پر گذارتے اور دائیں کو بائیں پر مقدم کرتے تاکہ ابتداء دائیں سے ہو- اور منہ دھوتے وقت یہ دعا پڑھتے:- اَللّٰھُمَّ بَیِّضْ وَجْھِیْ بِنُوْرِکَ یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْہُ اَوْلِیَائِکَ وَلَا تُسَوِّدْ وَجْھِیْ یَوْمَ تُسْوَدُّ وُجُوْہُ اَعْدَائِکَ اَشْھَدُاَنْ لَّااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ○ بعد ازاں دائیں ہاتھ کو کہنیوں تک تین مرتبہ دھوتے اور ہر مرتبہ اس پر ہاتھ پھیرتے تاکہ قطرہ نہ رہ جائے اور اسی طرح سے بایاں ہاتھ دھوتے اور انگلیوں کی جانب سے پانی ڈالتے اور دایاں ہاتھ دھوتے وقت یہ دعا پڑھتے:- اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِیَمِیْنِیْ وَحَاسِبْنِیْ حِسَاباً یَسِیْراً وَاَشْھَدُ اَنْ لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ○

بایاں ہاتھ دھوتے وقت یہ دعا پڑھتے:- اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ اَنْ تُعْطِیَنِیْ کِتَابِیْ بِشِمَالِیْ اَوْ مِنْ وَرَاءِ ظَھْرِیْ وَلَاتُحَاسِبْنِیْ حِسَابًا عَسِیْرًا وَاَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ- بعد ازاں دائیں چلو میں پانی لے کر بائیں کفِ دست اور انگلیوں پر ڈال کر اس طرح زمین پر ڈالتے کہ چھینٹیں نہ اڑیں اور تمام سر کا مسح کرتے اور اطراف سر پر دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں پیچھے سے آگے تک پھیرلاتے اور یہ دعا پڑھتے:- اَللّٰھُمَّ غَشِّنِیْ بِرَحْمَتِکَ وَاَنْزِلْ عَلَیَّ مِنْ بَرَکَاتِکَ وَاَظِلَّنِیْ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِکَ- بعد ازاں اسی پانی سے مسح گوش باطن سبابہ اور پشت گوش تر انگشت سے کرتے اور یہ دعا پڑھتے:- اَللّٰھُمَّ اَعْتِقْ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ وَرِقَابَ اٰبَائِیْ وَاَعِذْنِیْ مِنَ السَّلَاسِلِ وَالْاَغْلَالِ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ- اس کے بعد دایاں پیر تین

مرتبہ ٹخنوں سے اوپر تک دھوتے اور ہر مرتبہ اس پر اس طرح ہاتھ پھیرتے کہ قریب خشک کے ہو جاتا۔ پھر اسی طرح سے بایاں پیر دھوتے۔ اور یہ دعا پڑھتے:۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ اَنْ تَذِلَّ قَدَمِیْ وَقَدَمِ وَالِدِیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ یَوْمَ تَزِلُّ اَقْدَامُ الْمُنَافِقِیْنَ وَالْکَافِرِیْنَ فِی النَّارِ بِحُرْمَةِ النَّبِیِّ الْمُخْتَارِ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ۔ اور بعد فراغت وضو یہ دعا پڑھتے:۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ عِبَادِکَ الصَّالِحِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ وَرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِیْمِ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ لَاخَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَاھُمْ یَحْزَنُوْنَ ○ وَاجْعَلْنِیْ عَبْدًاشَکُوْرًا وَاجْعَلْنِیْ اَنْ اَذْکُرَکَ کَثِیْرًاوَاُسَبِّحَکَ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا اَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط اِنَّااَنْزَلْنَاہُ تا آخر یہ دعا پڑھتے:۔ اَللّٰھُمَّ اشْفِنِیْ بِشِفَائِکَ وَدَاوِنِیْ بِدَوَائِکَ وَعَافِنِیْ مِنَ الْبَلَاءِ وَاَعْصِمْنِیْ مِنَ الْاَھْوَالِ وَالْاَمْرَاضِ وَالْاَوْجَاعِ۔ آپ اعضائے وضو کپڑے سے نہ پونچھتے۔

حضرت مجدد علیہ الرحمہ کی نماز تہجد، وتر اور مراقبہ

بعد ازاں پوشاک لطیف ونفیس پہنتے۔ بہ تجمّل ووقار تمام متوجہ نماز ہوتے اور دو رکعت خفیف گزارتے اور ان دو رکعت میں بعد فاتحہ یہ آیت پڑھتے:۔ وَالَّذِیْنَ اِذَافَعَلُوْافَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَھُمْ ذَکَرُوْااللّٰہَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِھِمْ وَمَنْ یَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّااللّٰہُ وَلَمْ یُصِرُّوْا عَلٰی مَافَعَلُوْاوَھُمْ یَعْلَمُوْنَ ○ اُوْلٰٓئِکَ جَزَآؤُھُمْ مَّغْفِرَۃٌ مِّنْ رَّبِّھِمْ وَجَنَّاتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَاالْاَنْھَارُ خَالِدِیْنَ فِیْھَا وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ ○ دوسری رکعت میں بعد فاتحہ یہ آیت پڑھتے:۔ وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَھُمْ جَاؤُکَ فَاسْتَغْفَرُوااللّٰہَ وَاسْتَغْفَرَ لَھُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوااللّٰہَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا ○ وَمَنْ یَّعْمَلْ سُوْءً اَوْیَظْلِمْ نَفْسَہٗ ثُمَّ یَسْتَغْفِرُاللّٰہَ یَجِدِاللّٰہَ

غَفُوْرٌ رَّحِیْمًا ○ باقی نماز تہجد کو بطول قرأت ادا کرتے - غالباً دو تین سیپارہ قرآن کو پڑھتے تھے - گاہ گاہ حالتِ غلبہ حضور میں نصف شب سے صبح تک ایک ہی رکعت میں گزر جاتی - جب خادم پکارتا کہ صبح ہوئی جاتی ہے، تب دوسری رکعت بہ تخفیف ادا فرما کر سلام پھیرتے -

پس ازاں دوسری دو رکعتیں بقرأت طویلہ لیکن اول سے کم ادا کرتے اور علی ہذالقیاس بعد کی رکعتیں ایک دوسرے سے کم ادا فرماتے - اس کے بعد اگر اول شب میں وتر نہ پڑھے ہوتے تو تین وتر پڑھتے، اور بعد فاتحہ پہلی رکعت میں سورہ سبح اسم اور دوسری میں قل یا اور تیسری میں قل ھو اللہ پڑھتے - سوم رکعت میں بعد قل ھو اللہ قنوت حنفی کو قنوت شافعی سے ضم کرتے جیسے کہ حنفیوں کی کتاب میں موجود ہے - اَللّٰھُمَّ اِھْدِنَافِیْ مَنْ ھَدَیْتَ وَعَافِنَافِیْ مَنْ عَافَیْتَ وَتَوَلَّنَافِیْ مَنْ تَوَلَّیْتَ وَبَارِکْ لَنَافِیْ مَنْ اَعْطَیْتَ ط وَقِنَارَبَّنَاشَرَّ مَا قَضَیْتَ ط اِنَّکَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْکَ ط اِنَّہٗ لَایَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ وَلَایَعِزُّ مَنْ عَادَیْتَ تَبَارَکْتَ رَبَّنَاوَتَعَالَیْتَ نَسْتَغْفِرُکَ وَنَتُوْبُ اِلَیْکَ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ ○ اگر وتر اول شب میں پڑھ لیا کرتے - تو تہجد بارہ رکعت پڑھتے اور کبھی آٹھ اور کبھی دس پر اکتفا فرماتے - آپ اکثر نماز تہجد میں سورہ یٰسین پڑھتے اور فرماتے کہ اس کی قرأت میں نفع بسیار اور نتائج بیشمار پائے گئے - اور سورہ الم سجدہ اور سورہ ملک اور سورہ مزمل اور واقعہ اور چہار قل بھی پڑھتے تھے - اور بعد نماز آخر سورۂ آل عمران سے یہ پڑھتے تھے:- اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّھَارِ اِلٰی اٰخِرِ السُّوْرَۃِ - ستر دفعہ استغفر اللہ پڑھتے اور کبھی کبھی آیت کریمہ:- رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَغَفَرَلَہٗ - ستر مرتبہ پڑھتے - بعدہٗ صبح تک مراقبہ کرتے یا کلمہ طیبہ پڑھتے یا قبل از صبح موافق سنیت سنیہ علی مصدرہ الصلوٰۃ والتحیۃ سو جاتے تاکہ تہجد بین النومین واقع ہو-

آپ کی نماز فجر

اور قبل صبح کے بیدار ہوتے اور وجد یہ فرما کر سنت گھر پڑھتے - بعد ازاں بجانب قبلہ

دایاں ہاتھ دائیں رخسار کے نیچے رکھ کر لیٹ جاتے، پھر اٹھ کر متوجہ مسجد ہوتے۔لیکن آخر میں یہ اضطجاع ترک کر دیا تھا۔اس کے بعد فجر با جماعت کثیر اول وقت ادا کرتے۔خود امامت فرماتے اور طوال مفصل پڑھتے۔بعد ادائے فرض اسی جلسہ میں دس مرتبہ: لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اور سات دفعہ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ بعد ازاں یہ آیت کریمہ تلاوت فرماتے: وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ۔و حٰمٓ تَنْزِيْلُ الْكِتَابِ کو اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ تک اور آیۃ الکرسی اور آیہ فَسُبْحَانَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ کو تُخْرَجُوْنَ ٥ تک، پھر یمین ویسار قوم کی طرف رجوع ہو کر دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتے۔بعد دعا دونوں ہاتھ چہرہ مبارک پر پھیرتے۔

آپ کا حلقہ ذکر و توجہ

بعد ازاں آپ مع اصحاب حلقہ ذکر و مراقبہ فرماتے۔اور شغل باطنی میں تا بلندی آفتاب بقدر یک نیزہ مشغول رہتے۔حلقہ میں کبھی کبھی حافظ صاحب سے قرآن شریف بھی سنتے۔

آپ کی نماز اشراق و استخارہ و نماز اوّابین

بعدہٗ دو رکعت نماز اشراق پڑھتے۔اول رکعت میں بعد فاتحہ آیۃ الکرسی اور سورہ یٰسین کو تا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ۔اور دوسری رکعت میں ختم یٰسین تک اور سورہ و الشمس پھر دو رکعت بہ نیت استخارہ پڑھتے ــــ کبھی اول رکعت میں قُلْ یا اور دوسری میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اور ــــ کبھی پہلی میں سبح اسم اور الم نشرح و قل یا اور دوسری میں قل هو اللّٰه تین مرتبہ اور معوذتین ایک ایک بار پڑھتے۔اور بعد تشہد درود و استغفار اس طرح پڑھتے:۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ

بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّهٗ لَایَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّااَنْتَ ٥
بعدہٗ دعا استخارہ پڑھتے:- اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَاسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَاَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَااَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَااَعْلَمُ اِنَّکَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ۔ اَللّٰهُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ مَااُرِیْدُ مِنْ اَیِّ عَمَلٍ خَیْرٌلِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ اَلْیَوْمَ فَاقْدِرْهُ لِیْ وَیَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْهِ اَللّٰهُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اِنَّ مَااُرِیْدُ مِنْ اَیِّ عَمَلٍ شَرٌّلِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِاَمْرِیْ اَلْیَوْمَ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدِرْلِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِهٖ وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ ٥ بوقت شام بعد اتمام اوابین یہی دعا استخارہ پڑھتے اور بجائے اَلْیَوْمَ کے اللَّیْل) پڑھتے۔ اور جب بعد نماز صبح سکوت فرماتے۔ تو بعض دعوات یومی بعد اشراق پڑھتے۔ وہ دعائیں یہ ہیں:-

اَصْبَحْنَا وَ اَصْبَحَ الْمُلْکُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِیْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ٥اَللّٰهُمَّ اَسْئَلُکَ خَیْرَ مَافِیْ هٰذَاالْیَوْمِ فَتْحَهٗ وَنَصْرَهٗ وَنُوْرَهٗ وَبَرَکَتَهٗ وَهُدَاهُ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَافِیْ هٰذَاالْیَوْمِ وَشَرِّ مَابَعْدَهٗ٥اَللّٰهُمَّ مَااَصْبَحَ لِیْ مِنْ نِعْمَةٍ اَوْ بِاَحَدٍ مِّنْ خَلْقِکَ فَمِنْکَ وَحْدَکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ فَلَکَ الْحَمْدُ وَلَکَ الشُّکْرُ ٥ شام کے وقت بجائے اَلْیَوْمَ کے اللَّیل وَاَصْبَحَ کے امسٰی پڑھتے۔ اور تین مرتبہ اَعُوْذُ بِکَلِمٰتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَاخَلَقَ

☆ تین مرتبہ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَایَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِیْ الْاَرْضِ وَلَا فِیْ السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ اور

☆ سات مرتبہ اَللّٰهُمَّ نَبِّئْنِیْ قَبْلَ اَنْ یُنَبِّئَنِیْ الْمَوْتُ

☆ سات دفعہ اَللّٰهُمَّ اَلْهِمْنِیْ رُشْدِیْ وَاَعِذْنِیْ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ

☆ سات دفعہ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ط اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ o

☆ سات مرتبہ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ قَلِّبْ قُلُوْبَنَا عَلٰى طَاعَتِكَ o

☆ سات دفعہ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ o

☆ سات دفعہ رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاغْفِرْ لِيْ o

☆ سو دفعہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ o

☆ تینتیس دفعہ سُبْحَانَ اللّٰهِ اور تینتیس دفعہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور تینتیس دفعہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ o

☆ ایک دفعہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ o

بعد ادعیہ نماز کو بعد نماز اوابین پڑھتے ۔ اور ان چار کلمات کو ہر فرض کے بعد موافق اعداد مذکورہ بالا پڑھتے ۔

آپ کی خلوت وصحبت

بعدازاں خلوت میں تشریف لے جاتے اور بمقتضائے حال کبھی قرآن شریف پڑھتے، اور کبھی کبھی کلمہ طیبہ کا تکرار کرتے۔ گاہ گاہ طالبانِ خدا کو جدا جدا طلب کر کے احوال پرسی فرماتے، اور ہر ایک کے حال کے موافق ارشاد فرماتے اور مقامات اور کیفیات سے آگاہ فرماتے کبھی خاص خاص اصحاب کو طلب فرما کر اسرار خاصہ ومعارف مکشوفہ بیان فرماتے، انہیں پوشیدہ رکھنے میں کوشش کرتے۔ موارف بیان کرتے وقت محسوس ہوتا کہ گویا القاء واعطاء رحمانی کرتے ہیں۔ بارہا ایسا اتفاق ہوا کہ جس وقت طالب کوئی معرفت حضرت کی زبان سے سنتے ۔ بمجرد سننے کے اس معرفت سے بتوجہ حضرت محقق ہو جاتے اور ہر ایک کو اس کے حال اور استعداد کے موافق ذکر وفکر فرماتے اور

☆ تمام کو علوِ ہمت واتباع سنت ودوام ذکر وحضور مراقبت واخفاء حال کی تاکید فرماتے ۔ اور

☆تکرار کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی نہایت ترغیب دلاتے۔ اور فرماتے کہ:

◆ —— تمام عالم بمقابلہ اس کلمہ معظم کے مثل قطرہ کے ہے بمقابلہ دریائے محیط کے

◆ —— یہ کلمہ طیبہ جامع کمالات ولایت و نبوت ہے۔فقیر کو معلوم ہوا ہے کہ اگر تمام جہان کو ایک مرتبہ کلمہ پر بخش دیں اور بہشت میں بھیج دیں تو بھی گنجائش رکھتا ہے۔

◆ —— اس کے برابر کوئی آرزو دل میں نہیں ہے کہ ایک گوشہ تنہائی میں بیٹھ کر اس کلمہ کے تکرار سے متلذذ و محفوظ ہوں۔مگر کیا کیا جائے کہ یہ آرزو میسر نہیں۔

◆ —— اور مریدوں کو کتب فقہ کے مطالعہ کی تاکید فرماتے۔تاکہ معلوم ہو کہ کونسا مسئلہ مفتی بہ ہے اور کون مسنون و معمول بہ اور کون بدعت و مردود۔

حضرت کے اصحابوں سے خاموشی کی صحبت ہوتی۔اور اصحاب پر اس قدر دہشت و ہیبت غالب تھی کہ مجال انبساط و دم زدن نہ تھی۔حضرت کی تمکین اس درجہ کی تھی کہ باوجود تواتر و تکاثر واردات متنوعہ و متلونہ ہرگز کبھی اثر تلوین ظاہر نہیں ہوا۔البتہ بسبیل مدت چشم پُر آشوب ہو جاتی اور گاہ گاہ اثنائے بیان حقائق میں تلون رنگ رخسارہ و دیدہ ہو جاتا۔

آپ کی نماز چاشت

بعدۂ نماز ضحیٰ یعنی نماز چاشت کی آٹھ رکعت ادا کرتے۔ہر چند کہ چار رکعت جو اول پڑھتے تھے داخل ضحیٰ تھیں۔حاصل یہ کہ نماز ضحیٰ بارہ رکعت پڑھتے تھے۔اور کبھی بسبب قلب انہیں چار رکعت پر جو کہ اول بنام اشراق پڑھتے اکتفاء فرماتے۔اور کبھی دو ہی اول پر اور قرأت نماز چاشت بعد فاتحہ سبح السم اور والشمس اور واللیل اور والضحی اور چہار قل پڑھتے تھے۔اوائل حال میں نماز تہجد و الضحیٰ و فی الزوال میں اکثر تکرار قرأت سورہ یٰسین فرماتے حتی کہ گاہ گاہ اسی اسی مرتبہ اس سورہ کا دن رات میں پڑھنے کا اتفاق ہو جاتا۔اور آپ نماز ضحیٰ خلوت میں ادا فرماتے تھے۔

آپ کا طعام وقیلولہ

بعدہٗ محل سرا میں تشریف لے جاتے اور کھانا تناول فرماتے۔ کھاتے وقت فرزندان اور درویشوں کو طعام تقسیم فرماتے۔ خداموں میں سے اگر کوئی شخص موجود نہ ہوتا تو اس کے حصہ کا کھانا رکھ چھوڑنے کے لئے ارشاد فرماتے۔ حضرت کے گھر کا کھانا بہت لذیذ ہوتا تھا۔

روایت ہے کہ جب حضرت لشکر سلطانی کے ہمراہ تھے۔ بادشاہ کا گزر سرہند شریف میں ہوا۔ حضرت نے بادشاہ کی دعوت کی۔ بادشاہ کھانا کھا کر بہت خوش ہوا۔ اور کہا کہ ''ایسا لذیذ کھانا کبھی نہیں کھایا کیونکہ یہاں کی سی سرایت انوار ونسبتِ طہارت اس کے کھانے میں کہاں''۔ راقم الحروف کا تجربہ ہے کہ جو خادم حضرت والدی مرشدی ومولائی حضرت حافظ عباس علی خان صاحب قادری ونقشبندی مجددی قدس سرہٗ کے گھر کے کھانے میں خواہ وہ کیسا ہی خشک ہوتا، لذت پاتے۔ کسی امیر وکبیر کے کھانے میں خواہ وہ کیسا ہی عمدہ ہوتا نہیں پاتے وہی سرایتِ انوار ونسبت کی وجہ ہے۔ کھانا کھاتے وقت حضرت دایاں زانو کھڑا کر لیتے، اور بایاں لٹا دیتے۔ اور کبھی دایاں زانو لٹا دیتے، اور گاہ گاہ وہ زانو کھڑا کر لیتے۔ کھانا بسم اللہ پڑھ کر شروع کرتے اور بعض اوقات یہ دعا پڑھتے: بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَایَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝ فَاللّٰهُ خَیْرٌ حَافِظاً وَّهُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ ۔ اور سورۃ قریش پڑھتے۔

کھانا کھا چکنے کے بعد اگر طعام نمکین ہوتا تو یہ دعا پڑھتے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ هٰذَا الطَّعَامَ اللَّطِیْفَ الْمَلِیْحَ بِغَیْرِ حَوْلٍ وَّلَا قُوَّةٍ ۝

اگر طعام شیریں ہوتا تو: هٰذَا الطَّعَامُ الْحُلْوَا فرماتے۔

اور کبھی یہ دعا پڑھتے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَاَسْقَانَا وَاَشْبَعْنَا وَلَوَاَوَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۝

اگر کسی کی دعوت نوش فرماتے تو یہ بھی پڑھتے۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاٰكِلِهٖ وَلِبَاذِلِهٖ وَلِمَنْ كَانَ لَهٗ

شَيْئًا فِيْهِ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ۔

اگر صاحب طعام موجود ہوتا تو فرماتے: جَزَاكُمُ اللّٰهُ خَيْرًا۔

اور اگر صاحب طعام غائب ہوتا تو: جَزَاهُمُ اللّٰهُ خَيْرًا۔

اور کبھی یہ دعا پڑھتے: اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ مَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى اَجْعَلْهَا عَوْنًا عَلٰى مَا تُحِبُّ۔ مگر کھانے کے بعد ہاتھ اٹھا کر فاتحہ نہ پڑھتے تھے۔ جیسا کہ عام ملا کرتے ہیں۔ آپ تین انگلیوں سے لقمہ لیتے تھے۔ جب خواہش نہ ہوتی حلق تک لیجا کر مزہ لیتے۔ گویا کہ کھانے کی رغبت نہیں ہے محض اس نیت سے کہ کھانا سنت ہے تناول فرماتے۔

آپ کی غذا نہایت قلیل گیہوں کی دو چپاتی ہوتی تھیں۔ بکری کا گوشت اور مغز (بھیجا) بہت مرغوب تھا۔ کباب بھی دستر خوان پر ہوتے تھے۔ مع ذلک فرمایا کرتے۔ کہ بحکم اقتضائے آخر زمانہ بھوک میں کمل اتباع آں سرور دین و دنیا ﷺ میسر نہیں ہوتا۔ کھانا نہایت خشوع و خضوع سے تناول فرماتے، اس امر کی مریدوں کو بھی نہایت تاکید فرماتے۔ آپ کے ارشادات میں سے ہے کہ عارف کو کوئی چیز ملکیت سے بشریت کی طرف لانے والی، کھانے سے زیادہ نہیں ہے۔ بعدہٗ تھوڑی دیر بحکم سنت قیلولہ فرماتے تھے۔ جیسے کہ ہی اذان ہوتی بجر و استماع اللہ اکبر بے اختیار بعجلت اٹھ بیٹھتے، اور تخت سے زمین پر اتر آتے۔

آپ کی نماز فی الزوال

جس وقت آپ اذان سنتے اس کا جواب دیتے۔ بوقتِ شہادت ثانیہ تقبیل ابہامین فرما کے۔ قُرَّةُ عَيْنِيْ بِكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اور بوقت حیعلتین لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّابِاللّٰهِ فرماتے۔ اور فی الفور وضو کر کے مسجد میں تشریف لاتے۔ پہلے دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھتے۔ بعد ازاں چار رکعت سنت فی الزوال بطولِ قرأت ادا کرتے اور فرماتے:

"رسولِ خدا ﷺ نے زمانِ بعثت سے تا زمانِ رحلت سنت زوال ترک نہیں کیں"

اور اس میں طوال مفصل پڑھتے، اور کبھی بمقتضائے گنجائش اختصار فرماتے۔

آپ کی نماز ظہر

بعد ازاں چار رکعت سنت موکدہ ظہر کی پڑھتے اور بعد تکبیر اقامت خود امامت فرماتے اور ظہر کے فرض ادا کرتے - قرأت طویل پڑھتے اور بعد فراغ نماز فرض کے یہ دعاء: اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامِ وَمِنْکَ السَّلَامُ وَاِلَیْکَ یَرْجِعُ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ رَبَّنَاوَتَعَالَیْتَ یَاذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ پڑھ کر کھڑے ہو جاتے - بعد ازاں دو رکعت سنت موکدہ پڑھتے - اور پھر چار رکعت سنت زائد پڑھتے - بعد ازاں ظہر کے بعد کی ماثورہ دعائیں پڑھتے -

آپ کا حلقۂ ذکر و توجہ، تعلیم دین ــــ نماز عصر و ختم خواجگان

اس کے بعد قوم کی جانب متوجہ ہو بیٹھتے - اور اصحاب کے ساتھ حلقہ کرتے - حافظ صاحب قرآن شریف پڑھتے اور حضرات مریدوں کو مراقبہ کراتے - بعد فراغ کے دو ایک سبق دینی کتب کے درس فرماتے - جب بعد مثلین وقت عصر ہو جاتا تو تجدید وضو کے لیے اٹھتے اور چار رکعت سنت عصر ادا کرتے - بعد ازان خود امامت کرتے اور باجماعت کثیر فرض ادا کرتے - بعد ازاں مادعیہ ماثورہ وقت عصر کو پڑھ کر قوم کی طرف پھر بیٹھتے - اصحاب ختم خواجگان پڑھتے اور حلقہ کرتے اور حافظ صاحب قرآن پڑھتے - حضرت مجدد علیہ الرحمہ اور اصحاب مراقب بیٹھتے اور کبھی احوال پرسی کا شغل کرتے - متوجہ حال طالبان ہوتے اور ان کی ترقی کے لیے ہمت فرماتے اور کبھی کچھ اور عمل صالح کرتے -

آپ کی نماز مغرب اور صلوٰۃ اوابین

بعد ازاں اول وقت نماز مغرب پڑھتے اور بعد ادائے فرض دس مرتبہ: - لَا اِلٰــهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِیْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِي وَیُمِیْتُ بِیَدِهٖ

الْخَیْرِ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ پڑھتے اور سات دفعہ اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ پڑھتے - بعدازاں چھ یا چار رکعت نماز اوابین پڑھتے - اور اکثر اوقات اس میں سورہ واقعہ و سورہ اخلاص اور گاہے چھ رکعت پڑھتے -

آپ کی نماز عشاء و وتر

بعد زوال بیاض افق کہ نزدیک امام اعظم صاحب شفق اسی سے مراد ہے، وہ وقت عشاء متفق علیہ ہے۔ مسجد میں تشریف لاتے اول دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھتے - بعد ازاں چار رکعت یا دو رکعت سنت گزارتے اور پھر فرض ادا کرتے - اور بغیر اس کے کہ ادعیہ پڑھیں صرف اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ دعا مذکور پڑھ کر اٹھ کھڑے ہوتے - اور دو رکعت سنت موکدہ پڑھتے - بعدازاں چار رکعت اور مستحب پڑھتے - بعدازاں وتر پڑھتے - بعدہٗ الم سجدہ پڑھتے اور کبھی بعد فرض چار رکعت میں سورہ سجدہ و تبارك و قل یاایھاالکافرون و قل هو الله پڑھتے - اور دعا قنوت حنفی و شافعی کہ حنفیوں نے جمع کیا ہے اور اول بیان ہو چکی ہے جمع کرتے - بعدازاں دو رکعت بیٹھ کر پڑھتے - اول رکعت میں اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ اور دوسری رکعت میں قُلْ یٰاَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ پڑھتے ۔ آخر میں ان دو رکعت کو ترک کر دیا تھا اور ارشاد فرماتے تھے کہ اس میں اختلاف ہے -

آپ کے اوراد

آپ بلا ناغہ رسالہ "**صلوٰۃ تا سورہ** " جو ایک جزو سے زیادہ ہے اور "**دلائل قادریہ** " جو حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کا مصنفہ درود ہے - کبھی بعد ظہر اور کبھی بعد عشاء پڑھا کرتے تھے -

عام مسائل نماز

بروقتِ نماز حضرت ہر دو ابہام کان کی لو تک لے جاتے اور ہاتھوں کی انگلیوں کو بغیر

اس کے کہ کھلی یا چوڑی رکھیں - بلکہ متوجہ قبلہ رکھتے اور اللہ اکبر کہتے ہوئے ہاتھوں کو نیچے لاتے اور زیر ناف دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر اس طرح سے رکھتے - کہ دائیں ہاتھ کی خنصر اور ابہام سے حلقہ ہو جاتا اور تین انگلیاں کلائی پر لمبی لمبی رکھی جاتیں - دونوں پیروں کے درمیان چار انگشت کا فاصلہ ہوتا اور دونوں پیروں پر برابر زور رکھتے - ایک پیر پر زور دے کر دوسرے کو آرام نہ دیتے - قیام میں سجدہ کی جگہ نگاہ رکھتے - نہایت تجوید و تعمق معانی و اسرار قرآنی سے قرأت پڑھتے - بعد ازاں تکبیر کہتے ہوئے رکوع میں جاتے اور قدموں پر نظر رکھتے، اور سر پشت کے ساتھ برابر کرتے - رانوں کو انگلیاں کھول کر بقوت پکڑتے اور زانو ٹیڑھا نہ ہونے دیتے - بعد ازاں قومہ بمقدار تسبیح جلسہ کرتے اور بحال انفراد سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ۔ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہتے ۔ دونوں سجدوں کے درمیان بقدر تسبیح جلسہ کرتے اور سجدہ میں ناک کی نرمہ پر نگاہ رکھتے - پیٹ کو زانو سے اور زانو کو بازو سے جدا رکھتے - اور بوقت سجدہ تمام اعضاء پر برابر زور دیتے - تشہد میں دونوں پیروں کی انگلیوں کو قبلہ کی جانب متوجہ رکھتے اور کنار پر نظر رکھتے ۔ حضرت کے تمام اصحاب نماز میں حضرت کی تقلید کرتے - بہت سے آدمی حضرت کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھ کر فریفتہ ہوتے -

سونے سے پہلے کی دعائیں

بعد نماز عشاء اور سونے سے پہلے حضرت سورۃ فاتحہ و آیۃ الکرسی و من الرسول...... تا آخر اور آیۃ اِنَّ رَبَّکُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ تا مِنَ الْمُحْسِنِیْنَ اور آیہ قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ......اور چہار قل پڑھتے - جس وقت لیٹتے پہلوے راست پر تکیہ کرتے اور دائیں ہاتھ کو دائیں رخسار مبارک کے نیچے رکھتے اور یہ دعا پڑھتے: اَللّٰهُمَّ بِاسْمِکَ رَبِّیْ وَضَعْتُ جَنْبِیْ وَبِکَ اَرْفَعُ اِنْ اَمْسَکْتَ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلَنَا وَاِنْ اَرْسَلْتَنَا فَاحْفَظْنَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَکَ الصَّالِحِیْنَ - اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْلَمْتُ وَجْهِیْ اِلَیْکَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْکَ

وَالجَأْتُ ظَهْرِیْ اِلَیْکَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً اِلَیْکَ لَامَلْجَاءَ وَلَامَنْجَاءَ مِنْکَ اِلَّا اِلَیْکَ -اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اٰمَنْتُ بِهٖ بِکِتَابِکَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَبِرَسُوْلِکَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ- اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَحْمُدُکَ بِکُلِّ لِسَانٍ وَاسْتَعِیْذُبِکَ مِنَ الْبَلَایَاوَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّابِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ- تین مرتبہ اس کلمہ اَعُوْذُ بِکَلِمٰتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ کُلِّهَا مِنْ شَرِّ مَاخَلَقَ کی تکرار کرتے- پھر تینتیس مرتبہ سُبحان اللّٰه اور تینتیس مرتبہ الحمد لله اور تینتیس مرتبہ اللّٰه اکبر اور ایک مرتبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِیْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ بِیَدِهِ الْخَیْرِ وَهُوَ حَیٌّ لَایَمُوْتُ اَبَدًا ذُوْالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ- آپ تشہد میں انگشتِ شہادت کبھی نہ اٹھاتے تھے اور کبھی نماز نفل با جماعت سوائے تراویح اور کسوف نہ پڑھتے تھے۔ نماز خسوف منفرد ادا کرتے تھے۔

آپ کی نماز جمعہ وعیدین وتر اوتح وغیرہ

نماز جمعہ کو جس طرح کہ علماء حنفیہ نے فرمایا ہے اسی طرح ادا کرتے۔ بعد فرض جمعہ سات دفعہ سورہ اخلاص اور سات دفعہ معوذ تین مع بسم اللّٰه اور احتیاطاً بعد ادائے جمعہ صلوٰۃ ظہر کو ادا فرماتے- کہ کل شرائط جمعہ بقول بعض فقہاء اس وقت پائی نہیں جاتیں اور اس طرح نیت کرتے:-نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَرْبَعَ رَکْعَةِ اٰخِرَ فَرْضِ الظُّهْرِ اَدْرَکْتُ وَقْتَهٗ وَلَمْ اَدِّهٖ

(ترجمہ) میں نے چار رکعت آخر فرض ظہر کی نیت کی- پایا وقت اس کا اور نہ ادا کیا تھا اس وقت تک اگر کبھی کچھ بیماری وغیرہ ہوتی -

اور نماز جمعہ کو نہ پہنچتے تو منفرد ادا کرتے- اور اسی طرح سے سفر میں بھی طریقہ جاری رکھتے -

آخر عشرہ رمضان میں مسجد میں اعتکاف کرتے اور عشرہِ ذوالحج میں عزلت اختیار کرتے- ان عشرات میں طاعات واذکار وصیام کی طرف بہت راغب ہوتے، اور درود پڑھتے - شب ہائے جمعہ مع اصحاب حلقہ کر کے درود شریف پڑھتے -

عیدالاضحیٰ کوراہ میں باآواز بلند تکبیریں کہتے۔عشرہ ذی الحج کو حاجیوں کی مشابہت کر کے سر اور ناخن نہ ترشواتے۔صرف بعض ادعیہ ماثورہ پڑھا کرتے تھے-عشرہ ذی الحج میں ہر روز نماز عشاء اور نماز فجر کی دوسری رکعت میں سورہ والفجر پڑھتے-تعریف بغیر عرفہ کو یعنی ان احکام کی یہاں بجا آوری جن کو حاجی لوگ عرفات میں کرتے ہیں،مکروہ جانتے تھے-

نماز تراویح کی بیس رکعت ادا کرتے اور سفر وحضر میں بجمعیت تمام ادا کرتے-تین قرآن شریف سے کم ماہ صیام میں ختم نہ کرتے-ہر چہار رکعت تراویح کے بعد تین دفعہ:

سُبْحَانَ ذِی الْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْعَظْمَةِ وَالْهَیْبَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْکِبْرِیَآءِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْحَیِّ الَّذِیْ لَایَنَامُ وَلَایَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَاوَرَبُّ الْمَلٰٓائِکَةِ وَالرُّوْحِ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ ط

اور ہر دو رکعت کے بعد یہ دعاء پڑھتے-: یَاکَرِیْمُ الْمَعْرُوْفِ یَاقَدِیْمَ الْاِحْسَانِ اَحْسِنْ عَلَیْنَا بِاِحْسَانِکَ الْقَدِیْمِ یَااَللّٰهُ -

اور ختم کل تراویح پر یہ دعا پڑھتے:

اَللّٰهُمَّ اِنَّانَسْئَلُکَ الرِّضْوَانَ وَالْجَنَّةَ وَنَعُوْذُبِکَ مِنَ النَّارِ ط اَللّٰهُمَّ یَاخَالِقَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ بِرَحْمَتِکَ یَاعَزِیْزُ یَاغَفَّارُ یَاکَرِیْمُ یَاسَتَّارُ یَارَحِیْمُ یَابَارُّ اَجِرْنَایَامُجِیْرُ یَامُجِیْرُ یَامُجِیْرُ بِعِزَّتِکَ وَفَضْلِکَ رَبِّیْ ط اَللّٰهُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنَّا یَاغَفُوْرُ یَاغَفُوْرُ یَاغَفُوْرُ ط اَللّٰهُمَّ اِنَّانَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ وَالْمُعَافَاتِ الدَّائِمَةِ فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ط

چونکہ خود حافظ قرآن تھے دیگر ایام میں بعد ظہر ہمیشہ تلاوت فرماتے تھے اور حلقات میں استماع قرآن شریف ہمیشہ جاری تھا-نماز وغیرہ میں اس طرح قرات پڑھتے تھے کہ گویا ادائے معنی ضمن الفاظ میں فرماتے جاتے ہیں-سامعین کو بدیہی طور سے معلوم ہوتا تھا کہ اسرار قرآنی اس مقرب

سبحانی پرواردہو رہے ہیں۔ بہت سے آدمی جو کہ مرید بھی نہ ہوتے تھے کہتے:

''حضرت قرآن اس طور سے پڑھتے ہیں گویا الفاظ ان کے دل سے نکلتے ہیں۔''

آواز بنا بنا کر ہرگز نہ پڑھتے تھے۔ نماز تراویح میں اکثر سامعین کو غنودگی ہو جاتی تھی۔ لیکن حضرت کو کبھی کچھ نہ ہوتی تھی۔ آپ اسی طرح کھڑے کھڑے قرآن سنتے۔

مُلّا بدرالدین سرہندی علیہ الرحمہ نے لکھا ہے کہ ایک روز میں نے حضرت سے عرض کیا:

''کیا باعث ہے کہ آپ کو کبھی غنودگی نہیں ہوتی۔''

فرمایا:

''شناوری دریا اسرار قرآنی فرصت نہیں دیتی کہ پلک بھی جھپکاؤں۔''

سفر میں منزل پہنچنے تک تلاوت قرآن فرماتے۔ جس وقت آیت سجدہ آتی فی الفور سواری سے اتر کے زمین پر سجدہ کرتے تھے۔ حالت انفراد میں تسبیحات رکوع و سجود پانچ و سات بلکہ نو تا گیارہ بار پڑھتے، اور کبھی تین مرتبہ پر اختصار فرماتے۔ حسب موقع ادا فرماتے کہ شرم آتی ہے کہ باوجود قوت و استطاعت حالت انفراد میں اقل تسبیحات پر اختصار کیا جائے۔ حالت امامت میں اس قدر کہتے کہ مقتدی آسانی کے ساتھ تین مرتبہ کہہ سکیں۔

--------◇◇◇--------

باب نمبر ۴

چوتھا جوہر

حضرت مجدد علیہ الرحمہ کی تصانیف، تعلیم وطریقہ
وصال، صاحبزادگان اور خلفاء کبار

تصانیف حضرت مجدّد علیہ الرحمہ

علوم شریعت اور معارف طریقت میں آپ کی بے شمار تصانیف ہیں۔ان میں سے صرف وہ تصانیف جن کے مسودات باقی رہ گئے تھے اور وہ مرتبہ شہرت کو پہنچیں (۶۴۵) ہیں۔

❶ اثبات النبوۃ:

اس میں آپ نے ابوالفضل وغیرہ دہریہ اور اکثر ملحدین کے اقوال کا رَدکر کے حضور نبی کریم ﷺ کی نبوت کا بدلائل عقلیہ ونقلیہ نہایت شرح وبسط سے ثبوت دیا ہے۔

❷ رسالہ ردّ روافض:

اس میں آپ نے شیعہ شنیعہ کے اس رسالہ کا دندان شکن جواب دیا ہے جوانہوں نے بوقتِ محاصرہ مشہد مقدس علماءِ ماوراء النہر کو قتل کرنے اور ان کا مال لوٹنے کے جواز میں لکھا تھا۔

❸ شرح رباعیات، حضرت خواجہ باقی باللہ الدہلوی رحمۃ اللہ علیہ۔

❹ تعلیقات عوارف۔

آپ نے عوارف پر ایک اعلیٰ حاشیہ تحریر کیا ہے۔

❺ رسالہ علم حدیث

❻ رسالہ حالاتِ خواجگانِ نقشبند

❼ رسالہ تہلیلیہ

❽ رسالہ مکاشفات غیبیہ

❾ رسالہ آداب المریدین

❿ رسالہ مبداء ومعاد

۱۱۔رسالہ معارف لدنیہ

رسالہ نمبر ۱۰، ۱۱ میں آپ نے اپنے مکاشفات اور مقاماتِ خاصہ بیان فرمائے ہیں۔ ان رسالوں کے علاوہ آپ کے (۶۳۴) مکتوب ہیں۔ اُن میں سے ہر ایک بمنزلہ ایک مستقل رسالہ ہے۔

مکتوبات شریف

آپ کے کل مکاتیب (۶۳۴) ہیں جو تین جلدوں میں منقسم ہیں:

جلد اول

موسوم باسم تاریخی **دُرُّ الْمَعْرِفت** ——— اس میں بموجب تعداد پیغمبران مرسل یا بعدد اصحاب بدر (۳۱۳) مکتوب ہیں۔ اس جلد کو آپ کے خلیفہ حضرت مولانا یار محمد الجدید البدخشی الطالقانی نے ۱۰۲۵ھ میں جمع کیا۔[1]

جلد ثانی

موسوم باسم تاریخی **نور الخلائق** ——— اس میں صرف (۹۹) مکتوب ہیں۔ اس جلد کو آپ کے خلیفہ حضرت مولانا عبدالحی حصاری نے ۱۰۲۸ھ میں جمع کیا۔

جلد ثالث

موسوم بہ اسم تاریخی **مَعْرِفَةُ الحَقَائِق** ——— اس جلد میں (۲۲۲) مکتوب ہیں۔ اس جلد کو آپ کے خلیفہ حضرت مولانا خواجہ محمد ہاشم برہان پوری نے ۱۰۳۱ھ میں جمع کیا۔

آپ کے مکتوبات قدسی آیات میں اعلیٰ اعلیٰ معارف اور عمدہ عمدہ حقائق بیان ہوئے ہیں۔ عرب وعجم کے علماء اور سرآمد مشائخ نے ان کو ملاحظہ کر کے آپ کی مجددیت کی تصدیق کی۔ اور آپ کی تصانیف کی توصیف میں تقاریظ اور رسالے تحریر کیے ———

[1] بدخش بدخشان کا مخفف اور طالقان ملک فارس میں ایک شہر کا نام ہے۔

واضح ہو کہ مکتوبات شریف کے مضامین کی رفعت منزلت دو اعتبار سے ہے:

(۱)

یہ کہ بسبب مرور ایام و دوری زمانہ مسعود آں حضرت ﷺ دین میں بڑے بڑے نقائص اور خرابیاں پیدا ہوگئی تھیں۔

- دربار اکبری کے ہم رنگ مسلمانوں میں ایک ملحد گروہ قائم ہو گیا تھا۔ جو توحید کو بغیر رسالت اسلام کے لیے کافی سمجھتا تھا۔
- فلسفیوں نے ابطالِ نبوت پر کتابیں لکھ دی تھیں۔
- جاہل صوفیوں نے طریقت کو شریعت سے علیحدہ اور آزاد ٹھہرایا تھا۔
- احکام قرآن وحدیث کی پابندی کو بالائے طاق رکھ دیا تھا۔
- نہ الہام اور ابہام میں تمیز رہی تھی، نہ کشف اور وساوس شیطانی میں فرق باقی تھا۔
- صوفیائے متقدمین کے شطحیات کی غلط غلط توجیہات قائم کر کے ان کو قابل عمل درآمد قرار دیا جا رہا تھا۔

جب آپ کا ظہور ہوا۔ آپ نے اپنی تصنیفات میں نہایت خیریت سے ان سب بے دینوں کا مقابلہ کیا اور کتاب وسنت سے ہر امر کا فیصلہ فرما دیا۔ اور جو خلافِ شرع کلام صوفیاء متقدمین کا کشف حقیقی کے درجہ میں شمار ہوتا تھا، اس کو بھی صاف کر دیا۔ مثلاً ارشاد حضرت شیخ اکبر **اَلْوَلَایَۃُ اَفْضَلُ مِنَ النُّبُوَّۃِ** وغیرہ مقاماتِ سلوک کے بیان میں اگر کسی سے کچھ چوک یا غلطی ہوئی تھی۔ اس کو بھی آپ نے صحت کر کے وضاحت کر دی۔ مثلاً جناب شیخ نے **فصوص الحکم** میں مرتبہ جمع تشبیہ وتنزیہ کو اعلیٰ ترین قیام مقعد صدق تحریر فرمایا ہے:

وَشَبِّہْہُ وَ نَزِّہْہُ وَقُمْ فِیْ مَقْعَدِ الصِّدْقِ

(ترجمہ) تشبیہ اور تنزیہہ کے مقام کو جمع کر کے پہنچے تو مقام مقعد صدق کو

آپ نے اس کی تصحیح میں مکتوب نمبر ۹۷ دوسری جلد میں تحریر فرمایا ہے:

ثمرۂ کفر طریقت تشبیہ است ونتیجہ اسلام طریقت، تنزیہہ ہر قدر فرق کہ درمیان تشبیہ وتنزیہہ است ہماں قدر فرق درمیانِ کفر واسلام طریقت است، طائفہ کہ جمع تشبیہ

وتنزیہ کردہ اند و آنرا کمال دانستہ اند آں تنزیہ نیز از جملہ تشبیہ است کہ در قطر شان تنزیہ در آمدہ ست والا تشبیہ را چہ یارا کہ با تنزیہ حقیقی جمع شود و در شعشعان انوار آں مضمحل و ناچیز نگردد۔

بلے ہر جا شود مہر آشکارا

سُہارا جز نہاں بودن چہ یارا

(ترجمہ) کفر طریقت کا ثمرہ تشبیہ ہے اور اسلامِ طریقت کا نتیجہ تنزیہ ——— جس قدر فرق کہ تشبیہ و تنزیہ کے درمیان ہے۔ اسی قدر فرق درمیان کفر و اسلام طریقت کے ہے۔ وہ گروہ مشائخ جنہوں نے کہ تشبیہ اور تنزیہ کو جمع کیا ہے اور اس کو کمال خیال کیا ہے در حقیقت وہ تنزیہ کو نہیں پا سکے ——— جس کو انہوں نے تنزیہ سمجھا ہے، واقع میں وہ بھی تشبیہ ہی ہے ورنہ تشبیہ کو کیا قدرت ہے جو تنزیہ حقیقی کے ساتھ جمع ہو سکے، اور اس کے انوار کی چمک میں مضمحل اور ناچیز نہ ہو جائے۔ چنانچہ ضرب المثل ہے کہ آفتاب کے روبرو ستارے نہیں چمکتے۔

(۲)

دوسرے یہ کہ آپ کے بعض مکتوبات میں وہ معارف و مقامات عالیہ بیان ہوئے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو مخصوص طور پر بلا شرکت دیگر اولیاء اللہ عطا فرمائے ہیں۔ جیسے: امامت۔ سابقیت۔ خالصیت۔ تحلیصیت۔ اصالت اور قیومیت۔ مجددیت الف ثانی۔ دیگر کمالات نبوت و رسالت وغیرہ۔

مکتوبات شریف کی تردیدات

مکتوبات شریف کی تردید کرنا تو دوسری بات ہے۔ لیاقت کاملہ اور عنایت الٰہیہ کے بغیر ان کا سمجھنا ہر ذی علم کو دشوار ہے ——— پھر تردید کرنا خواہ وہ غلط ہو یا صحیح اور مشکل ہے ——— تاہم بعض بعض مکتوب کی تردید ضروری لکھی گئی۔ اور اس کے دو باعث ہوئے:۔

۱

ایک یہ کہ آپ کا ایک مرید حسن خان افغانی آپ سے منحرف ہو کر کچھ مسودات مکتوبات شریف چرا کر لے بھاگا تھا۔ اس نے اس میں ترمیم اور تحریف کر کے متعدد نقول کر کے بغرضِ اغوا ئمائد وقت کے پاس بھیج دیں۔ جس نے دیکھا آپ سے غیر معتقد ہو گیا۔ بعض بعض نے تردید بھی لکھی مگر رفتہ رفتہ حسن خان کے واقعہ کا اور تحریف کا بھی لوگوں کو علم ہوتا گیا۔ جس جس نے تردید لکھی تھی، معذرت چاہی۔

چنانچہ شیخ فتح محمد فتحپوری چشتی اپنی کتاب ''**مناقب العارفین**'' میں لکھتے ہیں:۔

حضرت شیخ عبدالحق (محدث دہلوی) کے صاحبزادہ مولانا نورالحق سے معلوم ہوا۔ کہ آپ کے مکتوبات شریف کے رد میں شیخ نے ایک رسالہ لکھا تھا۔ جب ان کو حسن خان کی تحریف کا واقعہ معلوم ہوا تو انہوں نے معذرت کا مکتوب لکھا۔ حالانکہ جناب مجدد رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ پیر بھائی اور حضرت خواجہ کے مرید ہیں۔[۱]

۲

دوسرا باعث یہ ہوا کہ جب آپ کی ذات بابرکات سے کرامات ظاہرہ اور کمالاتِ باہرہ کا اظہار ہوا۔ اور ہر طرف نورِ سنت پھیلا۔ ظلمت، شرک و بدعت دور ہوئی۔ آپ کا عالمگیر شہرہ ہوا۔ بعض بے دینوں میں آتش حسد بھڑکی۔ اور آپ کی کلام معجز نظام کی تردید میں کوشاں ہوئے۔ محمد صالح گجراتی نے ایک رسالہ بنامِ ''**اشتباہ**'' لکھا۔ اور محمد عارف اور عبداللہ سورتی کو اغوا کر کے ان سے کچھ روپیہ فراہم کر کے سید محمد برزنجی مدنی کے پاس پہنچ کر اس سے بھی آپ کے مکتوب کا رد لکھوایا۔ اور اس کا ''**ایراد البرزنجی**'' نام رکھا گیا۔ اور قشاشی نے بعداوت آپ کے خلیفہ حضرت شیخ آدم بنوری علیہ الرحمہ کے مکتوبات کے رد میں ایک رسالہ لکھا اور اس کا نام ''**اسرار المناسک**'' رکھا۔

۱۔ یہ مکتوب گرامی خواجہ حسام الدین علیہ الرحمہ خلیفۂ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کے نام لکھا گیا، جو حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ کے صاحبزادے شیخ نورالحق دہلوی علیہ الرحمہ نے ''اخبار الاخیار'' میں بطور تتمہ شامل کیا تھا۔ ہم اس تتمہ کا ترجمہ کتاب کے آخر میں پیش کر رہے ہیں۔ ناشر

تردیدات کے شافی جوابات

ان تردیدات کے جواب بھی نہایت بسط وشرح سے لکھے گئے- اگرچہ شیخ کے معذرت کر لینے کے بعد ان کے رسالہ کی تردید کی ضرورت باقی نہ تھی- لیکن مولانا وکیل احمد سکندر پوری نے اس کا جواب شافی ''**ہدیہ مجددیہ**'' اور اشتباہِ محمد صالح کا دندان شکن جواب ''**انوار احمدیہ**'' تحریر کیا- اور اس میں ضمناً قشاشی کے رسالہ ''**اسرار المناسک**'' کا بھی جواب دے دیا-

''**ایراد البرزنجی**'' اگرچہ ایک نہایت ہی غیر معتبر اور بالکل ہی بے حقیقت رسالہ تھا- حرمین شریفین کے تمامی علماء نے اس کی صحت کی تصدیق پر مہریں کرنے سے کلیۃً انکار فرمادیا- تاہم حضرت مولانا عبدالحکیم سیالکوٹی نے اس کا مفصل جواب دیا- اس کا نام ''**الکلام المنجی فی ایراد البرزنجی**'' رکھا- اور علامہ وقت شیخ نورالدین محمد بیگ نے رد برزنجی میں ایک مفصل رسالہ لکھا- اس رسالہ کی صحت پر علماء حرمین الشریفین مثلاً

عبداللہ الافندی- شیخ احمد الہشبشی- سید اسعد المفتی المدنی الحنفی- امام العلی الطبری المفتی الشافعی- عبدالرحمٰن بن محمد الصالح الامام المالکی- محمد بن القاضی الحنفی- شیخ حسن الحنفی- مرشد الدین بن احمد المرشدی نے مہریں اور دستخط کیے-

شیخ معظم عالم محترم سید محمد آفندی اور شیخ الاسلام مکہ معظمہ مذہب حنفیہ شیخ عبداللہ آفندی عناقی زادہ نے تقاریظ لکھیں- ان کے مضمون کا عشر عشیر حاصل یہ ہے کہ شیخ صالح نے جو گجراتی ہے یا اورنگ آبادی اور اس کے اتباع میں محمد عارف اور عبداللہ سورتی نے مکتوبات قدس آیات سے عالم زمانی عارف حقانی حضرت شیخ احمد سرہندی فاروقی میں سب کچھ تحریف اور کمی بیشی کرکے عربی ترجمہ کرا کے بہمراہی زر کثیر سید محمد برزنجی مدنی کے پاس رَد لکھنے کی غرض سے بھیجے ——— برزنجی نے بطمع نفسانی رَدّ لکھ دیا- فوراً ہی فاضل اجل عالم باعمل شیخ نورالدین محمد بیگ نے آپ کے اصل مکتوبات ہندوستان سے منگوا کر مقابلہ کیا- تو ثابت ہوا کہ وہ دراصل تحریف شدہ مکتوب تھے- اور درحقیقت ان کا کلام معجز نظام معارف اور حقائق کا گنجینہ اور شرائع اور احکام

کا خزینہ ہے —— ایسے کلام کی تردید ضلالت بین اور گمراہی ظاہر ہے-ان کے مکتوبات کو دستورالعمل قرار دیں-

طریقہ مجددیہ کی تعلیم اور دیگر طریقوں سے فرق

اولیاء سلف کے سلوک سیر حسب ذیل ہیں:-

(۱)

سیرالی اللہ:

اس میں عالم خلق-عالم امر-واحدیت اوروحدیت کی سیر ہوتی ہے-

(۲)

سیرفی اللہ:

اس میں احدیت کی سیر ہوتی ہے جس کو آپ اپنی تحقیق میں فرماتے ہیں:''یہ سیر حقیقتاً ظلال اسماء وصفات کی ہے-''

(۱)

سیرعن اللہ باللہ:

اس میں احدیت سے کثرت خلق کی طرف نزول کی سیر ہوتی ہے-

(نوٹ)

☆—— عالم خلق سے مراد مخلوق تحت العرش-

☆—— عالم امر سے مخلوق فوق العرش ملائک وغیرہ

☆—— واحدیت سے مفصل صفاتِ الٰہی

☆—— وحدت سے مجمل صفاتِ الٰہی-

☆—— احدیت سے ذات بحت جو ہر قسم کے اعتبار سے منزہ ہے-

یہی پانچ مرتبے ایک مرتبہ انسان جامع -مراتب ستہ کہلاتے ہین اور یہ مراتب محض اعتباری ہیں-ورنہ وہ ایک ہی ذات ہے، جو قدم سے امکان تک موجود ہے-

حضرت مجدد کے سلوک کی سیر

حسب ذیل ہے:۔

❷ **ولایت صغریٰ یا ولایت اولیاء:**

اس میں سیر الی اللہ ہوتی ہے۔ نیز وہ سیر جس کو دیگر اولیاء نے ''سیر فی اللہ'' سمجھا ہے۔ اور حقیقت میں وہ سیر ظلال ہے۔

❸ **ولایت کبریٰ یا ولایت انبیاء:**

اس میں اصل اسماء وصفات کی سیر ہوتی ہے۔ جو اور طریقوں میں نہیں ہے۔

اس کے علاوہ اور ۱۶ یا ۱۷ مقام مفصلہ ذیل ہیں۔ جو قبل ذات بحت اس سلوک میں طے ہوتے ہیں:

۱۔ ولایت علیا یا ولایت ملائک	۲۔ کمالاتِ نبوت
۳۔ کمالاتِ رسالت	۴۔ کمالاتِ اولعزمی اس کے بعد۔ یا
۵۔ قیومیت اشیاء یا	۶۔ حقیقت کعبہ
۷۔ حقیقت قرآن	۸۔ حقیقت صلوٰۃ
۹۔ بعض لوگوں کو حقیقت صوم	۱۰۔ معبودیت صرفہ
۱۱۔ عبدیت یا	۱۲۔ خلت حقیقت ابراہیمیہ
۱۳۔ محبیت حقیقت موسویہ	۱۴۔ محبوبیت ممتزجہ حقیقت محمدیہ
۱۵۔ محبوبیت ساذجہ حقیقت احمدیہ	۱۶۔ تعین حُبی
۱۷۔ تعین وجودی	

اس کے بعد دائرہ لاتعین یعنی ذات بحت مع الصفات الثمانیۃ الحقیقیہ۔

مرض الموت

شب برأت ۱۰۳۳ھ کو آپ نے اپنی وفات کے متعلق ظاہر فرما دیا کہ اسی سال میں ہوگی۔ حتیٰ کہ

آپ عیدالاضحیٰ کی نماز سے فراغت پا کر دولت سرا کو تشریف لائے - اپنے خلفاء اور مریدین سے فرمایا کہ:

''بموجب عدد عمر آنحضرت ﷺ میری عمر بھی ۶۳ سال ہوگی - اور اس کا وقت قریب آ گیا ہے - آپ سب کو لازم ہے کہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ پر عمل کرتے رہیں -''

پانچ چار روز کے اندر ہی آپ کو مرض ضیق النفس کا دورہ شروع ہو گیا - حتیٰ کہ ۱۲ تاریخ محرم ۱۰۳۴ھ ہوئی - آپ نے تعداد ایام باقیہ ظاہری فرما دی - ایک روز اپنے والد ماجد کے مزار شریف کی آخری زیارت کو تشریف لے گئے اور دیر تک مراقب رہے - اس قبرستان کے اہل قبور کے لیے بہت کچھ دعاء و مغفرت فرمائی - وہاں سے جدّ اعلیٰ حضرت امام رفیع الدین کے مزار تشریف لے گئے، اور اسی طرح سے مراقبہ فرمایا - وہاں کے اہل قبور کیلئے دعاء مغفرت فرما کر رخصت ہوئے اور دولت خانہ کو تشریف لائے - حتیٰ کہ ۲۲ رصفر کو آپ نے اپنے مریدین اور صاحبزادگان سے فرمایا کہ:

''اللہ پاک مجھ کو وہ سب کچھ عطاء فرما چکا جو بشر کو عطا کیا جا سکتا ہے -''

یہ سن کر سب پر بہت بڑا اثر آپ کی جدائی کے پیدا ہونے کا ہوا - ۲۳ رصفر کو آپ نے تمام لباس فقراء کو خیرات کر دیا - اور مرض مذکور کا غلبہ شروع ہوا - وہ سب جس کے بعد آپ کا وصال ہوا - باصرار تمام آپ اٹھ کر بیٹھے اور جو حقائق کہ منکشف ہوئے تھے - بیان فرمائے کہ:

''میری ہمت کا مرغ آستان قدس تک پہنچا اور آواز آئی کہ یہ حقیقت کعبہ ہے ــــــ اس کے بعد اور عروج ہوا اور مقامِ صفات حقیقیہ تک پہنچا ــــــ جو بوجود ذات موجود ہیں - پھر میں شیونات ذاتیہ تک پہنچا ــــــ وہاں سے ذات بحت تک پہنچا - جو ہر قسم کے اعتبارات اور نسبتوں سے معرّا ہے - اور گرد ظلیت نے وہاں تک راہ نہیں پائی ہے -''

اس کے بعد ضعف کا غلبہ ہوا - تہجد کی نماز وضو کر کے کھڑے ہو کر ادا فرمائی - صبح کی نماز بھی باجماعت پڑھ لی - اور ہندی کا یہ مصرعہ وردِ زبان ہوا - ؎

آج ملا وا کے پیا سب جگ دیواں وار

ترجمہ) ''آج وہ دوست ملا جس پر سب دنیا کو قربان کروں-''

پھر اشراق کی نماز جمعیت کے ساتھ ادا کی- تمام ادعیہ ماثورہ پڑھتے رہے- اور مراقبہ میں مصروف ہو ہو جاتے تھے- بستر پر اس طرح سے لیٹے کہ سر شمالی طرف منہ قبلہ کی طرف دائیں ہاتھ ٹھوڑی مبارک کے نیچے اور ذکر میں مشغول ہوئے- سانس کی تیزی کو صاحبزادہ نے دیکھ کر عرض کیا کہ مزاج کیسا ہے؟ ارشاد فرمایا:

''اچھا ہے- جو دو رکعت نماز پڑھ چکے ہیں کافی ہے-''

یہ حکم آپ کا آخری کلام تھا- اس کے بعد اللہ اللہ جاری تھا-

وصال اور عمر شریف

۲۸ صفر ۱۰۳۴ھ روز دوشنبہ یا سہ شنبہ کو بوقت اشراق داعی اجل کو آپ نے لبیک فرمائی، اور اس جہانِ فانی سے طرفِ عالم جاودانی کے رحلت فرمائی- آپ کی عمر شریف ۶۳ سال ہوئی-

روایت ہے کہ اس روز زمین و آسمان روتے ہیں- آسمان کا رونا اس کا چاروں طرف سے سرخ ہونا ہے ـــــ اسی طرح کتاب شرح صدر میں آپ کو غسل دیتے وقت یہ واقعہ پیش آیا کہ دونوں ہاتھ مثل نماز کے قیام کے بستہ تھے- کئی مرتبہ غسل دیتے وقت کھول دے گئے- پھر ویسے ہی ہو گئے اور آپکا چہرہ مبارک متبسم تھا- پس بموجب عدد سنت آپ کو کفن دیا گیا-

مدفن اور اس زمین کی فضیلت

آپ کا مدفن شریف وہی گنبد ہے جس میں آپ کے بڑے صاحبزادہ اکابر اولیاء حضرت خواجہ محمد صادق رضی اللہ عنہ مدفون ہیں- اور یہ گنبد شریف ارض مبشرہ میں واقع ہے- جس کی تفصیل تیسرے جوہر میں مذکور ہوئی ہے- یہ گنبد شریف کچھ بڑی عمارت نہیں ہے- بلکہ وہ گنبد کہ جس میں آپ کے صاحبزادہ قیوم ثانی یا ان کے صاحبزادگان مدفون ہیں، کہیں وسیع اور رفیع ہیں

(١) بی بی صالحہ (٢) بی بی فاطمہ (٣) بی بی شاکرہ (۴) بی بی اشرف النساء (۵) بی بی فخر النساء۔

(٣)

عروۃ الوثقیٰ حضرت خواجہ محمد معصوم قیوم ثانی رضی اللہ عنہ۔

آپ ١٠٠٧ھ میں بمقام بسی پیدا ہوئے۔ آپ بھی ظاہری علوم و باطن میں فرید دہر اور وحید عصر تھے۔ والد بزرگوار کے بعد آپ ہی کو منصب قیومیت سے سرفرازی بخشی گئی۔ بتاریخ ٩ ربیع الاول ١٠٧٩ھ آپ کا وصال ہوا۔ ایک عظیم الشان گنبد میں آپ کا مزار شریف ہے۔ اور اس کے قریب ایک رفیع البیان مسجد بھی ہے۔ جو آپ ہی کے نام نامی سے موسوم ہے۔ آپ کے چھ صاحبزادے تھے:۔

❶ حضرت شیخ محمد صبغۃ اللہ:

ولادت ١٠٣٢ھ وفات ٨ ربیع الثانی ١١٢٠ھ مزار شریف روضہ مبارک حضرت قیوم ثانی میں ہے۔

❷ حضرت شیخ حجۃ اللہ محمد نقشبند ثانی قیوم ثالث:

ولادت ماہ ذیقعدہ ١٠٣۴ھ وفات ٩ محرم ١١١۵ھ مزار شریف ایک گنبد بزرگ بجانب شمال واقع ہے۔

واضح ہو کہ حضرت خواجہ محمد زبیر قیوم رابع آپ کے صاحبزادہ حضرت شیخ ابوالعلی کی اولاد میں ہوئے ہیں۔ گویا آپ کے نبیرہ ہیں۔

❸ حضرت خواجہ محمد عبید اللہ معروف بہ مروج الشریعۃ:

ولادت یکم شعبان ١٠٣٧ھ وفات بتاریخ ١٩ ربیع الاول ١٠٨٣ھ مزار شریف روضۂ مبارک حضرت قیوم ثانی ہے۔

❹ حضرت خواجہ محمد اشرف:

ولادت ١٠۴٨ھ وفات ١١١٧ھ میں ہے۔

❺ حضرت خواجہ شیخ سیف الدین معروف بہ محی السنۃ:

ولادت ١٠۴٩ھ وفات بتاریخ ٢٦ رجمادی الاول ١٠٩۴ھ مزار شریف ایک گنبد کلاں میں

بجانب جنوب واقع ہے۔

❻ حضرت شیخ محمد صدیق معروف بہ مقبول اللہ رحمۃ اللہ علیہ:

ولادت ۱۰۵۹ھ وفات ۱۱۳۰ھ میں مزار شریف علیحدہ مقبرہ میں روبروئے مسجد حضرت قیوم ثانی واقع ہے۔

(۴)

حضرت خواجہ محمد فرخ رحمۃ اللہ علیہ:

آپ نے بعمر ۱۵ سال بحالت طالب علمی وصال فرمایا۔

(۵)

حضرت خواجہ محمد عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ:

آپ نے بعمر ۸ سال وصال فرمایا۔

(۶)

حضرت خواجہ محمد اشرف رحمۃ اللہ علیہ:

آپ نے بعمر ۲ سال وصال فرمایا۔

(۷)

حضرت خواجہ شیخ محمد یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کی ولادت ۱۰۲۴ھ اور بتاریخ ۲۷ رجمادی الثانی ۱۰۹۶ھ وصال فرمایا۔ مزار شریف روضہ مبارک حضرت قیوم اول کے بجانب غرب ایک گنبد میں ہے۔ آپ کے تین صاحبزادے اور ایک صاحبزادی تھی:-

(۱) شیخ ضیاء الدین یوسف (۲) شیخ زین العابدین (۳) شیخ محمد امام

(۴) صاحبزادی بی بی زیب النساء۔

حضرت قیوم اول کی صاحبزادیوں کی تفصیل یہ ہے۔

(۱) بی بی رقیہ (۲) بی بی خدیجہ بانو

(۳) بی بی ام کلثوم ——— سب نے طفولیت میں وفات پائی۔

حضرت مجدد کے خلفاء

آپ کے خلفاء بے شمار تھے۔ بموجب عدد سنین عمر شریف آں حضرت ﷺ صرف ۶۳ خلفاء کا ذکر کیا جاتا ہے۔ پس باستثنائے حضرت خواجہ محمد عیسیٰ اور خواجہ محمد اشرف علیہما الرحمۃ آپ کے پانچوں صاحبزادگان ممدوح خلیفہ ہیں:

(۶) مولانا میر محمد نعمان اکبر آبادی (۷) شیخ حمید بنگالی

(۸) شیخ عبدالحی صاری (۹) شیخ نور محمد فقنی

(۱۰) شیخ مزمل پوربی (۱۱) شیخ نور محمد بہاری

(۱۲) شیخ حامد بہاری (۱۳) مولانا فرخ حسین۔

(۱۴) سید باقر سارنگ پوری (۱۵) سید محب اللہ مانک پوری

(۱۶) سید حسین مانک پوری (۱۷) مولانا شیخ عبدالوادی بدایونی

(۱۸) مولانا شیخ طاہر لاہوری (۱۹) مولانا امان اللہ لاہوری

(۲۰) شیخ طاہر اللہ بدخشی (۲۱) حاجی سفر افغان

(۲۲) مولانا صادق کابلی (۲۳) مولانا محمد ہاشم خادم

(۲۴) خواجہ محمد ہاشم برہان پوری (۲۵) شیخ فضل اللہ برہان پوری

(۲۶) مولانا حمید الدین احمد آبادی (۲۷) حاجی حسین

(۲۸) شیخ داؤد ساکنی (۲۹) مولانا غازی گجراتی

(۳۰) خواجہ محمد صدیق الکشمی الدہلوی (۳۱) شیخ بدیع الدین سہارن پوری

(۳۲) شیخ احمد دیوبندی (۳۳) شیخ عبدالقادر انبالوی

(۳۴) شیخ محمد حری
(۳۵) شیخ سلیم البنوری
(۳۶) شیخ آدم البنوری
(۳۷) مولانا بدرالدین السرہندی
(۳۸) شیخ خضر الهلول پوری
(۳۹) مولانا محمد یوسف سمرقندی
(۴۰) مولانا عبدالغفور سمرقندی
(۴۱) مولانا محمد صالح الکولابی
(۴۲) شیخ کریم الدین باباحسن ابدالی
(۴۳) حاجی محمد فرگنی
(۴۴) مولانا یار محمد قدیم طالقانی
(۴۵) مولانا یار محمد جدید طالقانی
(۴۶) صوفی قربان القدیم
(۴۷) صوفی قربان الجدید ارکنجی
(۴۸) مولانا قاسم علی
(۴۹) شیخ حسن البرکی
(۵۰) شیخ یوسف البرکی
(۵۱) شیخ عبدالرحیم البرکی
(۵۲) مولانا صغیر احمد الرومی
(۵۳) شیخ عبدالعزیز النحوی المغربی
(۵۴) شیخ علی المحقق المالکی
(۵۵) شیخ زین العابدین
(۵۶) شیخ علی الطبری الشافعی المکی
(۵۷) شیخ احمد استنبولی
(۵۸) فقیہ عثمان الیمنی الشافعی
(۵۹) سید مبارک شاہ بخاری
(۶۰) مولانا حسن بخاری
(۶۱) قاضی تولک بخاری
(۶۲) شیخ المحدث عیسی المغربی
(۶۳) شیخ محمد مدنی

قصائد حضرت مجدد الف ثانی

پلادے ساقیا ساغر مجدّد الف ثانی کا — کہ ہوں مشتاق میں یکسر مجدّد الف ثانی کا
پلادے وہ مئے عرفان کہ زائل ہو خودی جس سے — رہوں مخمور تا محشر مجدّد الف ثانی کا
رہے نام ونشان میرا نہ کچھ ذات وصفت باقی — رہے باقی رخِ انور مجدّد الف ثانی کا
ہیں درجِ گوہر معنی وہ برجِ مہر عرفانی — جہاں میں نور ہے گھر گھر مجدّد الف ثانی کا

عوام ان کے اشارہ سے بنے خاصانِ حق یکدم — یہ ہے مخصوص اک جوہر مجدّد الف ثانی کا
کرامات اُن کی ہیں لاکھوں عیاں ہے جملہ عالم پر — بنانا قطب وغوث اکثر مجدّد الف ثانی کا
جناب غوث اعظم نے خبر دی ان کی آمد کی — نہ ہوگا کوئی بھی ہمسر مجدّد الف ثانی کا
مٹادی شرک کی ظلمت کیا اسلام کو روشن — طریقہ سب میں ہے بہتر مجدّد الف ثانی کا
مریداُن کے مرادیں پوری کردیتے ہیں اکدم میں — رقم ہو مرتبہ کیونکر مجدّد الف ثانی کا
مہینوں برسوں کا رستہ کرادیتے ہیں طے پل میں — ہے وجہُ اللہ رخِ انور مجدّد الف ثانی کا
سراسر سنّت بیضا ہے ان کا راستہ احمد — طریقہ دیکھیے چل کر مجدّد الف ثانی کا

(۲)

دکھادے اے خدا روضہ مجدد الف ثانی کا — کہ ہوں مدت سے میں شیدا مجدد الف ثانی کا
امام علم ربانی علیم سرّ پنہانی — بیاں کس منہ سے ہو رتبہ مجدد الف ثانی کا
جناب غوث اعظم نے کہا ایک دن بجے ڈنکا — مجدد الف ثانی کا مجدد الف ثانی کا
نہیں ممکن کہ ہم کچھ لکھ سکیں توصیف میں انکی — حدیثوں میں بیاں آیا مجدد الف ثانی کا
خدا کے دوست ہیں وہ اور رسول اللہ کے نائب ہیں — اُنہی نے خود لقب بخشا مجدد الف ثانی کا
شہنشاہوں کو کیا نسبت ہے اس در کے گداؤں سے — کہ ان کے سر پہ ہے سایہ مجدد الف ثانی کا
خودی کے نشہ کو کھو کر خدا کا پالیا اس نے — کہ جس نے پی لیا پیالہ مجدد الف ثانی کا
شریعت اس میں کامل ہے طریقت اس میں حاصل ہے — طریقہ ہے دُرِ بیضا مجدد الف ثانی کا
انا الحق کہہ اٹھے بعضے مشائخ جوش وحدت میں — کسی نے ظرف کب پایا مجدد الف ثانی کا
پلائے خم کے خم اس نے کیا مست والست آخر — نہ بہکا کوئی متوالا مجدد الف ثانی کا
ندیمِ حق نے دی ہے جو رکھے اسرار سربستہ — یہی ہے راستہ سیدھا مجدد الف ثانی کا
طریق احمدی ہے احمد مرسل نے بخشا ہے — اویس ہند ہے رتبہ مجدد الف ثانی کا

ہوئے وہ مسند آرائے ولایت ظاہر و باطن
الم نشرح بنا سینہ مجدد الف ثانی کا

ملا شجر طریقت کا ہم صدیق و حیدر کا
نسب فاروق اعظم کا مجدد الف ثانی کا

حیا و حلم عثمانی کیا حق نے عطا ان کو
بنا احمد مسمیٰ کیا مجدد الف ثانی کا

طریقِ صابری میں ہیں وہ سجادہ اب وجد کے
لکھوں کیا رتبۂ اعلیٰ مجدد الف ثانی کا

طریقِ قادری کا فیض پایا شہ سکندر سے
ہے جامع مشرب والا مجدد الف ثانی کا

طریقِ نقشبندی میں فیض خواجہ باقی ہے
بنا ہے سینہ گنجینہ مجدد الف ثانی کا

خلیفہ اور بھی ہیں خواجہ باقی باللہ کے
مگر سب سے فزوں پایۂ مجدد الف ثانی کا

دقائق سے ہوئے واقف حقائق کے ہوئے کاشف
تمیز عبد و رب حصۂ مجدد الف ثانی کا

جھلک سے اک تجلی کی ہوئی موسیٰ زخود رفتہ
ہے ذاتِ بحت نظارہ مجدد الف ثانی کا

نگاہِ فیض سے دیتے ہیں وہ جذب وسلوک اکدم
ہے سکر و صحو سہ یکجا مجدد الف ثانی کا

کہا احمد نے انوارِ ولایت دیکھ کر ان کے
کہ ہے جلوہ الٰہی کا مجدد الف ثانی کا

۳

تعالیٰ اللہ کسے یارا ہے آں حضرت کی مدحت کا
ہے نام پاک شیخ احمد گل باغ ولایت کا

کہ ہے وہ گوہر یکتا خدا کی بحر قدرت کا
لطیفہ ہے رسول اللہ کی نور بشارت کا

وہ ہے قطب زماں بل قطبِ اقطاب زمانہ ہے
ستارہ ہے درخشاں وہ سمائے نورِ وحدت کا

شہ غوث الوریٰ نے نور حضرت پر نظر کر کے
عطا فرما دیا پہلے ہی سے خرقہ خلافت کا

پس انکا دوست مومن ہے عدو ان کا منافق ہے
ہے یہ قول ولی اللہ ولی رب عزت کا

جہاں پائے مبارک ہیں شہنشاہِ دو عالم کے
وہاں صدیقِ اکبر کا سرِ شاہِ صداقت کا

قدم صدیق اکبر پر نہایت لطف و خوبی سے
جھکا سر ہے مجدد آفتاب ذی جلالت کا

نسب ملتا ہے ان کا حضرت فاروق اعظم سے
جہاں کے بادشاہوں پر اثر ہے جن کی دہشت کا

کرنے ظاہر میں شرع پاک کی تحقیق اور تصحیح
طریق باطنی سے بھی مٹایا رُخ ظلالت کا

ہے نسب آپ کا اقدم بھی پیروں کی نسبت ہے
یہ درجہ خاص ہے صدیق اکبر ذی وجاہت کا

گیا وہ شاہ ہے شمع حریم کبریائی تک
کہ تھا وہ مقتدا اقطاب اور اہلِ ولایت کا

طریقہ آپ کا نورِ نبوت اور ولایت ہے
صحابہ تابعین کا اور سرکار رسالت کا

کیا الحاد و بدعت اور ضلالت کو جدا دیں سے
معاون شرع نبوی کا طریقت اور حقیقت کا

تھا جب دین نبی گرداب بحرِ علم عقلی میں
کیا در بند ملحد کبر و کافر کی شرارت کا

رہے تابان اخیر الف ثانی تک طریقہ یہ
ہے کیونکہ دورِ حق گو اس زماں تک انکی صولت کا

تمت بالخیر

حروف ساز: سید سعید حسن زیدی شرفی قادری عفی عنہ

ضمیمہ نمبر ا

جواہر مجدّدیہ

(طبع ثانی)

تتمہ ''اخبار الاخیار''

مؤلفہ

شیخ نورالحق نقشبندی مجددی دہلوی

قدس سرہ العزیز

ترجمۂ اُردو

تتمہ ''اخبار الاخیار''

مؤلفہ

شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ

ص ۳۱۳، مطبوعہ مطبع مجتبائی، دہلی ۱۳۰۹ھ/۱۸۹۱ء

نوٹ:۔ ''جواہر مجددیہ'' (طبع اول) آپ کے سامنے ہے، جو دین محمدی پریس، لاہور سے شائع ہوئی ـــــــ یہ ضمیمہ ''جواہر مجددیہ'' (طبع ثانی) سے لیا گیا ہے۔ جو علامہ مفتی محمد جان مجددی نعیمی (مہتمم دارالعلوم مجددیہ نعیمیہ، کراچی) کی عنایت سے ملا۔ یہ ایڈیشن نول کشور گیس پرنٹنگ ورکس، لاہور سے شائع ہوا ـــــــ ناشر

تتمۂ کتاب اخبارالاخیار میں حضرت مولانا شیخ نورالحق ۱ قدس سرہٗ العزیز صاحبزادہ حضرت شاہ عبدالحق ۲ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کہ اگرچہ کتاب ''اخبارالاخیار'' ختم ہوئی۔ لیکن حقیقت میں اُس وقت مکمل ہوگی کہ اس میں تھوڑا ذکرِ خیر پیشوائے سالکین، رہنمائے مقرّبین، قطب الاقطاب، مرجع عالم، تجلیات الٰہی کے مظہر، برکات بے انتہا کے مصدر، امام ربانی مجدّد الف ثانی حضرت شیخ احمد سرہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ شامل ہو۔ چونکہ (والدی حضرت) شیخ مولانا شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے اُن خیالات سے جو آپ کی نسبت پیدا ہوگئے تھے، آخر عمر میں توبہ کی اس لیے آپ جیسے پیشوائے کاملین، رہنمائے واصلین کا ذکرِ خیر کتاب کے آخر میں لانا مناسب ہوا۔ کیونکہ انجام کار اول اور آخر ایک ہی ہے۔

شیخ کا رجوع کرنا امرِ مشہور اور زبان زدِ بزرگان معتبر ہونے کے علاوہ شیخ کے ایک مکتوب سے بھی ظاہر ہوتا ہے (جو اُنہوں نے خواجہ حسام الدین کے نام تحریر فرمایا تھا) جس کو انشاء اللہ تعالیٰ لفظ بہ لفظ آخر میں درج کیا جائے گا۔

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کا نسب شریف ۲۷ واسطوں ۳ سے امیر المؤمنین سیّدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پہنچتا ہے۔ ۹۷۱ھ میں آپ کی ولادت باسعادت ہوئی اور آپ نے تھوڑی ہی مدت میں علوم ظاہری کی تحصیل سے

۱۔ مصنف ''ضمیمہ جواہر مجددیہ'' حضرت مولانا شیخ نورالحق دہلوی صاحبزادہ حضرت خواجہ معصوم، علیہ الرحمۃ کے مرید تھے۔

۲۔ ''اخبارالاخیار'' کے علاوہ حضرت مولانا شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ کی تصانیف سے اور بھی کتب مثلِ شرح سفر السعادت، شرح مشکوٰۃ شریف، مدارج النبوۃ، جذب القلوب، وترجمۂ فارسی فتوح الغیب ہیں۔ آپ ابتداءً طریقہ قادریہ میں حضرت شاہ ابوالمعالی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کے مرید ہوئے تھے۔ بعدہٗ حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کے طریقہ نقشبندیہ میں بیعت ہوئے۔ آپ کا انتقال ۱۰۵۲ھ میں ہوا۔

۳۔ حضرت زید ابوالحسن فاروقی مجددی دہلوی کی تحقیق کے مطابق ۳۰ واسطوں سے متصل ہے۔

فارغ ہوکر اپنے والد ماجد سے سلسلۂ چشتیہ، قادریہ، سہروردیہ اور کبرویہ کی اجازت حاصل فرمائی اور حج کی تمنا میں مشتاق وارد دہلی پہنچے۔ یہاں آپ نے حضرت خواجہ محمد باقی باللہ قدس سرہٗ العزیز سے شرفِ ملاقات اور اعزازِ صحبت حاصل کیا، طریقہ نقشبندیہ میں ان کے مرید ہوئے۔ دو مہینہ کچھ دن اُن کی خدمت میں رہ کر نسبتِ حضور نقشبندیہ حاصل کی۔ حضرت خواجہ نے اُس زمانہ میں اپنے کسی دوست کے نام آپ کے متعلق ایک خط لکھا (جو لفظ بہ لفظ جو ہر اوّل کتاب ہذا میں شامل ہے) شیخ احمد نام نام مرد یست الخ

حضرت خواجہ نے آپ کے متعلق فرمایا:

''میاں شیخ احمد ایک آفتاب ہیں کہ ہم جیسے بہت ستارے اُن کی روشنی میں گم ہیں''

اور اس کے سوا حضرت خواجہ صاحب کے آپ کے متعلق اور بہت سے ارشادات ہیں۔ اختصار کے سبب سے یہاں صرف ایک ارشاد پر اکتفا کیا گیا ہے۔

بہت جلد آپ کا شہرہ بلند ہوا۔ اور آپ کا آستانہ فیض کاشانہ وردگاہِ کاملین ہوا۔ دور اور نزدیک کے علماء حاضرِ (خدمت) ہوئے۔ معزز امراء بھی مستفید ہوئے۔ مشائخ وقت معتقد اور بزرگانِ زمانہ متواضع ہوئے۔ بہت سے مسِ وجود آپ کے فیضان سے سونا اور ذرّے آفتاب بن گئے۔ آپ کی ذاتِ بابرکات آیت تھی، من جملہ آیاتِ خداوندی کے اور ایک نعمت تھی اللہ کی نعمتوں میں سے ـــ علماءِ کرام اور صوفیائے عظام میں جو ایک ہزار سال سے ظاہر و باطن کا اختلاف چلا آتا تھا، آپ نے اُس کو رفع فرمایا۔ اور حدیثِ ''صلہ'' کے مورد ہوئے۔ جیسا کہ کتاب ''حضرات القدس'' میں مذکور ہے، کہ علامہ سیوطی نے ''جمع الجوامع'' میں روایت کی ہے کہ حضرت پیغمبر خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''میری اُمت میں ایک شخص ہوگا۔ جس کو صلہ کہا جائے گا۔ اُس کی شفاعت سے اس قدر آدمی جنت میں داخل ہوں گے۔''

اس حدیث سے آپ ہی کی ذاتِ بابرکات کی طرف اشارہ ہے کہ علماء اور صوفیاء کے درمیان میں آپ صلہ ہیں۔ آپ نے اختلافِ مسئلہ وحدت الوجود کو رفع فرمایا۔

اس کے بعد آپ نے (اپنے ایک مکتوب میں) ارشاد فرمایا:

''اللہ کا شکر ہے اُس نے مجھ کو بحرین کے درمیان صلہ بنایا۔''

آپ کی صفاتِ جمیلہ اور اوصافِ جلیلہ میں سے ادنیٰ یہ ہیں:

☆ —— امورِ غیبی کی واقفیت

☆ —— خطراتِ قلوب سے آگاہی

☆ —— موجودات پر تصرّف

آپ کی کرامات اور خرقِ عادات جو کتبِ مقامات میں مسطور ہیں، سات سو (۷۰۰) سے متجاوز ہیں۔ اُن میں سے دو تین کا یہاں بھی ذکر کیا جاتا ہے:

❶

ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ آپ سفر میں تھے، ہوا گرم چل رہی تھی، خدام نے بارش کے لئے استدعا کی، آپ متوجہ (الی اللہ) ہوئے، فوراً ابر آیا، اور پانی برسنے لگا۔

❷

ایک صاحب نے ذکر کیا کہ میرا ارادہ امسال حج بیت اللہ کا ہے، آپ نے فرمایا کہ مقامِ عرفات میں آپ نظر نہیں آتے ہیں۔ منقول ہے کہ کئی سال تک وہ حج کا ارادہ کرتے رہے مگر اُن کا جانا نہ ہوسکا۔

❸

آپ کے مریدوں میں سے جان محمد نامی ایک سوداگر تھا، اُس نے بیان کیا ہے کہ آپ نے اس کو ایک روز شام کے وقت کچھ اخروٹ دیئے اور فرمایا:

''حافظ باغ''میں دیکھو وہاں کچھ فقرا اُترے ہیں۔اُن میں چیچک رو ایک
درویش ہیں۔اخروٹ اُن کو دو۔اور ہمارے پاس بلا لاؤ۔''

میں اُس باغ میں گیا، دیکھا تو کچھ فقراء اُترے ہوئے ہیں، وہ چیچک رو درویش بھی اُن کے روبرو کسی قدر فاصلہ سے بیٹھا ہوا ہے۔مجھ کو دیکھتے ہی بولا کہ ——

''حضرت نے آپ کو میرے پاس بھیجا ہے۔''

میں نے کہا —— ''جی ہاں'' اور وہ اخروٹ اس کو دیدیے، اور حضرت کا ارشاد پہنچا دیا۔وہ سُن کر بولا کہ ——

''حضرت خود تشریف نہیں لائے، مجھے بلایا ہے''

——اور بالآخر وہ میرے ہمراہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔آپ نے قہوہ لانے کے لئے ارشاد فرمایا۔میں فوراً لے آیا۔آپ نے ارشاد فرمایا کہ —:

''اس درویش کو دو''

——جونہی میں درویش کی طرف متوجہ ہوا، تو حضرت ہی تھے۔

؎ اُن کو نظر غور سے دیکھا تو ہم ہی تھے

پھر اُن صاحب نے کہا کہ —— ''حضرت کو دو''۔پھر —— حضرت کی طرف متوجہ ہوا تو آپ ہی تھے۔اس کے بعد درویش نے آپ سے مجھ کو دریافت کیا۔آپ نے فرمایا:

''فلاں جالندھری کا فرزند ہے''

درویش نے کہا —— ''میری اُن سے واقفیت ہے''۔پھر درویش نے میری بیعت کی کیفیت دریافت کی۔آپ نے فرمایا:

''سلسلہ قادریہ میں مُرید ہے ——''

درویش نے میرے لئے آپ سے سفارش کی کہ ان کو حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں پہنچا دیجئے۔ آپ اٹھے اور قطب ستارہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا ——— ''اس کو پہچانتے ہو؟'' ——— میں نے عرض کیا: ''جی ہاں فلاں ستارہ ہے'' ——— ارشاد فرمایا ——— ''ذرا غور سے دیکھو'' ——— میں نے غور کیا تو دیکھتے ہی ایک وجیہہ شخص سیاہ لباس والے اس میں سے ظاہر ہو کر نہایت تیزی سے مثل تیر کے میرے پاس پہنچے، آپ نے فرمایا:

''حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، زیارت کر''

جوں ہی میں قدم بوس ہوا، آپ اسی ستارہ میں مخفی ہو گئے۔ اس کے بعد میں مسجد میں گیا۔ وہ درویش تشریف فرما تھے۔ اُنہوں نے فرمایا:

''مبارک ہو۔ آپ نے حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قدم بوسی کی''

میں اُن کا شکریہ بجالایا۔[۱]

آپ کے الہامات اور بشارات بکثرت ہیں۔ اُن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ:

'' ——— میں نے بخش دیا آپ کو اور آپ کے متوسلین کو بے واسطہ ہوں یا بواسطہ ہوں قیامت تک۔''

جس کسی کو آپ کے کشف و کرامات اور الہامات اور مبشرات کے مطالعہ کا شوق ہو اُس کو چاہیے کہ کتب ''مقامات حضرات القدس'' اور ''برکاتِ احمدیہ'' وغیرہ کی طرف رجوع کرے۔ جدید معارف اور نادر حقائق جو آپ کے قلم نورانی رقم سے ظاہر ہوئے ہیں مثل آفتاب کے ہیں کہ منکروں کی آنکھیں اُن سے خیرہ اور حاسدوں کے دل تیرہ ہیں۔

۱۔ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے مکتوب نمبر ۱۲۳ جلد ۳ میں فرمایا ہے کہ قرب ولایت میں وہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نائب ہیں۔ اس کرامت نے آپ کی یہ شان دکھادی کہ آپ جب چاہیں اور جس کو چاہیں حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شرف دیدار سے مشرف فرما دیتے ہیں ——— ناشر

آپ کی ہدایات اور ارشادات بآواز بلند ندا کررہے ہیں کہ آپ مجدّد ہیں، نہ ایک صدی کے مجدد بلکہ ۱۰۰۱ھ سے ۲۰۰۰ھ تک ـــــ اگر لوگ غور کریں تو یہ کچھ معمولی فرق آپ میں اور اور مجدّدوں میں نہیں ہے۔ آپ کی خوبیاں بیان میں نہیں آسکتی ہیں۔ آپ کے عادات میں صبر اور شکیب، رضا اور تسلیم، ہر شخص کی حیثیت کے بموجب تعظیم، مخلوق پر شفقت، صلہ رحمی، اربابِ حقوق کی رعایت، سب سے پہلے سلام کرنا، نرمی سے گفتگو کرنا داخل تھے۔

آپ کا طریقہ کتاب و سنّت سے ماخوذ ہے۔ یہی ایک فضیلت ہزار سے بہتر ہے۔

آپ نے اخیر عمر میں کلام کرنا کم کردیا تھا اور ہدایت اور ارشاد کا کارخانہ اپنے بزرگ صاجزادوں کے حوالہ فرما کر خلوتِ قدس میں کہ بزم اُنس ہے، آپ تشریف رکھتے اور باہر کم آتے۔ ع

ما محرمان خلوت انسیم غم مخور

اور اکثر اپنی قرب وفات کی طرف اشارہ فرماتے تھے حتی کہ ۱۲ محرم ۱۰۳۴ھ کو بصراحت فرمادیا کہ مجھے یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ ۴۰۔ ۵۰ روز کے اندر آپ کی وفات ہے۔ چنانچہ بتاریخ ۲۸ صفر بروز سہ شنبہ ایک پہر دن چڑھے ۶۳ سال کی عمر میں (کہ موافق عمر شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) آپ نے اس جہانِ فانی سے بہشتِ جاودانی کی طرف رحلت فرمائی۔ بعد رحلت بوقت غسل اور بعد غسل جو جو عجائبات اور غرائبات آپ سے مشاہدہ ہوئے اُن سے آگاہی کتب "مقامات حضرات القدس" کے مطالعہ پر موقوف ہے۔ وہ مکتوب کہ حضرت (والدی) شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ نے خواجہ حسام الدین خلیفہ حضرت خواجہ باقی باللہ قدس اللہ اسرارہما کے لکھا ہے۔ اور اس تتمہ کے آغاز میں اُس کے آخر میں لانے

کاہم نے وعدہ کیا تھا یہ ہے:

''اِن دنوں میاں شیخ احمد سلّمہٗ اللہ تعالیٰ کی فقیر کی خدمت میں بیحد صفائی ہے۔ بشریت وجبلّت کا پردہ جو درمیان میں حائل تھا، اُٹھ گیا۔

کھلی ہے کس کی چشم نیم خواب آہستہ آہستہ
کہ اُٹھا دیدۂ دل سے حجاب آہستہ آہستہ

قطع نظر ہم طریقگی کی رعایت کے انصاف اور عقل کی رُو سے ہی ایسے مخدوموں اور بزرگوں کی جناب میں بے اعتقادی نہ رکھنی چاہیئے۔ اب میرے باطن میں ایک ذوق اور شوق اور محبت اِلٰہی کا غلبہ پیدا ہوا ہے۔ جس کی (کیفیت کے) بیان سے زبان عاجز ہے۔ اللہ پاک ہی دلوں کا لوٹانے والا اور حالات کو بدلنے والا ہے۔ شاید میری یہ تحریر ظاہر بین لوگوں کی سمجھ میں نہ آوے۔ میں اپنے حال کو (جو آپ کی عنایات سے پیدا ہوا ہے) شناخت نہیں کرسکتا کہ کیا ہے اور کس قسم کا ہے۔''

(الفاظ مکتوب ختم ہوئے)۔

ضمیمہ نمبر ۲

جواہر مجدّدیہ

(طبع ثانی)

از

نواب صدیق حسن خاں

ترجمۂ اُردو

''ابجد العلوم'' جلد ثالث، ص ۸۹۸

مطبوعہ بھوپال، ۱۲۹۶ھ/۱۸۷۸ء

---

[۱] شاید عوام وخواص کے علم میں یہ بات نہیں کہ نواب صدیق حسن خاں صاحب محدث کبیر، سلسلۂ نقشبندیہ مجددیہ کے پیشوا حضرت شاہ فضل رحمٰن علیہ الرحمہ گنج مرادآبادی کے دست حق پرست پر تائب ہو کر اُن سے بیعت ہوئے۔

(''تذکرۂ رحمانی'' از شاہ بھولے میاں، سجادہ نشین درگاہ فضل رحمانی، مطبوعہ کراچی، ص: ۱۵۲) ـــ ناشر

حضرت شیخ احمد بن عبدالاحد بن زین العابدین الفاروقی السرہندی معروف بہ مجددالف ثانی رحمۃ اللہ علیہ ـــــ آپ عالمِ عامل عارف کامل تھے، آپ نے قرآن شریف حفظ کیا اور اولاً اپنے والدِ ماجد سے بہت سے علوم حاصل کئے۔ بعدہٗ سیالکوٹ کا سفر فرمایا۔ اور علم معقول کو علامہ کمال الدین محقق کشمیری سے نہایت تحقیق کے ساتھ پڑھا اور علمِ حدیث شیخ یعقوب محدث کشمیری سے حاصل کیا، جنہوں نے اُس کو حرمین شریفین میں بڑے بڑے محدثین کے ہمراہ رہ کر حاصل کیا تھا، اور حدیث مسلسل بالرحمہ اور مسلسل بالاوّلیہ بواسطۂ قاضی بہلول بدخشانی شیخ عبدالرحمٰن ابن فہد سے حاصل کی، جو محدثین میں اپنے زمانہ کے بڑے شخص تھے، اور اُنہی سے کتبِ تفسیر اور صحاحِ ستہ اور تمام اُن کے درس کی اجازت پائی۔

تمام درسیات سے آپ سترہویں سال فارغ ہو گئے اور پڑھانے میں مشغول ہوئے۔ آپ کی تصانیف سے عربی، فارسی میں نادر نادر رسالے ہیں۔ (یہاں سے کچھ عبارت کم کردی گئی ہے)۔

آپ ۱۰۰۷ھ میں دہلی آئے اور حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمہ سے طریقہ نقشبندیہ حاصل کیا اور دوسرے طریقوں کو اور مشائخِ کبار سے لیا ـــــ مُلکِ ہند سے آپ کا سلسلہ ملکِ ماوراءالنہر، روم، شام، عرب اور آخر ملک مغرب، فارس وغیرہ تک پہنچ گیا۔ آپ کے مکتوبات شریف تین جلدوں میں ہیں، جو آپ کے عالمِ متبحر ہونے کی دلیلِ قطعی ہیں۔ میں نے سنا ہے کہ بعض مُلحدوں نے اُن میں تحریف کرنی چاہی تھی مگر نہ کر سکے۔ جہانگیر بادشاہ نے بسبب نہ کرنے سجدۂ تعظیم اُن کو قید کر دیا تھا، بعدہٗ جب آپ کی کرامات کا معتقد ہوا تو رہا کیا اور معذرت چاہی۔ آپ کے افادات میں سے یہ ہے کہ

آپ نے وحدۃ الوجود اور وحدۃ الشہود میں فرق ظاہر کر دیا اور اس امر کو بیان کیا کہ مقامِ وحدت الوجود ابتداءِ سلوک میں سالک کو پیش آتا ہے۔ جو شخص کہ اُس سے بالا مقام پر عروج کرتا ہے اُس پر مقامِ وحدت الشہود منکشف ہوتا ہے۔ پس حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس تحقیق کے ذریعے سے اُن لوگوں کے الحاد کا طریقہ بند کر دیا جو صرف صوفیانہ لباس کے سبب سے صوفی مشہور تھے۔ پھر آپ نے اپنے زمانہ کے ملحدوں، بے دینوں سے مباحثے کیے اور اُن سے تحریری اور تقریری مناظرے کیے، رافضیوں کا رد لکھا اور بدعت اور سنّت اور قیاساتِ مجتہدین اور استحساناتِ متاخرین کے درمیان فرق ثابت کر دکھایا اور اُس زمانہ کی بابت جو حقیقت میں بہتر اور خیر القرون تھا، امتیاز ظاہر کیا۔

آپ طریقۂ ماتریدیہ کے فقیہ تھے۔ آپ سنّت (مقدسہ) پر عمل کرنے پر بہت حریص تھے اور شانِ اجتہاد رکھتے تھے۔ آپ سے حدیث کے معنی سمجھنے اور اجتہاد کرنے میں خطا نہ ہوتی تھی۔ (اس کے بعد کی کچھ عبارت چھوڑ دی گئی ہے)

آپ کے سلسلہ میں آخر کے لوگوں میں ایک جلیل القدر عالم شیخ شمس الدین علوی اولاد محمد بن الحنفیہ ہوئے ہیں، جن کا عرف میرزا جانِ جاناں ہے۔ اُن کی ذاتِ بابرکات مستجمع فضائلِ کثیرہ تھی۔ اُنہوں نے علمِ حدیث حاج سیالکوٹی سے پڑھا تھا اور طریقۂ مجددیہ اکابر سلسلہ سے حاصل کیا تھا۔ آپ اتباعِ سنّت اور کشفِ اسرار میں شانِ عظیم رکھتے تھے، آپ کے اشعار نادر ہیں اور آپ کے رقعات نافعہ ہیں۔ تشہد میں آپ انگشت شہادت سے اشارہ درست فرماتے تھے۔ آپ کی تاریخ شہادت

''عاش حَمِیْدًا ۱۱۹۵ھ و مات شہیداً'' ہے۔

آپ کے جلیل القدر مریدوں میں قاضی ثناء اللہ عثمانی اموی پانی پتی فقیہ اصولی اور مردِ متقی، مجتہدِ وقت تھے۔ اُن کے بعض مسلک خاص بھی ہیں۔ ان کی علمِ فقہ اور تفسیر

میں تصنیفات ہیں، اُن کے پیر کو اُن پر فخر تھا۔ حنفی طریقہ کی اُن کی تالیفات عربی فارسی، میں نے دیکھی ہیں اور بعض میرے پاس موجود بھی ہیں، اللہ کی اُن پر رحمت ہو۔

مختصر شجرۂ مؤلف عفی عنہ طریقہ نقشبندیہ مجددیہ عروجیہ

قربتِ خود کن عطا یارب بپے پیران پاک
حافظ عباس و فخر الدین و عاشق رہنماء

بوالحسن شاہ مراد اللہ ، نعیم اللہ شاہ
شمسِ دیں، نور محمد، سیف دین مبتدا

خواجہ معصوم و احمد باقی و شہ امکنک
خواجہ درویش و زاہد شہ عبید اللہ ما

خواجہ یعقوب و خواجہ نقشبند و شہ کلال
خواجہ سماسی ، علی ، رامیتنی، محمودِ ما

خواجہ عارف، عبدِ خالق، یوسف و شہ بوعلی
خواجہ گورگان، بوالحسن شہ بایزید باوفا

جعفر و قاسم و سلماں حضرتِ صدیق ہم
بہر ختم الانبیاء یارب مرا را ہم نما

از خیالِ غیرِ خود قلبِ مرا کن پاکباز
سازِ نورِ پاکِ خود اندر دلم جلوہ نما

تمت بالخیر

مَولٰنا عَبدُالرحمٰن جامیؒ

نقشبندیہ عجب قافلہ سالاراند	کہ برند از رہ پنہاں بحرم قافلہ را
ناقصے گر کند ایں سلسلہ را طعن قصور	حاش للہ کہ برآرم بزباں ایں گلہ را
ہمہ شیران جہاں بستۂ ایں سلسلہ اند	روبہ از حیلہ چساں بگسلد ایں سلسلہ را

(روض الازھار فی ذکر الاخیار، مطبوعہ دھلی، ۱۳۴۴ھ)

(۲)

شَیخ عَبدُاللہ قطبؒ

صاحب آیتہ عاشر ظہور او در سر الف خواہد بود وشان او، شانِ غریب عجیب.

(مکتوبات شیخ عبداللہ قطبؒ، (قلمی) مکتوبہ ۸۸۷ھ)

(۳)

خواجہ عَبدُاللہؒ

(ابن خواجہ باقی باللہؒ)

امامِ زماں قطبِ اقطابِ عالم	کہ چوں او ندانم کہ بگذشت یک تن
زبس ہمت و وسعت فیض باطن	بہ تجدید الف دوم شد معین
چو بہر شفاعت بہ محشر درآید	جہانے نہاں گردوش زیر دامن

(شیخ بدرالدین سرہندی، حضرات القدس، مطبوعہ لاہور، ۱۳۴۳ھ، ص ۲۶۵)

حضرت خواجہ عبدالاحدؒ وحدتؒ

بگو داستان زاحمد نقشبند
کہ داری دل از داغ مہرش سپند

گزشتہ بیک گام زیں نہ طبق
زتند وسیان بردہ گوئے سبق

ہندوستان گرچہ دارد مقام
ببالائے ہفتم فلک ماندہ گام

مربع نشین و مسدس سرا!
براہش جبیں سودہ ہفتم سما

نگیں گشتہ در حلقۂ اولیاء
چو در انبیاء، خاتم الانبیاء

(از کتاب چار چمن مصنفہ حضرت وحدتؒ
قلمی کتب خانہ حافظ مجددی، کراچی)

⑤

شاہ ولی اللہ محدثؒ دہلویؒ

وقد بلغ امرہ الی ان لا یحبہ الا مومن تقی ولا یبغضہ الا فاجر شقی ؕ

(ترجمہ) ان کی جلالت شان یہاں تک پہنچی ہے کہ ان کے متعلق بے خطر کہا جاسکتا ہے کہ ان سے نہیں محبت کرتا مگر مومن تقی اور نہیں بغض رکھتا مگر فاجر شقی ::

(شیخ محمد صالح الزواوی نقشبندی المجددی المظہری المکی: نفائس السانحات فی تذییل الباقیات الصالحات، مطبوعہ مکہ مکرمہ، سنہ ۱۳۰۱ھ، ص ۳۰)

ڈاکٹر محمد اقبال، حضرت مجدد کے دربار میں

حاضر ہوا میں شیخ مجدد کی لحد پر
وہ خاک کہ ہے زیر فلک مطلع انوار

اس خاک کے ذروں سے ہیں شرمندہ ستارے
اس خاک میں پوشیدہ ہے وہ صاحب اسرار

گردن نہ جھکی جس کی جہاں گیر کے آگے
جس کے نفس گرم سے ہے گرمئ احرار

وہ ہند میں سرمایہ ملت کا نگہبان
اللہ نے بروقت کیا جس کو خبردار

(اقبال: بال جبریل، مطبوعہ لاہور ۱۹۴۷، ص ۲۱۱۔۲۱۲)

IDARA-E-MAS'UDIA, KARACHI

SINCE 1992

وكونوا مع الصادقين

اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ

Islamic Republic of Pakistan

IDARA-E-MAS'UDIA, KARACHI
ادارۂ مسعودیہ، کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُم بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَجَنَّاتٍ لَّهُمْ فِيهَا نَعِيمٌ مُّقِيمٌ

(ان کا رب انہیں خوشی سناتا ہے اپنی رحمت اور اپنی رضا کی اور اُن باغوں کی جن میں انہیں دائمی نعمت ہے۔ توبہ ۲۱)

جواہرِ مجددیہ

سوانح عمری امام ربانی حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی

مجدد الف ثانی قدس سرہ

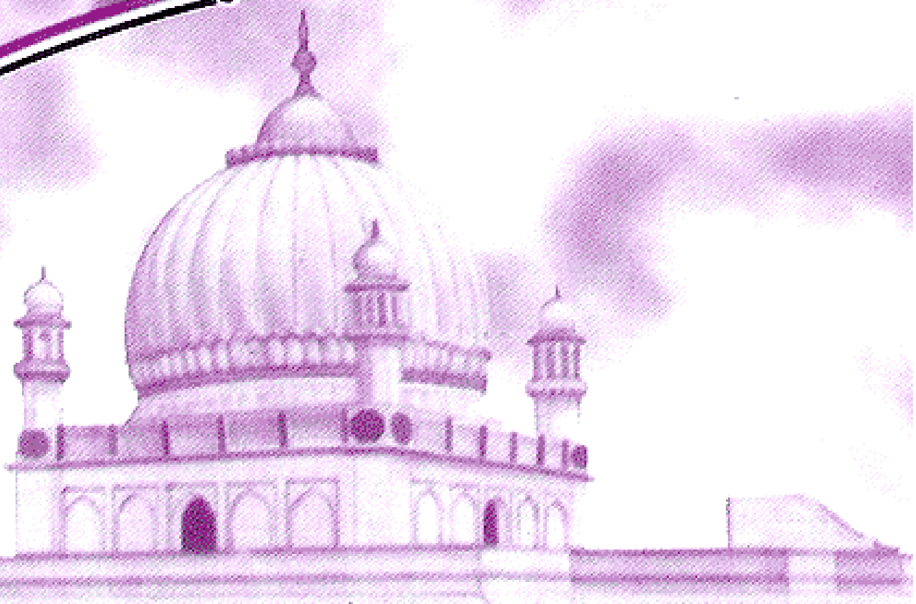

مصنفہ

حضرت مولانا خواجہ احمد حسین خان

قادری نقشبندی مجددی امروہوی علیہ الرحمہ

ادارہ مسعودیہ، ۲/۶، ۵۔ای، ناظم آباد، کراچی

اسلامی جمہوریہ پاکستان ۱۴۲۳ھ / ۲۰۰۲ء